
Cut by

تعلیم اور سماج

سلسلہ اُستادوں کا مدرسہ

نمبر ۱

تعلیم اور سماج

یعنی

میکسیکو میں دیہی تعلیم کا ایک نادر تجربہ۔

مرتبہ

سعید انصاری بی۔ اے (جامعہ)

ایم۔ اے، پی۔ ڈی (کولمبیا)

مکتبہ جامعہ ملیہ لمیٹڈ

جامعہ نگر دہلی

قیمت ۶/

بار اول جنوری ۱۹۴۷ء
بار دوم اگست ۱۹۴۹ء

مطبوعہ جید برقی پریس دہلی

قیمت دو روپے

فہرست

انتساب

فریمن کے نام

جس کا ذکر اس کتاب کے آخری حصہ میں آیا ہے

تقریب

بے خبری علم اور میکانکی کام کی طرح جماعتی اداروں میں نری نقالی بھی بے فیض اور بے برکت ثابت ہوتی ہے۔ ہمارے ملک میں تعلیم کا کام اکثر و بیشتر اسی قسم کی نقالی ہے۔ مدرسے بنتے ہیں، اس لئے کہ مہذب ملکوں میں مدرسے ہوتے ہیں۔ یہ کوئی نہیں سوچتا، کوئی نہیں پوچھتا کہ ان مدرسوں سے ہماری مہذب قوم کی زندگی پر کوئی اچھا اثر بھی پڑتا ہے یا نہیں۔ استاد ملازم رکھے جاتے ہیں، اس لئے کہ مدرسے میں استاد ضرور ہونا چاہیے۔ اس سے کسی کو سروکار نہیں کہ جماعت کا یہ اہم ترین فریضہ انجام دینے والا کہیں سماج میں سب سے پست درجے پر تو نہیں ہے۔ کوئی یہ نہیں دیکھتا کہ اس غریب کو کہیں کہیں چار پانچ روپیہ ماہوار پر زندگی کاٹ دینے کی کرامات بھی دکھانی ہوتی ہے! تعلیم کے کسی بہتر

طریقہ کی حمایت کوئی بھول کر کر دے تو سب سے وزنی اعتراض یہ ہوتا ہے کہ اس کے لئے تو اچھے استادوں کی ضرورت ہوگی! گویا تعلیم کا وہی انتظام قابل اعتنا ہے جو بُرے استادوں سے چلایا جا سکے! غرض نام سب ہونے چاہئیں کام ہو یا نہ ہو۔ شاید یہی نقالی کا کمال ہے۔

سادہ دل لوگ اس قسم کی تعلیم سے ہمارے قومی جمود میں کسی مفید تغیر کے متوقع ہوں تو رہیں۔ انھیں ان کی سادہ دلی کا انعام مایوسیوں کی شکل میں ملتا رہے گا جھوٹ سچ کی خدمت میں ریاکاری کا خراج پیش کرتا رہے گا تاکہ اس کا کام بے روک ٹوک چلتا رہے۔ جب تک تعلیم کا کام کرنے والے اپنی ذمہ داریوں کو خلوص کے ساتھ پورا نہ کریں گے بلکہ انھیں بس ناشاد و شاد دن کاٹنے کی ایک صورت جانیں گے، جب تک تعلیم قومی زندگی میں بنیادی وظیفہ کی حیثیت نہ اختیار کرے گی، صرف ظاہری آسایش کا سامان سمجھی جائے گی۔ اس وقت تک نہ تعلیم نہ جماعتی زندگی کے انمول خزینوں کا تحفظ ہی کر سکے گی، نہ اپنی کیمیا اثری سے نئے اقدار کی تخلیق۔ جب تک مدرسہ اپنے ماحول کے لئے ایک واضح برکت کی حیثیت اختیار نہ کرے گا، بلکہ بس دخل در معقولات کا مرتبہ پائے گا! جب تک تعلیم قومی زندگی کے حقیقی مسائل سے دامن کشاں رہے گی، جب تک افلاس، بیماری، جہالت، توہم پرستی کے مقابلہ میں تعلیم مجاہدانہ اقدام سے ڈرے گی، اس وقت تک ہمارے ملک میں تو تعلیم بے نتیجہ رہے گی۔ جماعتی اعتبار سے بھی اور انفرادی ارتقائے ذہنی کے اعتبار سے بھی کہ ترقی جماعتی اور تربیت ذہنی

دونوں کے قلعے بے حقیقت باتوں اور بے اصل نقل سے سر نہیں ہو سکتے۔ تعلیم کے متعلق جس کا یہ خیال ہو اُسے خوشی ہوگی کہ ہمارے تعلیمی کام کرنے والوں کی نظریں ایسے تعلیمی تجربوں پر پڑ رہی ہیں جو ہم سے ملتے جلتے حالات میں مخلص معلموں نے انجام دیے ہیں، جہاں تعلیم نے سماج کے مسائل کو اپنایا ہے اور ان کے حل میں مدد دی ہے، جہاں حقیقت سے بھاگ کر معلموں نے اپنے لیئے کوئی خیالی حصار نہیں بنایا ہے بلکہ اس سے دوچار ہو کر اسے سدھارا اور سنوارا ہے۔

میرے عزیز دوست اور ساتھی سعید انصاری صاحب نے اس کتاب میں جو آپ کے ہاتھ میں ہے، اسی قسم کے ایک تجربہ کو آپ سے روشناس کرانے کی کوشش کی ہے۔ اس غرض سے نہیں کہ کوئی اس کی نقل کرے بلکہ اس لئے کہ اس کی روشنی میں اپنے مسائل پر نظر ڈالی جائے۔ اس تجربہ کو انھوں نے عملی شکل میں خود اپنے قیام امریکہ کے زمانہ میں بغور دیکھا ہے اور بڑی خوبی سے اس کی تفصیلات یہاں بیان کی ہیں۔ ان کا ارادہ ہے کہ استادوں کے مدرسے کی طرف سے اس قسم کے اور تجربوں کو بھی ملک کے معلموں میں متعارف کریں مجھے امید ہے کہ سعید انصاری صاحب اور ان کے استادوں کے مدرسے کے رفقائے کار اس طرح اور اس سے زیادہ اپنے شاگردوں کے ذریعہ تعلیم کو قومی زندگی سے مربوط کرنے میں کامیاب ہوں گے اور ان کے ساتھ ساتھ ملک میں استادوں کا وہ گروہ بڑھتا

جائے گا جو تعلیم کو ایک مقدّس جہاد سمجھے گا اور اس کے لئے ساری قوتوں کو وقف کر دے گا۔ تب ہی ہمارے دن پھریں گے۔

ذاکر حسین

جامعہ ملیہ، دہلی۔ ۲۸ رجون ۴۶ء

پہلا باب
میکسیکو

میکسیکو ریاستہائے متحدہ امریکہ کے جنوب میں ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ اس کا بڑا حصہ پہاڑی ہے اور اس کے پہاڑوں کی بعض بعض چوٹیاں ۱۸ ہزار فیٹ بلند ہیں شہر میکسیکو کوئی ۱۰ ہزار کی بلندی پر واقع ہے۔ اس کی ان چوٹیوں میں بعض بعض آتش فشاں پہاڑ بھی ہیں۔ اس کا میدانی علاقہ برسات میں نہایت ہرا بھرا رہتا ہے لیکن گرمیوں میں خشک اور بے آب و گیاہ ہو جاتا ہے۔

میکسیکو دنیا کے ان چند ملکوں میں ہے جہاں ہزاروں برس پرانی تہذیب و تمدن کے آثار پائے جاتے ہیں۔ اس کی تاریخ اب سے ہزاروں برس قبل سے شروع ہوتی ہے۔ غالباً کوئی ۱۰ ہزار برس پہلے سب سے پہلے مالٹک قوم نے اپنی تہذیب کی بنا ڈالی اور عبادت کے لئے مندر اور معابد بنائے۔ ان کے

بعد ایزٹک لوگ آئے اور انھوں نے دانستہ یا نادانستہ انھی آثار پر اپنی یادگاریں قائم کیں۔ ان کی تہذیب مغربی کرہ میں غالباً سب سے عظیم الشان تہذیب سمجھی جاتی ہے۔

لیکن سولھویں صدی عیسوی میں اہل اسپین آنے شروع ہوئے اور انھوں نے ایزٹک قوم کے یہ تمام شہر اور آثار برباد کر ڈالے۔ ممکن ہے اس میں کچھ ہاتھ ان آتش فشاں پہاڑوں کا بھی ہو۔ غرض اس تودۂ خاک میں قدیم تہذیب و تمدن کے نہ جانے کتنے آثار پنہاں ہیں۔ ۱۹۰۵ء میں میکسیکو کی مرکزی حکومت نے ان آثار کی تحقیق اور کھدائی کا کام شروع کیا اور اس وقت سے بہت سے اونچے اونچے اہرام، عالیشان معابد اور سیکڑوں چیزیں صفحۂ ارضی پر ظہور میں آئی ہیں۔ گواڈالوپ، میکسیکو کا ایک بڑا شہر ہے جس میں حضرت مریم کا ایک بہت عالیشان گرجا بھی ہے۔ اس گرجے میں نہایت عمدہ قسم کے نقش و نگار بنے ہوئے ہیں۔ اسی گرجا میں حضرت مریم کے دو قد آدم سونے کے مجسمے بھی رکھے ہیں ان کے علاوہ گرجا کے اندر نہایت عمدہ نقرئی اور سنہری کام کیا ہوا ہے جس کی قیمت کا اندازہ مشکل سے کیا جا سکتا ہے۔

میکسیکو کے لوگ زیادہ تر دو نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک تو یہاں کے قدیم باشندے جو ایزٹک ہندی نسل سے ہیں اور دوسرے اسپینی جو یہاں کے حاکم تھے۔ ان کے علاوہ کچھ حصہ مخلوط النسل لوگوں کا ہے جو میسٹیزو کہلاتا ہے

اسپینی گو اپنے نسلی تعلق پر فخر کرتے ہیں لیکن ہندی ہونا گویا اس سرزمین اور اس کی تمام دولتوں کا والی و وارث ہونا ہے۔ باوجود پیہم انقلاب کے لوگوں کے چہروں سے خوشی اور اطمینان کے آثار نمایاں ہیں اور مذہبی اختلافات کے باوجود آج کسی قسم کی کوئی لڑائی اور جھگڑا نہیں۔

میکسیکو کی تمام آبادی دیہی ہے۔ اس کی آبادی کا تقریباً ⅘ حصہ گاؤں میں رہتا ہے اور ⅕ حصہ پہاڑی علاقوں اور متفرق طور پر آباد ہے۔ یہاں کے گاؤں عموماً بہت چھوٹے ہیں جن کی آبادی اوسطاً ۲۰۰ سے ۵۰۰ تک ہوتی ہے۔ بعض گاؤں ایسے بھی ہیں جن کی آبادی ۱۰۰ سے زیادہ نہیں، لیکن بعض ایسے ہیں جن کی آبادی ۱۰۰۰ تک پہنچتی ہے۔ کل گاؤوں کی تعداد میکسیکو بھر میں ۶۲۰۰۰ سے اوپر ہے۔

میکسیکو میں گاؤوں کی دو قسمیں ہیں: ایک تو اس قسم کے گاؤں جن میں رہنے والے بہ طور مزدور پیشہ یا اجرت کرنے والوں کی حیثیت سے ہیں۔ ان گاؤوں میں زمین کے اصل مالک دوسرے لوگ ہوتے ہیں اور کاشت کرنے والے صرف مزدور کی حیثیت رکھتے ہیں۔ دوسرے اس قسم کے گاؤں جن میں زمین کے مالک خود گاؤں کے باشندے ہوتے ہیں اور وہی زمین کو جوتتے بوتے ہیں۔ ۱۹۱۰ء کے انقلاب کے بعد اس قسم کے گاؤوں کی تعداد بہت زیادہ بڑھ گئی ہے اور وہ زمینیں جو اب تک دیہات سے

باہر کے رہنے والوں کی ملک تھیں، اب ان کاشتکاروں میں تقسیم کردی گئی ہیں۔

میکسیکو کے دیہاتوں میں مختلف قسم کے ہاتھ کے کام اور بہت سی چھوٹی چھوٹی صنعتیں بھی رائج ہیں مثلاً کپڑا بننا، ٹوکری بنانا مٹی کا کام، چمڑے کا کام، شیشے کا کام وغیرہ۔ عام طور سے کھیتی باڑی کا کام یا تو کسی ہاتھ کے ساتھ یا ہاتھ کا کام کھیتی باڑی کے کام کے ساتھ بطور امدادی شغل کے اختیار کیا جاتا ہے۔ ان دستکاریوں کی حیثیت عموماً بہت معمولی ہوتی ہے۔ ان کے اوزار بھی کچھ بہت اعلیٰ قسم کے نہیں ہوتے۔ مشین اور کلیں شاذ و نادر نظر آتی ہیں۔ اکثر دیہات اپنی ضروریات کے آپ کفیل ہوتے ہیں۔ باہر کا بنا ہوا سامان سوائے چند بڑے بڑے شہروں کے اور کہیں نظر نہیں آتا۔

ان کے کپڑے بھی بہت سادہ اور معمولی ہوتے ہیں۔ مردوں کا لباس ایک سفید سوتی پاجامہ اور ایک کرتے کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا۔ عورتیں ایک میلے رنگ کی ساری پہنتی ہیں۔ مرد اور عورتیں دونوں عام طور پر ننگے پاؤں رہتے ہیں اور جب کبھی پاؤں میں کچھ پہنتے ہیں تو ایک قسم کی چپل سی ڈال لیتے ہیں جو کبھی کبھی اوپر کے تسموں سے خوش

وضع اور رنگین بنالی جاتی ہے۔

لباس کی طرح ان کے مکانات بھی نہایت سادہ اور بے تکلف ہوتے ہیں۔ معمولی بانس کی کھپچیوں کے اوپر پھوس کی چھاجن ڈال دی جاتی ہے۔ ان چھپروں میں صرف ایک کمرہ ہوتا ہے جو ہر ضرورت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ بعض مکانات کھپریل کے بھی ہوتے ہیں۔ مکانوں کی قسم اور نوعیت میں آب و ہوا اور مقامی حالات کے لحاظ سے کسی قدر فرق ہوتا ہے، ورنہ اکثر مکانات ایک ہی قسم اور کم و بیش ایک ہی وضع کے ہوتے ہیں۔

میکسیکو کے لوگ بڑے میل جول والے ہوتے ہیں۔ اور ایزٹک اور اسپینی دونوں تہذیبوں نے مل کر ان کے اس جذبہ کو اور بھی ترقی دے دی ہے۔

انھیں اپنی تعلیم کا بھی بہت شوق ہے۔ اور اس کیلئے سب کچھ کرنے کو تیار رہتے ہیں۔ انقلاب کے زمانے میں "زمین اور انصاف" ان کا سب سے بڑا نعرہ تھا۔ ہزارہا آدمی گاؤں سے آکر اس انقلاب میں شریک ہوئے اور اس کو کامیاب بنایا۔ انھیں باضابطہ تعلیم اب تک کبھی نہیں دی گئی تھی اور اب انھوں نے تعلیم کی قدر پہچانی ہے۔ صرف دو باتیں یعنی ایک ان کی

معاشرت پسندی اور دوسرے اصلاح کا جذبہ اس امر کا باعث ہیں کہ میکسیکو بھر میں دیہی مدرسوں کا ایک جال بچھ گیا ہے اور یہ مدرسے آج اپنی سماجی زندگی سے اس قدر وابستہ ہیں کہ یہ کہنا مشکل ہے کہ میکسیکو نے انھیں بنایا یا انھوں نے میکسیکو کو بنایا ہے

دوسرا باب

دیہی مدارس

ابتدا میں محکمہ تعلیم کی طرف سے کچھ "مبلغین" بھیجے جاتے ہیں، جو گاؤں گاؤں امر نئی تعلیم کی تبلیغ کرتے ہیں اور اسکے مقاصد اور منافع لوگوں کو بتلاتے ہیں جب لوگ اس بات کو سمجھ لیتے ہیں تو پھر اس بستی میں ایک مدرسہ قائم ہو جاتا ہے اور وہیں کا ایک شخص اس کا مدرس بنا دیا جاتا ہے۔ اس استاد کی تنخواہ تو البتہ مرکزی محکمہ تعلیم کی طرف سے ادا ہوتی ہے؛ باقی اور تمام سامان اس بستی کے لوگ خود مہیا کرتے ہیں اس طرح ایک مدرسے کے قیام اور اس کے انتظام میں حکومت اور بستی کے لوگ دونوں برابر کے شریک ہوتے ہیں۔

میکسیکو کے لوگوں کو ان مدرسوں کے قیام میں بہت سی سہولتیں

حاصل ہیں۔ ایک تو یہ کہ ان کے سامنے کوئی قدیم روایات اور پرانے تعصبات نہیں ہیں، جو ان مدرسوں کے قیام میں مانع راہ ہوں اور دوسرے ان مدرسوں کے سلسلے میں کوئی لمبے چوڑے اخراجات بھی نہیں اٹھانے پڑتے ہیں جس سے اپر کسی قسم کا بار ہو۔ بلکہ برعکس اس کے جن مقاصد اور خیالات کے پیش نظر یہ مدارس قائم کئے جاتے ہیں وہ کم و بیش ان میں پہلے سے موجود ہوتے ہیں مثلاً ان مدارس کی ایک بڑی غرض یہ ہوتی ہے کہ لوگوں میں اپنی مدد آپ کرنے کی صلاحیت پیدا ہو اور لوگ ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر کام کریں۔ حکومت ان مدارس کے قیام میں جو طریقہ اختیار کرتی ہے وہ یہ کہ سب سے پہلے تو اس بستی کے لوگ خود اس ضرورت کا اظہار کریں، پھر اسکے بعد وہ اس مدرسے کیلئے کم از کم ایک قطعہ آراضی پیش کریں۔ اسکے بعد عمارت کی تعمیر کا مسئلہ آتا ہے جس کیلئے تمام ضروری سامان خود اسی علاقہ سے مہیا کیا جاتا ہے۔ اب رہا استاد کا سوال، وہ حکومت خود حل کر دیتی ہے۔ یہ عموماً اسی بستی کا آدمی ہوتا ہے اور اسکی تنخواہ کی تمام تر ذمہ داری وہ اپنے سر لیتی ہے۔ اس طرح مدرسہ شروع ہو جاتا ہے۔

دوسری بڑی چیز مدرسے کے قیام میں لوگوں کی اخلاقی ہمدردی ہے یعنی جب مدرسہ قائم ہو گیا تو پھر اس کا چلانا اور اسکے کاموں میں شوق اور دل

چسپی لینا بھی بستی کے لوگوں کا فرض ہے۔ ان کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ محکمہ تعلیم اور استاد دونوں کی مدد کریں اور بچوں اور بڑوں دونوں کی حاضری کا خیال رکھیں۔ ایک مدرس اپنے تجربہ کی بنیاد پر لکھتا ہے کہ "جب میں نے اپنے مدرسہ کا کام ہاتھ میں لیا، اسوقت بچوں کی تعداد بہت کم تھی اس لئے کہ مجھ سے پہلے جو استاد تھے وہ ہمیشہ بستی کے لوگوں سے لڑائی جھگڑا رکھتے تھے میں نے سب سے پہلے جو کام کیا وہ یہ کہ لوگوں کی ہمدردی حاصل کرنی شروع کی اور انکی مدد سے بچوں کی تعداد جو پہلے صرف ۴۲ تھی، یکبارگی ۱۸۶ ہو گئی۔ ان کے علاوہ ۲۰ بالغ بھی رات کے مدرسے میں آنے لگے۔"

نصاب تعلیم

اس نئی تعلیم کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ ان کے ماحول میں تبدیلی پیدا کی جائے اور زندگی کو سماجی اور معاشی اعتبار سے بہتر بنایا جائے۔ اس غرض کیلئے جو نصاب تعلیم رائج کیا گیا ہے وہ کسی محکمۂ تعلیم کا تجویز کیا ہوا یا ماہرین فن کا بنایا ہوا نہیں ہے اور نہ ان کے سر پر کسی محکمہ کی طرف سے تھوپا گیا ہے۔ ان مدرسوں میں جو چیزیں بچوں کو سکھائی یا پڑھائی جاتی ہیں وہ انکی روزمرہ کی ضرورتوں پر مبنی ہوتی ہیں۔ استاد ان ضرورتوں کی بنا پر مشغلوں اور منصوبوں کا انتخاب کرتا ہے اور محکمہ کی مدد سے ان ضروریات کی تکمیل کا انتظام کر دیا جاتا ہے مثال کے طور پر صحت و صفائی کے مسئلہ کو لیجئے۔ فرض کیجئے کہ

بستی میں صاف اور صحت بخش پانی کی ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے بچوں کو صاف اور صحت بخش پانی کی ضرورت جتائی جاتی ہے، پھر اس کے بعد انہیں یہ بتایا جاتا ہے کہ کس طرح پانی کو صاف کیا جا سکتا ہے۔ اور اس غرض کیلئے ایک معمولی سا اینٹ کا چونے اور پتھر کا فلٹر بنا کر بھی دکھایا جا سکتا ہے۔

یا اسی طرح فرض کیجئے کہ بستی کے اندر چیچک پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے انہیں ٹیکے کی ضرورت بتائی جائے گی پھر اس کے بعد استاد یا اور اس کے ساتھ دوسرے کام کرنیوالے ٹیکہ لگا کر بتا ئیں گے اور اس طرح اس موذی مرض سے پیچھا چھڑایا جائے گا! اور اس کے ساتھ استاد انھیں دواؤں کا استعمال بھی سکھائے گا اور اس غرض کیلئے دواؤں کا ایک صندوق بھی مدرسے کے اندر مہیا رکھے گا بستی کے لوگوں کی مدد سے عام صفائی اور بچوں کی صحت کی دیکھ بھال کی باتیں بھی شروع کیجاتی ہیں جن کے نتائج بہت اچھے ثابت ہوئے ہیں۔ اس طرح کی کوششوں سے لوگوں کی صحت میں نمایاں فرق ہو گیا ہے اور بچوں کی دیکھ بھال کا خیال بھی بہت عام ہو گیا ہے۔

عام طور پر لوگوں کی اہم ضروریات انکی معاشی زندگی سے متعلق ہوتی ہیں یعنی وہ کس طرح اپنی معاش کے وسائل میں ترقی کریں اور ان کے

طور طریقوں کو بہتر بنائیں۔ یہی چیزیں پھر مدرسہ کے نصاب میں داخل ہو جاتی ہیں، اور بچے اور انکے والدین دونوں کی تعلیم کا ذریعہ بنجاتی ہیں کبھی انکے کھانے میں متوازن غذا کی ضرورت محسوس ہوتی تو مدرسہ میں سبزیوں کی کاشت کیلئے باغبانی کا رواج ہوگیا، کبھی مکان میں اصلاح اور درستی کی ضرورت پیش آئی تو مدرسہ کے نصاب میں لکڑی کا کام شامل کر لیا گیا۔ اس طرح ایک ہی وقت میں بہت سے کام مدرسوں میں چلتے رہتے ہیں۔

یہ صحیح ہے کہ مدرسہ کے یہ تمام منصوبے اور مشغلے فوری اور وقتی ضروریات کی بنا پر شروع ہوتے ہیں پھر بھی ان میں بڑی حد تک یکسانیت اور پائداری ہوتی ہے۔ یہ وحدت اور پائداری خاص طور پر اسوجہ سے اور بھی ہوتی ہے کہ مدرسوں کے کام کی نگرانی مرکزی افسروں کے ذمہ ہوتی ہے جو فوراً ایک کامیاب منصوبے کو ایک مدرسے سے دوسرے مدرسے تک پہنچا دیتے ہیں۔ اور چونکہ نظام میں لچک کافی ہے اس لئے ایسا کرنے میں کوئی دشواری بھی پیش نہیں آتی۔ اس کی سب سے بہتر مثال مدرسہ میں باغبانی کا کام ہے سب سے پہلے یہ کام دیہی مدرسے کے ایک مدرس نے اپنی بستی کی ضرورت کی بنا پر شروع کیا تھا۔ یہاں یہ بہت کامیاب ثابت ہوا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ کام فوراً سب مدرسوں میں آگ کی طرح

پھیل گیا بعض بعض مدرسوں میں تو یہ کام آج خاصہ نفع بخش شکل میں چل رہا ہے مثلاً ایک مدرسہ کے نگراں کا بیان ہے کہ اسکی ایک فصل سے ۳۰۲ ڈالر کے گیہوں پیدا ہوئے جنمیں سے کوئی پونے دوسو ڈالر کے قریب مختلف ضرورتوں مثلاً بیج کی خرید، لالٹین کی مرمت اور استاد کے مکان کی تعمیر میں صرف ہوتے اور ۵۰ ڈالر کے قریب بچ رہے جو مدرسہ کی دوسری ضرورتوں کیلئے رکھ چھوڑے گئے۔

دوسری مثال کھلی ہوا کے تھیٹر کی ہے جو سب سے پہلے ایک مدرس ہی نے مدرسہ کا کام دکھانے کی غرض سے شروع کیا تھا۔ محکمہ تعلیم کے افسروں کو یہ طریقہ بہت پسند آیا اور اب تقریباً نصف سے زیادہ مدرسوں میں یہ چیز رائج ہوگئی ہے اور لوگوں کو صحت وصفائی یا معاشی مسائل سے متعلق باتیں بتانے اور اس کے ساتھ عام تفریح کا بھی ایک بڑا ذریعہ بن گیا ہے۔

بعض وقت یہی اتفاقی اور وقتی منصوبے ملک بھر کی اصلاح کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ آج کل شراب نوشی اور دوسری نشہ آور چیزوں کے خلاف ایک عام جہاد برپا ہے۔ یہ کام بھی سب سے پہلے ایک مدرس ہی نے اپنے حلقے میں اٹھایا تھا۔ جہاں اسکی سخت ضرورت اسے پیش آئی تھی۔ اب دوسرے مدرسوں کی دلچسپی اور محکمہ صحت کی توجہ سے یہ

ایک قومی مسئلہ بن گیا ہے۔ ایک مدرس نے اس غرض کیلئے پانچ جلسے کئے اور اسمیں نشیات کے خلاف نہایت پُرزور تقریریں کیں اور بتایا کہ ان چیزوں کی بجائے دوسری تفریحیں اور کھیل کود کی تقریبیں منعقد کی جاسکتی ہیں جس سے یہ عادت بہت حد تک چھوٹ جائیگی۔

چونکہ ان مدرسوں کے سامنے سماج کی اصلاح اور اسکی خدمت سب سے بڑا مقصد ہے اور بہت سے مسائل سب میں مشترک ہیں اسلئے ان مدرسوں کے کام میں بڑی حد تک یگانگت اور وحدت ہوتی ہے۔ ہر مدرسہ میں ایک کھیل کا میدان ہوتا ہے جو عام بستی کیلئے تفریح کے مرکز کا بھی کام دیتا ہے۔ ہر مدرسے میں گانا، ڈرامے کرنا اور کھیل کود بھی سکھایا جاتا ہے۔ ہر مدرسہ میں ایک چھوٹی سی کارگاہ (ورک شاپ) ہوتی ہے۔ صحت و صفائی کی تعلیم، فنون لطیفہ، حرفتے اور دستکاریاں سب مدرسوں میں سکھائی جاتی ہیں۔ تقریباً ہر مدرسے میں دواؤں کا ایک صندوق ہوتا ہے جسمیں عام امراض کی دوائیں اور چیچک وغیرہ کے ٹیکے لگانے کا سامان ہوتا ہے۔ ایک مدرس کا بیان ہے کہ میں نے کھیل کود کے ذریعہ لوگوں میں ایک طرح کا میل جول پیدا کردیا جو لوگ پہلے چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑائی جھگڑا کیا کرتے تھے میں نے ایک "چلتا پھرتا کلب" بنایا ہے جو جگہ جگہ دورے کرتا ہے

میں لوگوں کے گھروں پر جاتا ہوں اور انھیں صاف ستھرا رہنے کی تلقین کرتا ہوں۔ میری ایک رفیق معلمہ عورتوں سے ملتی ہیں اور چھوٹے بچوں کی صحت اور جسمانی نشو و نما کے متعلق ان سے گفتگو کرتی ہیں۔"

مدرسہ سے متعلق بعض دوسرے کاموں کے بارے میں اسی استاد کا بیان ہے کہ "مدرسے کا فرش بہت خراب ہو گیا تھا، میں نے اسے درست کیا۔ دو دروازے ٹوٹ گئے تھے، ان کی مرمت کی۔ جن میں شیشے نہیں تھے ان میں شیشے لگائے۔"

عام تعلیم کے متعلق ایک استاد کا بیان ہے کہ "یہاں کے بچے زبانی اظہار خیال، خاموش مطالعہ، نظم خوانی اور تمثیل پر بڑی قدرت رکھتے ہیں۔ لکھنے کے سلسلے میں وہ ہر طرح کے پیامات، خطوط، دعوت نامے سب کچھ لکھ سکتے ہیں۔" حساب اور تھذیب کے متعلق وہ لکھتا ہے کہ "بچے روزمرہ کی زندگی سے متعلق عملی سوالات کرتے ہیں جو بیشتر ان کی باغیچہ کے کاموں اور اشیاء کی خرید و فروخت سے تعلق رکھتے ہیں۔"

عام سماجی کاموں کے سلسلہ میں وہ کہتا ہے کہ "میں تاریخ جغرافیہ اور مدنیات کی ضروری تعلیم دیتا ہوں اور ان سب کی مدد سے ان میں تعاون اور خدمت کا جذبہ پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔"

مثال کے طور پر ایک اور مدرسہ کا حال سنئے جس نے اپنی سماجی زندگی میں ایک انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ یہ مدرسہ میکسکو کی ایک ریاست ٹیکسکالا (TAXCALA) میں قائم ہے۔ اسکے نگران روسن۔ آ تیجائے سنہ ۱۹۲۹ء میں اس مدرسہ کا کام اپنے ہاتھ میں لیا۔ ان کا بیان ہے کہ "کچھ دنوں تک تو اس بستی کے لوگوں نے مدرسے کے کام کی طرف کوئی توجہ نہیں کی جس سے مجھے بہت تکلیف ہوئی۔ لیکن میں نے بھی ہمت نہیں ہاری اور اپنے کام میں برابر لگا رہا۔ سال کے ختم پر مجھے کچھ امید بندھی کہ شاید بستی کے لوگ اب توجہ کریں اور یہ امید پوری بھی ہوئی۔

"جب میں نے مدرسہ میں کام شروع کیا تو اس وقت بچے زمین پر بیٹھتے تھے یا پتھروں پر جو ان کیلئے مہیا کر دئے جاتے تھے لیکن آج ان کا یہ طرز نشست بالکل بدل گیا ہے۔ ہمارے پاس اگرچہ موجودہ طرز پر اعلیٰ قسم کا نشستی سامان نہیں ہے، پھر بھی نہایت ستھرا اور کارآمد ضرور ہے اور یہ سب ان کا اپنا بنایا ہوا ہے یا بستی کے لوگوں کی مدد سے تیار کیا گیا ہے۔ اگرچہ اسمیں کچھ میری امداد بھی شامل ہے لیکن یہ سب کچھ بستی کے چھوٹے بڑے لوگوں کی مدد سے تیار ہوا ہے"

"اس کے علاوہ اس مدرسے میں ایک صحت وصفائی کا شعبہ ہے ایک کتب خانہ ہے ایک تصویریں چھاپنے کیلئے تاریک کمرہ ہے۔

ایک مرغی خانہ ہے، ایک خرگوش گھر، ایک باغیچہ، ایک کھیل کا میدان ایک کھلی ہوا کا تھیٹر اور ایک بڑا قطعہ آراضی ہے۔ ان شعبوں کی مدد سے مدرسے کی زندگی میں بڑی چہل پہل رہتی ہے اور مدرسے کا اپنی بستی سے گہرا تعلق بھی قایم ہو گیا ہے۔

"اس مدرسے میں کل ۲ استاد ہیں اور ۸۰ بچے۔ اور ان بچوں کو مختلف استعداد کے لحاظ سے ۳ جماعتوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ مدرسے کی کوشش یہ ہے کہ کل ۶ جماعتیں ہوں تاکہ اس بستی کے اور بچے بھی دوسری جگہ کے بچوں سے تعلیم میں کسی طرح پیچھے نہ رہیں۔ ابھی بستی میں اور بہت سے بچے اِدھر اُدھر پھرتے رہتے ہیں لگر ایک دو مدرسے اور ہو جائیں تو بچوں کی تعداد میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے۔"

میکسیکو کے یہ دیہی مدرسے بچوں اور بڑوں دونوں کے لئے ہوتے ہیں۔ ان سے بڑے اور چھوٹے دونوں یکساں فائدہ اٹھاتے ہیں بعض اوقات ان مدرسوں میں بڑوں کی تعداد ۵۰ تک پہنچ جاتی ہے۔ گو یہ صحیح ہے کہ ان کی حاضری ایسی نہیں ہوتی جیسی ہونی چاہئے، اس لئے کہ وہ اپنے کاروبار سے مجبور ہیں لیکن جب انھیں فرصت رہتی ہے تو وہ بڑے شوق اور دلچسپی سے آتے ہیں۔ اور مختلف چیزیں سیکھتے ہیں بعضوں کو پڑھنے کا شوق ہوتا ہے

بعضوں کو لکھنے کا، بعض کو ئی دستکاری کا کام سیکھنا چاہتے ہیں بعض کھیتی باڑی کا، عورتیں امور خانہ داری سے متعلق چیزیں سیکھنا چاہتی ہیں مثلاً کھانا پکانا سینا پرونا وغیرہ۔ ان کے علاوہ وہ تھوڑا بہت گانے بجانے سے بھی شوق رکھتی ہیں اس لئے کہ وہ اسکی بڑی شیدائی ہوتی ہیں۔

مدرسے کا ایک بڑا کام دیہات کی اصلاح اور تنظیم بھی ہے جو مدرسے کے عام کام میں بڑی تقویت کا باعث ہوتا ہے۔ ایک استاد کا بیان ہے کہ "میں جب ایک بستی میں آیا تو یہاں کے لوگوں میں بڑا اختلاف پایا۔ لیکن کچھ عرصہ کی مسلسل کوششوں کا یہ نتیجہ نکلا کہ لوگوں میں آپس میں میل جول ہو گیا وہ نہ صرف آپس میں ایک دوسرے کے مخالف تھے، بلکہ انھیں میرے کام سے بھی بیر تھا لیکن تھوڑے عرصے بعد ہر شخص میرے کام میں مدد دینے کیلئے تیار ہو گیا اور مدرسے کا ہمدرد اور بہی خواہ بن گیا پہلے جب مدرسے کی مجلس یا اور دوسری مجلسوں کا انتخاب عمل میں آتا تو ہر شخص دور بھاگتا اور اس کام کو ایک بیگار سمجھتا اور کوئی کسی قسم کی ذمہ داری لینے کیلئے تیار نہ ہوتا۔ لیکن آج جب انتخاب ہوتا ہے تو یہی نہیں کہ ہر شخص اپنی ذمہ داری خوشی سے قبول کر لیتا ہے بلکہ اس کے لئے دوڑ دھوپ کرنے کیلئے بھی آمادہ

رہتا ہے۔ اس سے لوگوں کی بستی کے معاملات سے دلچسپی کا پتہ
لگتا ہے۔ آج اگر کوئی جاکر دیکھے تو گلیاں صاف ستھری نظر آئیں
گی، مکھیوں کی وہ کثرت نہ ملے گی جو پہلے تھی، لوگ بھی صاف ستھرے
دکھائی دیں گے ٹیکے کے معاملے میں اب لوگوں کا وہ مخالفانہ طرز
عمل نہ ملے گا، اب لوگ تمام تقریبوں میں خوشی شریک ہوتے
ہیں اور اپنے بچوں کو مدرسے بھیجتے ہیں۔ مرکزی حکومت کے ان
دیہی مدرسوں کے علاوہ ریاست کی طرف سے بھی مدرسے ہیں جن میں انہی
کے اثر سے اس قسم کے اصلاح دیہات اور سماج سدھار کے کام
ہوتے ہیں غرض جہاں کہیں آپ جائیں گے، آپ یہ دیکھیں گے کہ
کس طرح یہ دیہی مدرسے بچوں اور بالغوں کی تعلیم اور انکی اصلاح
و خدمت کے کاموں میں لگے ہوئے ہیں۔

ان مدرسوں کی ایک بڑی غایت قومی مقاصد کی تکمیل بھی
ہے جس سے ان کے کاموں میں بڑی یگانگت اور وحدت رہتی
ہے۔ مثال کے طور پر ان مدرسوں کے آرٹ اور دستکاری کے
کاموں کو لیجئے۔ ان کی بڑی کوشش یہ ہوتی ہے کہ پرانے
طرز کے آرٹ اور قدیم نمونوں کو از سر نو زندہ کیا جائے۔ اسکے
ساتھ قدیم ناچ اور گانوں کو بھی زندہ کرنے کی از سر نو کوشش

کی جا رہی ہے - یہ تمام کام بڑی حد تک "تمدنی مبلغین" کی ایک جماعت کی مدد سے انجام پا رہا ہے جن کا ذکر اگلے باب میں تفصیل سے آئے گا۔

تیسرا باب

تمدنی مبلغین

حکومت میکسیکو نے جب گاؤں میں تعلیم عام کرنے کا فیصلہ کیا تو سب سے پہلے اس غرض کیلئے اچھے تربیت یافتہ کثیر تعداد میں استادوں کی ضرورت پڑی۔ یہ ضرورت تین طریقوں سے پوری کی گئی:۔ (۱) تمدنی مبلغین کے ذریعے (۲) باقاعدہ استادوں کے مدرسے قائم کرکے (۳) مرکزی حکومت کی طرف سے نگرانی کے ذریعے۔ ان تینوں طریقوں میں سے تمدنی مبلغین کا طریقہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے سب سے کامیاب طریقہ تھا۔ اور اس سے بہت بڑے پیمانے پر کام بھی لیا گیا۔

اس طریقے سے کام لینے کی ضرورت یوں پیش آئی کہ اب تک

جتنے مدرسین کام کرتے تھے ان کی ایک تو علمی استعداد بہت کم تھی، اور دوسرے ان کی تعلیمی تربیت بھی بہت ناقص تھی۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہوئی کہ انھیں ان کے کاموں سے علیحدہ کئے بغیر کوئی ایسا طریقہ اختیار کیا جائے جس سے انکی علمی کمی بھی پوری ہو سکے اور انکی تعلیمی تربیت بھی ہو جائے۔ دوسرے یہ بھی خیال ہوا کہ ان مدرسین کو مروجہ پرانے طریقوں پر تعلیم دلانے سے کوئی فائدہ نہیں ہے اس لئے کہ وہ ہمارے قومی مقاصد میں کوئی مدد نہیں پہنچائے گی۔ پھر جتنی بڑی تعداد میں اس وقت مدرسین کی ضرورت تھی وہ کسی طریقۂ تعلیم سے بھی اس تھوڑی مدت میں پوری نہیں ہو سکتی تھی۔ اور پھر سب سے بڑی بات یہ کہ اس نئے کام کے لئے نئے طرز کے مدرسین کی ضرورت تھی۔ چنانچہ تمدنی مبلغین، کا یہ نیا طریقۂ عمل میں لایا گیا۔

تمدنی مبلغین کام کرنے والوں کی ایک ایسی جماعت ہے جو جگہ جگہ گھوم کر مدرسین کو تعلیم دیتی ہے۔ یہ نہایت اچھے کام کرنے والوں کی جماعت ہوتی ہے جس میں ہر ایک اپنے فن کا ماہر ہوتا ہے۔ ہر جماعت کے ذمہ ایک ایک حلقہ ہوتا ہے جو مختلف مرکزوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ پھر ہر مرکز پر یہ جماعت اس حلقہ کے تمام مدرسین

کو یک جا کرکے ایک مختصر نصاب دیتی ہے۔ یہ مدرسین آس پاس
کے گاؤوں اور دیہاتوں سے آکر اس مرکز پر جمع ہو جاتے ہیں۔
یہ سب کے سب ایک ہی جگہ قیام کرتے ہیں اور ایک ہی ساتھ کھاتے
پیتے ہیں اور اپنے بستر اور برتن اپنے ساتھ لاتے ہیں۔ یہ مختصر نصاب
زیادہ سے زیادہ کوئی ۳۰ دن کا ہوتا ہے اور روزانہ کا پروگرام
بہت سخت ہوتا ہے۔ ۶ بجے صبح سے کام شروع ہوتا ہے اور شام
کے ۶ بجے تک جاری رہتا ہے۔

مبلغین کی یہ جماعت منتخب اشخاص اور کارکنوں کی جماعت
ہوتی ہے جو مختلف کاموں کے ماہروں پر مشتمل ہوتی ہے، مثلاً ان
میں سے ایک زراعت اور اس سے متعلقہ کاموں کا واقف کار ہوتا ہے
ایک مختلف حرفوں اور دستکاریوں کا ماہر ہوتا ہے جن میں مٹی کا کام،
کتائی بنائی، صابن بنانا، چمڑے کا کام وغیرہ شامل ہیں۔ ایک آرٹ
کا جاننے والا ہوتا ہے جس میں موسیقی، ڈراما اور ڈرائنگ وغیرہ
داخل ہیں۔ ایک تربیت جسمانی کا ماہر ہوتا ہے جس کے ذمے تفریحات
اور کھیل کود کا پروگرام ہوتا ہے۔ پھر ایک یا دو نرسیں ہوتی ہیں جو
عام صحت کی دیکھ بھال کرتی ہیں۔ سب سے آخر میں دیہات سدھار
کا کام جاننے والا ہوتا ہے جو ان میں سب سے زیادہ اہم ہوتا ہے

اس لیے کہ یہ دیہی مدرسے اس علاقے کی سماجی اور معاشی اصلاح کا مرکز ہوتے ہیں۔ امور خانہ داری، بچوں کی پرورش اور دیکھ بھال اور خانگی زندگی سے متعلق جملہ امور کی تعلیم و تربیت اسی دیہات سیوک والے شخص کے ذمہ ہوتی ہے۔

اس جماعت کے اراکین کے لیے بھی کسی خاص علمی قابلیت یا سند کی شرط نہیں ہوتی ہے، البتہ یہ خیال ضرور رکھا جاتا ہے کہ ان کی علمی و تعلیمی استعداد کم سے کم ان مدرسین سے زیادہ ہو جنھیں وہ تعلیم دینے کے لیے مامور کئے گئے ہیں۔ بعض وقت وہ عام کاروباری اور تجارت پیشہ لوگوں میں سے ہوتے ہیں۔ ان کی علمی قابلیت کے سلسلہ میں یہ لحاظ تو بہر حال رکھا جاتا ہے کہ وہ دوسرے استادوں کو اچھی طرح تعلیم دے سکیں۔ باقی جس بات کا خاص طور پر خیال رکھا جاتا ہے وہ یہ کہ ان میں دوسروں کی خدمت اور اصلاح کی پوری پوری صلاحیت موجود ہو اور وہ تعلیمی کام کو اصلاح معاشرت اور عام فلاح و بہبود کا ایک موثر ذریعہ سمجھتے ہوں۔ ان استادوں پر اس بات کی ذمہ داریاں روز بروز بڑھتی جارہی ہیں کہ وہ لوگوں میں سماجی اور معاشی زندگی کا ایک اعلیٰ نصب العین پیدا کرسکیں اور ان کی زندگیوں کو ہر اعتبار سے بہتر بنا سکیں۔

مبلغین کا انتخاب مرکزی حکومت کی طرف سے ہوتا ہے جو حکومت کے مرکزی محکمہ تعلیم میں اس کا ایک خاص شعبہ ہے! جوان مبلغین کے کاموں کی نگرانی رکھتا ہے۔ جب ان مبلغین کی تعلیم کا نصاب شروع ہوتا ہے تو اس حلقہ کے تمام افسران تعلیم کو ہدایت ہوتی ہے کہ وہ ان کے ساتھ شریک ہوں اور پھر اپنے حلقہ میں جاکر وہ بھی ان اصولوں کی اشاعت اور ان طریقوں پر عمل درآمد شروع کریں۔

سنہ ۱۹۲۷ء میں مرکزی حکومت کی طرف سے ان مبلغین کو تعلیم دینے والوں کیلئے ۶ ہفتے کا ایک نصاب دیا گیا۔ ان لوگوں کے لئے جن مضامین کی تعلیم کا انتظام کیا گیا تھا وہ یہ تھے:-

۱۔ اصول تعلیم (دیہی اور شہری دونوں طرح کی تعلیم) ۲۔ انتظام مدرسہ۔ ۳۔ نفسیات تعلیم۔ ۴۔ طریقہ تعلیم۔ ۵۔ حفظان صحت اور صفائی۔ ۶۔ دیہی معیشت اور ۷۔ بچوں کا ادب۔

امور خانہ داری کی تعلیم سے متعلق نصاب میں یہ چیزیں داخل تھیں:-

۱۔ بچوں کی غذا اور ان کی پرورش۔

۲۔ کپڑا بنانا۔

۳۔ صحت و صفائی۔

۴۔ دیہی معیشت۔

اسی طرح جو لوگ تربیت جسمانی سے دل چسپی رکھتے تھے ان کے نصاب میں یہ چیزیں شامل تھیں ۱۔ کھیل کود اور ورزش۔ ۲۔ اصلاح جسم۔ ۳۔ ہم آہنگ ورزشیں۔ ۴۔ علم ابدان و حفظان صحت اور ۵۔ کھیلوں کی تنظیم۔

جو اساتذہ زراعت کی تعلیم سے متعلق تھے، ان کیلئے ۱۔ زراعتی مسائل ۲۔ دیہی قرضے۔ ۳۔ گھریلو صنعتیں اور ۴۔ دیہی معیشت کے مضامین مخصوص رکھے گئے تھے۔

خانگی دستکاریوں اور گھریلو صنعت سے متعلق اشخاص کے لئے ان چیزوں کی نظری اور عملی تعلیم لازمی تھی:۔ ۱۔ صابن بنانا۔ ۲۔ چمڑا سیجھانا۔ ۳۔ پھل اور سبزی سکھانا۔ ۴۔ مختلف دستکاریاں۔ ۵۔ ڈیری۔ جیسا کہ اوپر ذکر آچکا ہے ان جماعتوں کے حلقے متعین ہوتے ہیں۔ اور قاعدے کے مطابق ہر حلقہ میں کم سے کم سال میں ایک نصاب ہونا ضروری ہے۔ ایک حلقہ کم و بیش سو مربع میل کے رقبہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ حلقے آبادی اور جغرافیائی حالات کے لحاظ سے چھوٹے بڑے بھی ہوتے ہیں۔ ان حلقوں کے اندر ان جماعتوں کو ہدایت ہوتی ہے کہ وہ کم سے کم ۱۰ نصاب سال میں دیں۔ سنہ ۱۹۳۱ء میں ایسی کل ۱۲ اور دورہ کرنے والی جماعتیں تھیں اور ۲ مستقل قیام رکھنے والی۔ اور انھوں نے کم و بیش

میکسیکو کے سارے علاقے کو چھان ڈالا تھا۔ یہ تعداد اگرچہ کافی نہیں ہے اور مالی حالت بہتر ہونے کے ساتھ ساتھ ان کی تعداد میں اضافہ ہوتا جائے گا۔

ان جماعتوں اور ان کے کاموں کو مرکزی محکمۂ تعلیم کے ساتھ نہایت گہرا تعلق ہوتا ہے۔ محکمہ کی طرف سے طریق کار کے متعلق وقتاً فوقتاً ہدایتیں شایع ہوتی رہتی ہیں۔ مثال کے طور پر ایک نصاب دیئے جانے کے موقع پر جو ہدایتیں مرکزی محکمہ کی طرف سے آتی تھیں، ان کا خلاصہ درج ذیل ہے:-

دیہات سدھار کا کام کرنے والوں کے لئے ہدایات

(۱) استادوں کے ساتھ کام کرنے کے لئے:-

(۱) حفظانِ صحت سے متعلق ایک مختصر سا نصاب، جس میں معمولی مرہم پٹی اور عام بیماریوں کی روک تھام شامل ہے۔ (۲) اصول تغذیہ سے متعلق، جس میں متوازن غذا، کھانا پکانے کی ترکیب اور بعض کھانا پکانے کے طریقے بھی شامل ہیں۔

(۳) بچوں کی پرورش سے متعلق

(۴) سینے پرونے اور اس قسم کے دوسرے کاموں سے متعلق۔

(۵) چند ایسے اسباق کا سلسلہ جن سے بستی کے لوگوں میں کام

کرنے کا طریقہ معلوم ہو سکے۔ مثلاً لوگوں کی تنظیم، یک جائی نفع طلبی کے کام، گھروں کی درستی اور اصلاح وغیرہ

(ب) بستی میں کام کرنے کے لئے:۔

(۱) صحت و صفائی، بیماریوں کی روک تھام، معمولی مرہم پٹی اور ٹیکے وغیرہ کے متعلق گفتگو۔

(۲) امور خانہ داری مثلاً کھانا پکانا، سینا پرونا وغیرہ

(۳) بچوں کی پرورش اور دیکھ بھال۔

(۴) گھروں میں جانا اور ان کی اصلاح اور درستی۔

(۵) جلسے اور تفریحات۔

(۶) بستی کے لوگوں کی تنظیم، ان کے لئے تفریحی اور دوسری قسم کی انجمنیں بنانی۔

(ج) مدرسوں کے بچوں میں کام کرنے کے لئے:۔

(۱) ٹیکے کی ضرورت اور اس کا لگوانا۔

(۲) صحت و صفائی اور امور خانہ داری کی تعلیم۔

گھریلو صنعتوں کے استادوں کے لئے ہدایات

(د) استادوں اور بستی کے لوگوں میں کام کرنے والوں کے لئے۔

(۱) جھگڑے کا سمجھانا اور اسے

خراب ہونے سے بچانا، پھل اور سبزیوں کا سکھانا، صابن بنانا
مدرسوں کی دستکاریاں اور ڈیری کا کام

(۲) دستکاری اور حرفے کے کاموں کے نمونے۔

(۳) بستی والوں کیلئے مختلف دستکاریوں کے سکھانے کا انتظام
ان کی دشواریوں اور دوسرے مسئلوں کا حل۔

(ب) زراعت سکھانے والے استادوں کے نام ہدایات:۔

یہ کام زیادہ تر عملی نوعیت کا ہونا چاہیئے جس میں جانوروں کی اچھی نسل پیدا کرنا، شہد کی مکھی پالنا، سبزی بونا، پھول اور پھلوں کے باغ لگانا ہے۔ اس نصاب میں مدرسین اور طلباء دونوں شریک ہوں گے، بالخصوص مشاہدے کے سلسلہ میں بستی میں ان عملی کاموں کے کچھ نمونے بھی رکھنے چاہیئیں۔ اور تمام تعلیم عملی طور پر دی جانی چاہیئے۔ نیز سب کام مشترک طور پر ہونے چاہیئیں۔

تربیت جسمانی کے اساتذہ کے لئے ہدایات:۔

ا۔ مدرسین کی تعلیم کے سلسلے میں:۔

(۱) کھیل کود اور جسمانی ورزش (۲) کھیل کود مدرسوں میں رائج کرنے کے خیال سے۔ (۳) جسمانی مقابلے۔

(ب) بچوں کے ساتھ کام کرنے کے سلسلے میں:۔

(۱) ایسے کھیل کود اور جسمانی مقابلے جن سے کوئی تعلیمی مقصد حاصل ہوتا ہو۔

(۲) استادوں کے نمونے کے اسباق۔

(ج) آس پاس کے علاقے میں کام کرنے کے سلسلے میں۔

(۱) مردوں میں۔ (۲) عورتوں میں۔

اس حلقے کو چھوڑنے سے پہلے ایک تفریحات کی انجمن اور ایک کھیل کود کے لئے میدان ضرور چھوڑ جانا چاہئے۔

ان جماعتوں کے قیام کے سلسلے میں مرکزی حکومت نے ان مقاصد کی تشریح جن الفاظ میں کی ہے وہ حسب ذیل ہیں۔

"اگر ہم کو صرف نظری طور پر مسائل کا سمجھانا ہوتا اور ان سے متعلق عام تعلیم دینی مقصود ہوتی تو ہمارے لئے زیادہ بہتر یہ تھا کہ اس قسم کے نصاب ہم شہروں یا آبادی کے بڑے بڑے مرکزوں میں دیتے اور استادوں کو بھی وہیں بلاتے نہ کہ ان جماعتوں کو ان استادوں کے پاس بھیجتے لیکن ہمارا مقصد اس سے حل نہ ہوتا۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ جماعتیں خود ان استادوں کے پاس جائیں اور ان حالات کے اندر جن میں کہ گاؤں کے مدرسین کو کام کرنا پڑتا ہے تعلیم دیں۔ نیز وہ خود بھی ان حالات اور ان مسائل کا جو وہاں سے متعلق ہیں مطالعہ کریں

اس بنیاد پر مثالی حالات یا دوسرے نظری اصولوں کا خیال رکھنا بے کار ہے۔ ہر گاؤں میں ایک دیہی مدرسہ مع ضروری لوازمات اور سامان کے ہوتا ہے۔ اس جماعت کا کام پھر اس ساز و سامان کے ساتھ اس مدرسہ کو ایسا بنانا ہے کہ وہ گاؤں کا ایک مفید اور موثر ادارہ بن سکے یہی وجہ ہے کہ مدرسہ پھر اس جماعت کا ایک معمل بن جاتا ہے۔

۱۹۲۳ء میں یہ کام مبلغین کی ایک جماعت سے شروع ہوا اور اس وقت سے ان کی تعداد اور کام میں روز افزوں اضافہ ہوتا گیا۔ تھوڑے دنوں بعد یہ معلوم ہوا کہ اس طریقے سے گاؤں والوں کو بہت فائدہ پہنچ رہا ہے۔ جب پہلے پہل اس جماعت کا کام مدرسوں کی تعلیم سے شروع ہوا تو بستی کے لوگوں نے جماعت سے زراعت، دستکاری اور امور خانہ داری سے متعلق کاموں میں بہت دلچسپی لینا شروع کیا۔ بستی والوں کے خیال سے اس جماعت کے کام کو زیادہ سے زیادہ عملی بنانے کی کوشش کی گئی اور جلد ہی یہ محسوس ہونے لگا کہ لوگوں میں مرکزی حکومت کے اس تعلیمی پروگرام سے دلچسپی بڑھتی جا رہی ہے اور مبلغین کی یہ جماعت بستی کے لوگوں کی سماجی اور تمدنی وسائل کا پتہ لگا رہی ہے جو مدرس تن تنہا اس کام کو انجام نہیں دے سکتا تھا۔ نیز اس جماعت کو اپنے وہ تمام وسائل مرکزی حکومت کے سامنے پیش

کرنے ہوتے تھے تاکہ یہاں ان سے سال بہ سال مدرسوں کے کام کو
بہتر بنانے میں مدد لی جا سکے۔

مرکزی حکومت کی موجودہ پالیسی یہ رہی ہے کہ وہ گاؤں اور مدرسہ دونوں کو اس جماعت کے لئے معمل کے طور پر استعمال کرنے کا موقع دے تاکہ یہ یہاں کے حالات کے پیش نظر ایسے نتائج مرتب کریں جو عام طور پر بھی استعمال ہو سکیں۔ ان سے یہ بھی امید کی جاتی ہے کہ وہ بستی کے اندر اپنی کوئی مستقل یادگار بھی چھوڑ جائیں، مثلاً سبزیوں کا باغیچہ کھیل کا میدان، تفریح گاہ کھلی ہوا کا تھیٹر، صحت و صفائی کا انتظام وغیرہ بستی کے انھی کاموں کی غرض سے مبلغین کی یہ جماعت جب کام شروع کرنے کے لئے آتی ہے تو وہ وقت سے کچھ پہلے آتی ہے تاکہ وہ اس بستی کے لوگوں سے واقفیت اور ملاقات پیدا کر کے اس قسم کے اصلاحی کاموں کا ایک پروگرام بنا لے۔

نصاب کے اختتام پر جب جماعت کا کام پورا ہو جاتا ہے تو آخری دن ایک بڑی تقریب منائی جاتی ہے جس میں بستی کے تمام لوگ اور وہ سب مدرسے شریک ہوتے ہیں جن کے مدرسین اس نصاب میں شرکت کے لئے آئے تھے۔ تولا میں جو میکسیکو کا بہت پرانا اور مشہور شہر ہے! اس جماعت نے ایک سال اپنا کام کیا۔ نصاب کے

ختم پر جس میں راقم الحروف کو بھی شریک ہونے کا موقع ملا تھا تمام بستی میں ایک بڑی چہل پہل اور رونق تھی۔ مکانات پر جھنڈیاں لگائی گئی تھیں۔ سڑکوں اور بازاروں میں لوگوں کی آمدورفت سے ایک میلہ سا معلوم ہو رہا تھا۔ مرد اور عورتیں سب نصاب کے ختم پر تقریب میں حصہ لینے اور مختلف چیزوں کی نمائش دیکھنے کیلئے آجا رہے تھے۔

اس نصاب کے زمانے میں خود مبلغین کی جماعت نے بھی نمونہ کے طور پر کافی سامان تیار کیا تھا جو مختلف اسکولوں کے مدرسین آئندہ سال اپنے اپنے اسکولوں میں جاکر تیار کرائیں گے۔ نمائش کی ان چیزوں میں اُن کے باغیچے کی سبزیاں اور پھل وغیرہ نیز دستکاری کے سامان میں میز کرسی، ٹوکری اور دوسری استعمال کی بہت سی چیزیں تھیں۔

سامان کے علاوہ مختلف قسم کے کھیل، تماشے اور تفریح کی چیزیں بھی ہوئیں۔ مثلاً ورزشی مقابلے، ڈراما، گانا، دیہی ناچ وغیرہ جس میں بستی کے تمام لوگوں نے بڑے ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ ان کا مقصد بھی یہی تھا کہ یہ مدرسین ان چیزوں کو پھر اپنے اپنے مدرسوں میں جاکر شروع کرائیں۔

تولاکے اس نصاب کا ایک مختصر خاکہ ڈائرکٹر تعلیمات نے خود اپنے لفظوں میں بیان کیا ہے جو سننے سے تعلق رکھتا ہے:-

"تولا" میکسیکو شہر سے تھوڑے فاصلے پر واقع ہے۔ یہاں ایک جماعت آجکل کام کر رہی ہے۔ اس نے اپنا کام ۵ جولائی سے شروع کیا، جو ۳ اگست کو جاکر ختم ہوگا۔ یہ جماعت جن افراد پر مشتمل ہے ان میں سے ایک تو دیہات سدھار کا کام جاننے والا ہے، ایک زراعت کے کام کا واقف، ایک دیہی صنعتوں کا ماہر، ایک تربیت جسمانی کا استاد، ایک موسیقی جاننے والا، ایک آرٹ اور عرض کا استاد اور ایک اس پوری جماعت کا امیر ہے۔ یہ لوگ ان چار ہفتوں میں ایک نصاب دیں گے جو اس تمام بستی کی اصلاح اور ترقی کا ذریعہ ہوگا وہ تمام مدرسین جو آس پاس کے اسکولوں سے آئے ہیں، اس جماعت کے ساتھ مل کر کام کریں گے اور اس عرصہ میں وہ ان تمام مسائل کا حل معلوم کریں گے جو وقتاً فوقتاً ان کے سامنے پیش آتے رہے ہیں۔ وہ اپنے تعلیمی پروگرام کو بہتر بنانے کے لئے ان سے تازہ مواد حاصل کریں گے، وہ عملی کاموں کے ذریعے یہ بات سیکھیں گے کہ لوگوں میں احساس اور بیداری کا شعور کس طرح پیدا کیا جا سکتا ہے جس سے وہ اپنی بستی کے لوگوں کی حالت درست کر سکیں۔ یہ مدرسین جو ان کے ساتھ مل کر کام کریں گے، تعلیم کے نئے اصول اور تدریس وتنظیم کے نئے طریقے سیکھیں گے۔ نیز یہ بات بھی حاصل

کریں گے کہ وہ اپنے مدرسوں کو بستی کے لوگوں کی خدمت کا مرکز کیسے بنا سکتے ہیں۔ وہ مختلف قسم کے حرفے اور دستکاریاں بھی جانیں گے اور اسی کے ساتھ یہ بھی کہ اپنے اپنے علاقے کی مقامی صنعتوں اور آرٹ کو کس طرح ترقی دی جاسکتی ہے۔"

تولا میں یہ جماعت نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ کام کر رہی ہے ہر شخص وہاں جاکر دیکھ سکتا ہے کہ یہ لوگ ان مدرسین کی تعلیمی اور سماجی حالت کو بہتر بنانے کیلئے کیا کچھ کر رہے ہیں۔ یہ باتیں اگر نہ کی جاتیں تو ہمارے دیہاتی مدرسین اسی پرانی لکیر کے فقیر ہوتے جن میں نہ تو کوئی اُپج ہوتی نہ کوئی روح۔ اور نہ وہ کسی کام کے لائق ہی ہوتے۔"

ان سفری جماعتوں کے علاوہ دو اور مستقل جماعتیں بھی ہیں جن میں سے ایک ایکٹوپان (ACTOPAN) میں کام کر رہی ہے جو میکسیکو شہر سے چند میل کے فاصلے پر ہے اور دوسری پیراشو (PARASH) میں جو کچھ مزید فاصلے پر ہے۔ یہ جماعتیں استاد، طلبا اور بستی کے بالغوں کے ساتھ ملکر کام کرتی ہیں اور ان کا کام تعلیم سے متعلق تمام ضروری معلومات فراہم کرنا اور ایسے مشاغل مرتب کرنا ہوتا ہے جن سے بستی کے لوگوں کی سماجی، معاشی اور تمدنی حالت درست ہو سکے۔ ان کا مختصر حال اسی ماخذ سے لیکر ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

"اکیٹو پان کی جماعت نے اپنے کام کے تین سال ختم کر لئے ہیں
اس جماعت میں ایک زراعت کا اور ایک حرفہ و دستکاری کا ماہر ہے
ان کے علاوہ ایک تربیت جسمانی، ایک دو نرسیں، ایک تفریحی پروگرام
کا چلانے والا اور ایک ان سب سے اہم دیہات سدھار کا کام جاننے
والا ہے۔ جماعت کے ارکان آس پاس کے گاؤں میں جاتے ہیں
اور لوگوں کو اپنی حالت بہتر بنانے کی ترغیب دیتے ہیں۔ اس علاقے
کے لوگ بہت زیادہ غریب، جاہل اور پس ماندہ ہیں اور اس پر
ستم یہ کہ ان پر اب تک سب سے کم توجہ کیگئی ہے۔ حالانکہ ان میں
ترقی کے امکانات بہت زیادہ پائے جاتے ہیں۔ اس جماعت نے
تھوڑے ہی دنوں کے کاموں سے ان میں ایک انقلاب پیدا کر دیا
ہے۔ لوگ اب زیادہ بہتر حالت میں رہنے لگے ہیں اور ان میں سماجی
اور تمدنی خوبیوں کے علاوہ یہ بات بھی پیدا ہو گئی ہے کہ وہ اپنی
زمین سے زیادہ سے زیادہ پیداوار بھی حاصل کر سکیں۔ انکی
فلاکت زدہ صورتوں سے جو صدیوں سے ایسی ہی چلی آ رہی تھیں،
اب اطمینان اور خوشی کی کیفیت جھلک رہی ہے یہ سب کچھ اس
جماعت کی بدولت ہے جو مذہبی مبلغین جیسی سرگرمیوں کے ساتھ
کام کر رہی ہے اور جس نے کم سے کم ان کی اس دنیاوی زندگی کو

اس قدر ادنیٰ بنا دیا ہے۔"

ان تبلیغی جماعتوں کے علاوہ دو اور تحقیقاتی جماعتیں بھی کام کر رہی ہیں، ان میں سے ایک تو وہاں کے ہندیوں کے رسم و رواج ان کی زبان، ان کے عادات و اطوار وغیرہ کے متعلق تحقیق کا کام انجام دے رہی ہے۔ اور دوسری دیہی حالات کے مطالعہ کا کام کر رہی ہے جو سرِ دست اٹومی (OTOMI) نسل کے ہندیوں تک محدود ہے۔ جو ملک کے بیشتر حصے میں پھیلے ہوئے ہیں۔

ان دونوں جماعتوں کے کام سے یہ توقع ہے کہ آیندہ دیہی تعلیم کا ایک مستقل فلسفہ اور اس کے کام کرنے کے سائنٹفک اصول اور طریقے ہاتھ آجائیں گے۔ اب تک اس ملک میں دیہی تعلیم کا تجربہ محض قیاسی بنیاد پر کیا جاتا رہا ہے لیکن اب یہ بہت مضبوط بنیادوں پر عمل میں آئیگا۔ ان تحقیقاتوں اور تجربوں سے جو ان جماعتوں کے ذریعہ انجام پا رہے ہیں، دیہی تعلیم کی بنیاد نہایت سائنٹیفک اصولوں پر قائم ہو جائیگی، اور یہ اب اندھے کے ہاتھ کی بٹیر نہ رہے گی۔

تبلیغی جماعتیں جن کا ذکر کسی قدر تفصیل سے اوپر کیا گیا ہے حقیقت میں مرکزی حکومت کے دیہی نظام تعلیم کی جان ہیں۔ ان کا سب سے پہلا کام تو یہ ہے کہ ان مدرسین کو نئے اصول اور طریقوں کی تعلیم دیں جو

برسرِ ملازمت ہیں، اور اس غرض سے وہ ملک کے تمام مدرسین کو کم سے کم سال میں ایک مرتبہ اپنے حلقے سے قریب کسی مرکز پہ جمع کرتی ہیں اور وہاں انھیں ایک عمدہ قسم کی عملی تعلیم دیتی ہیں جو اپنے ماحول کے مطابق اور اس سے قریب تر ہوتی ہے۔ یہ تعلیم عام تعلیم کی طرح صرف نظری نہیں ہوتی بلکہ کاموں کے مشاہدہ اور ان کے عملی تجربوں پہ مبنی ہوتی ہے۔

علاوہ اس عملی تعلیم کے ان مدرسین کو یہ بھی سکھایا جاتا ہے کہ وہ کس طرح تعلیم اور سماج کے درمیان گہرا تعلق اور رابطہ پیدا کر سکتے ہیں اس طرح وہ نہ صرف تعلیم اور سماج کے درمیان گہرا تعلق پیدا کرتے ہیں بلکہ مدرسین کی تمام برادری کو بھی ایک رشتۂ اخوت میں پرو دیتے ہیں۔ وہ ایک طرف مرکزی حکومت کے اغراض و مقاصد کو بستی کے لوگوں تک پہنچاتے ہیں اور اسی کے ساتھ دوسری طرف بستی کے مفاد اور ضرورتوں کی مرکزی ایوانِ حکومت کے سامنے ترجمانی کرتے ہیں۔ اس طرح یہ جماعتیں، بالخصوص وہ جو مستقل طور پہ کام کرتی ہیں، اس ملک کے اندر تعلیم کے نظام کو ایک نہایت اچھی اور مضبوط بنیادوں پر قائم کرنے میں مدد دے رہی ہیں۔

چوتھا باب

استادوں کے مدرسے

میکسیکو میں جب دیہی تعلیم کا کام شروع ہوا تو اس وقت اس کام کے کرنے والوں نے یہ خیال سامنے نہیں رکھا کہ ان نئے دیہی مدرسوں کے لئے نئے استادوں کی بھی ضرورت ہوگی۔ چونکہ دیہی تعلیم کا یہ پروگرام اپنی جگہ پر بالکل نیا تھا اور اس کے اپنے مخصوص اغراض و مقاصد تھے، اس لئے پرانے مدرسین سے کام چلنا دشوار تھا۔ ان نئے مدرسوں کی حیثیت بھی ایک تجربے کی سی تھی، اور ان کے اصول اور طریقے اسی حد تک قابل تقلید ہو سکتے تھے جہاں تک وہ عمل کی کسوٹی پر پورے اترتے۔ ان کے سامنے کسی قسم کی کوئی مثال اور نظیر نہیں تھی، اور جہاں تک اساتذہ کی تعلیم کا تعلق ہے، کوئی نصاب

اور مواد بھی موجود نہ تھا لیکن ایک بات اپنی جگہ پر ضرور تھی اور وہ یہ کہ نئی تعلیم کے پروگرام اور اس کے اغراض و مقاصد پر انھیں پورا اعتماد اور یقین تھا، ایسے افراد بآسانی مل سکتے تھے جنھیں اس سے کلی اتفاق ہو اور جو ہمدردی کے ساتھ اس تجربے کو چلانے کے لئے تیار ہوں۔ ان حالات میں یہ قرار پایا کہ ایسے اشخاص کی ماتحتی میں مدرسے کھول دیئے جائیں اور تعلیم (ٹریننگ) کی قید اس وقت تک کے لئے اٹھا دیجائے جب تک کہ یہ تجربے کسی حد تک کامیاب نہ ہو جائیں۔ چنانچہ دیہی تعلیم کے ڈائرکٹر نے اپنے ایک خطبہ میں نہایت وضاحت سے فرمایا: "جب ہمیں یہ بات معلوم ہوگئی کہ ہمارے مدرسین کو کیا کرنا ہے اس وقت ہم نے استادوں کی تعلیم کے لئے مدرسے کھولے ان مدرسوں کا مقصد یہ تھا کہ وہ (۱) بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھائیں۔ (۲) بالغوں کو صحت و صفائی کے ساتھ رہنے سہنے اور اچھی زندگی بسر کرنے کے طور طریقے بتائیں اور (۳) بستی کے عام لوگوں کی سماجی اور معاشی زندگی کی تنظیم کریں۔"

چنانچہ اس بات سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ استادوں کی تعلیم کے لئے مدرسے اس وقت قائم کرنے کی ضرورت پڑی جب انھیں یہ معلوم ہوگیا کہ کس قسم کے استاد کی ضرورت ہے۔ دوسرے لفظوں

میں یہ کہ جب دیہی مدرسے قایم ہو گئے اور ان کا کام اچھی طرح سے چلنے لگا۔ اس وقت استادوں کے مدرسے کھلے۔

استادوں کی تعلیم کے یہ سہ گانہ مقاصد جن کا ابھی اوپر ذکر آ چکا ہے ایک عملی تجربہ کے بعد حاصل ہوتے اور جس وقت سے کہ استادوں کی تعلیم کا کام شروع ہوا، ان سہ گانہ مقاصد پر برابر زور دیا جاتا رہا ہے۔ اور یہ تینوں مقاصد استادوں کے مدرسے میں ہمیشہ پیش نظر رہے ہیں۔ جو تجربے بچوں کے دیہی مدارس میں کامیاب ثابت ہوئے، انھیں استادوں کے مدرسوں میں فوراً لے لیا گیا اور اس طرح استادوں کے مدرسوں کا نصاب اور پروگرام بنتا گیا۔ مرکزی حکومت کی طرف سے بھی ان کا جو مقصد قرار دیا گیا، وہ یہ تھا کہ ''باضابطہ عملی کاموں کے ذریعے چھوٹی چھوٹی بستیوں اور علاقوں کے لئے استاد تیار کئے جائیں'' چنانچہ سب سے پہلا استادوں کا مدرسہ ۱۹۲۲ء میں قائم ہوا۔ اس کے بعد دو اور مدرسے کھلے، ایک ۱۹۲۳ء میں اور دوسرا ۱۹۲۵ء میں۔ پھر ۱۹۲۶ء میں چار مدرسے اور قایم ہوئے۔ ۱۹۲۷ء سے ۱۹۳۱ء تک دس مدرسے اور کھولے گئے۔ اور اس وقت کل ۱۷ مدرسے کام کر رہے ہیں! جو ملک کے مختلف حصوں میں پھیلے ہوئے ہیں

اساتذہ و طلبا ان استادوں کے مدرسوں کے لئے اساتذہ کے انتخاب اور طلبا کے داخلے میں یہ بات خاص طور سے ملحوظ رکھی جاتی ہے کہ اصل مقصد تعلیم کے ساتھ ساتھ بستی کے لوگوں کی خدمت اور اصلاح ہے۔ اساتذہ کا انتخاب عموماً مرکزی حکومت کی طرف سے ہوتا ہے اور اسی کی طرف سے ان کی نگرانی بھی ہوتی ہے۔ ان کے انتخاب میں عموماً ان تمام باتوں کا خیال رکھا جاتا ہے جو عموماً استادوں میں ہونی ضروری ہیں۔ مثلاً اصلاح و سدھار کے عملی کاموں میں حصہ لے سکنا، قومی تعلیم کے پروگرام پر پورا یقین رکھنا، اپنے آپ کو خدمت کے لئے وقف کر دینا۔ ان کے علاوہ علمی قابلیت اور تعلیمی صلاحیت کا موجود ہونا بھی ضروری ہے۔ استادوں کے ہر مدرسے میں حرفے اور دستکاری، امور خانہ داری، حفظان صحت اور تربیت جسمانی کے اساتذہ کے علاوہ نظری مضامین کے اساتذہ بھی ہوتے ہیں۔ اکثر مدرسے جہاں تک طلبا کی تعداد کا تعلق ہے، چھوٹے ہوتے ہیں۔ ان میں کم و بیش عموماً ۵۰ طلبا ہوتے ہیں اور اساتذہ کی تعداد چار سے نو تک ہوتی ہے، گو کبھی کبھی اس سے زیادہ بھی۔

اس خیال سے کہ غریب گھرانوں کے طلبار کو زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کا موقع ملے، مرکزی حکومت کی طرف سے کافی وظیفے دیئے جاتے ہیں، جو دوران تعلیم میں ان کے تمام اخراجات کے لئے کافی ہوتے ہیں۔ ان کی ضرورتوں کے لحاظ سے ان کے لئے بعض اور باتوں کا بھی خیال رکھا جاتا ہے مثلاً تفریحات، کا انتظام، کفایت شعارانہ زندگی، رہن سہن میں خانگی فضا کا پیدا کرنا اور ان کے علاوہ تعلیم و تعلم کا پورا انتظام۔ مرکزی حکومت کی طرف سے اسکی خاص تاکید ہوتی ہے کہ ان مدرسوں کی خانگی زندگی ایسی ہو جس میں محبت اور ہمدردی کا جذبہ پایا جائے۔ یہ ایسی بے تکلف اور سادہ زندگی بسر کریں جیسی یہ اپنے گھروں میں گزارتے ہیں۔ قواعد وضوابط سے حتی الوسع پرہیز کیا جاتا ہے۔ طلبار مدرسے کی خانگی زندگی میں اس خیال سے شرکت کریں کہ انھیں اس زندگی کی قدر اور خوبی معلوم ہو۔ جو طلبار ابتدائی دو ماہ کے قیام میں یہ ظاہر کریں کہ انہیں ہمدردی، خلوص اور آمادگی نہیں ہے وہ مدرسہ چھوڑ دیں۔ مرکزی حکومت کی طرف سے داخلے کی جو شرطیں رکھی گئی ہیں، وہ یہ ہیں:۔

"ان مدرسوں کے طلبار دو قسم کے ہوں گے۔ مقیم اور غیر مقیم دونوں صورتوں میں طلبار کا داخلہ اس بستی کی برادریوں اور

جماعتوں میں سے ہوگا، جن میں وہ مدرسہ قایم ہے۔ اور اگر وظیفہ دینا ہوگا تو غریب طبقہ کے طلبار کو ترجیح دی جائے گی۔ طلبار کا انتخاب حسب ذیل شرائط کے ماتحت ہوگا:-

۱۔ کم سے کم تعلیم ابتدائی مدرسے تک ہونی چاہئے جس کا صداقت نامہ ان کے پاس ہونا ضروری ہے، ورنہ داخلے کے وقت انھیں ایک امتحان دینا ہوگا۔

۲۔ طلبار کے لئے عمر میں ۱۵ سال سے زاید ہونا ضروری ہے اور طالبات کے لئے ۱۴ سال۔

۳۔ امیدواروں کو یہ سمجھنا چاہئے کہ معلمی ان کی زندگی کا مستقل شغل ہوگا۔

۴۔ ان کی صحت اچھی ہونی چاہئے اور ان کے اندر کوئی ایسی بیماری یا عیب نہ ہو جس سے وہ بستی کی خدمت کرنے کے قابل نہ ہوسکیں۔

۵۔ طلبار کا چال چلن بہت اچھا ہونا چاہئے۔

نصاب استادوں کے ان مدرسوں کا نصاب دو شعبوں کے اشتراک سے مل کر بنتا ہے، ایک شعبہ ابتدائی تعلیم اور دوسرا مدارس دیہی کا شعبہ۔ یہ نصاب اس طرح بنایا جاتا ہے

کہ مختلف مدرسوں کو بھی اپنی ضروریات اور ماحول کے مطابق اس میں ضروری رد وبدل کا موقع ملے۔ اس نصاب کا منشا یہ ہے کہ جو مقاصد اوپر کی سطروں میں بیان کئے گئے ہیں، وہ عام مضامین کی تعلیم، ان کے سکھانے کے طریقے، زراعت وحرفے کی تعلیم دیہات سدھار اور تنظیم کے کاموں سے پورے ہو سکیں۔ لڑکیوں کو امور خانہ داری اور اس قسم کی دوسری چیزوں کی تعلیم دی جاتی ہے تاکہ وہ خانگی زندگی کی اصلاح کر سکیں۔

ان مدرسوں میں دو معیار کے نصاب چلتے ہیں۔ ایک دو سال کا اور دوسرا تین سال کا۔ دونوں میں فرق صرف طالب علم کی استعداد کی بنیاد پر رکھا جاتا ہے۔ داخلے کی اس شرط میں کہ امیدوار کیلئے ابتدائی مدرسے کی تعلیم ضروری ہے، زیادہ سختی سے پابندی نہیں کی جاتی ہے۔ اکثر یہ دیکھا جاتا ہے کہ امیدوار اور حیثیتوں سے داخل کئے جانے کے قابل ہے۔ تو اسے داخل کر لیا جاتا ہے مدرسہ کا باقاعدہ نصاب دو سال کا ہے اور ہر سال پانچ پانچ مہینوں کی دو میقاتوں میں تقسیم ہے۔ نصاب کے ختم پر کامیاب امیدوار کو مرکزی حکومت کی طرف سے ایک صداقت نامہ ملتا ہے۔

ان مدرسوں کے نصاب کا ایک خاکہ بھی ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

پہلی میقات

(۱) قومی زبان ہفتہ میں ۴۵ منٹ کے ۶ گھنٹے
(۲) حساب اور علم ہندسہ۔ ہفتہ میں ۴۵ منٹ کے ۶ گھنٹے۔ (۳) سماجی علوم (جغرافیہ تاریخ اور مدنیات) ہفتہ میں ۴۵ منٹ کے ۶ گھنٹے (۴) مطالعہ قدرت۔ ہفتہ میں ۴۵ منٹ کے ۶ گھنٹے (۵) موسیقی یا تربیت جسمانی۔ ہفتہ میں ۳۰ منٹ کے ۳ گھنٹے۔ امور خانہ داری (کھانا پکانا یا سینا پرونا) ہفتہ میں ۴۵ منٹ کے ۴ گھنٹے (۸) زراعت کا کام۔ ہفتہ میں ۶۰ منٹ کے ۶ گھنٹے (۹) حرفے اور دستکاریاں۔ ہفتہ میں ۶۰ منٹ کے ۶ گھنٹے۔

اس میقات میں کوشش یہ ہوتی ہے کہ طلباء کے اندر ان مضامین کی اچھی استعداد پیدا ہو جائے جو ابتدائی مدارس میں پڑھائے جاتے ہیں اس غرض کیلئے ان مضامین کی عام تعلیم بالخصوص قومی زبان حساب اور ہندسہ کی تعلیم پر کافی زور دیا جاتا ہے۔

دوسری میقات

(۱) قومی زبان ہفتہ میں ۴۵ منٹ کے ۵ گھنٹے (۲) حساب اور ہندسہ ہفتہ میں ۴۵ منٹ کے ۵ گھنٹے (۳) مطالعہ قدرت۔ ہفتہ میں ۴۵ منٹ کے ۵ گھنٹے (۴) سماجی علوم (جغرافیہ تاریخ و مدنیات) ہفتہ میں ۴۵ منٹ کے ۵ گھنٹے (۵) موسیقی و تربیت جسمانی۔ ہفتہ میں ۳۰ منٹ

کے ۶ گھنٹے (۶) علم تشریح، فزیالوجی اور اصول صحت۔ ہفتہ میں ۴۵ منٹ کے ۴ گھنٹے (۷) لکھنا اور ڈرائنگ۔ ہفتہ میں ۴۵ منٹ کے ۴ گھنٹے (۸) امور خانہ داری جس میں کھانا پکانا اور سینا پرونا شامل ہیں۔ ہفتہ میں ۴۵ منٹ کے ۴ گھنٹے۔ (۹) زراعت کا کام ہفتہ میں ۷۵ منٹ کے ۶ گھنٹے (۱۰) حرفے اور دستکاریاں۔ ہفتہ میں ۷۵ منٹ کے ۶ گھنٹے۔

تیسری میقات

(۱) قومی زبان۔ ہفتہ میں ۴۵ منٹ کے ۳ گھنٹے (۲) حساب و ہندسہ۔ ہفتہ میں ۴۵ منٹ کے ۳ گھنٹے۔ (۳) سماجی علوم (جغرافیہ تاریخ و مدنیات) ہفتہ میں ۴۵ منٹ کے ۳ گھنٹے (۴) موسیقی اور تربیت جسمانی۔ ہفتہ میں ۴۵ منٹ کے ۶ گھنٹے (۵) دیہی زندگی کا مطالعہ۔ ہفتہ میں ۳۰ منٹ کے ۳ گھنٹے (۶) بچوں کا مطالعہ اور اصول تعلیم۔ ہفتہ میں ۴۵ منٹ کے ۳ گھنٹے (۷) امور خانہ داری (لڑکیوں کے لئے) ہفتہ میں ۴۵ منٹ کے ۳ گھنٹے۔ (۸) زراعت کا کام۔ ہفتہ میں ۹۰ منٹ کے ۶ گھنٹے (۹) حرفے اور دستکاریاں۔ ہفتہ میں ۹۰ منٹ کے ۶ گھنٹے۔ (۱۰) پڑھنا لکھنا سکھانے کا طریقہ۔ ہفتہ میں ۴۵ منٹ کے ۶ گھنٹے (۱۱) گاؤں کے مدرسے کا مشاہدہ (باری باری سے)

چوتھی میقات

(۱) قومی زبان - ہفتہ میں ۴۵ منٹ کے ۳ گھنٹے
(۲) حساب و ہندسہ - ہفتہ میں ۴۵ منٹ کے ۳ گھنٹے
(۳) دیہات سدھار کا کام - ہفتہ میں ۴۵ منٹ کے ۳ گھنٹے۔
(۴) دیہی مدارس کا انتظام - ہفتہ میں ۴۵ منٹ کے ۳ گھنٹے (۵) پڑھانے کا طریقہ - ہفتہ میں ۴۵ منٹ کے ۳ گھنٹے (۶) امور خانہ داری (لڑکیوں کے لئے) ہفتہ میں ۴۵ منٹ کے ۲ گھنٹے (۷) موسیقی اور تربیت جسمانی - ہفتہ میں ۳۰ منٹ کے ۹ گھنٹے (۸) زراعت کا کام ہفتہ میں ۹۰ منٹ کے ۶ گھنٹے (۱۰) گاؤں کے مدرسے میں مشقی اسباق کا کام (باری باری سے)

ہدایت:- مدارس کے نگراں اپنے اپنے مدرسے کے حالات و ضروریات کے مطابق ان گھنٹوں میں ترمیم و تنسیخ کرسکتے ہیں بشرطیکہ اس سے تعلیم کے مجموعی اوقات میں کوئی کمی واقع نہ ہو۔

ان استادوں کے مدرسوں کے مقاصد میں ایک بڑا مقصد اپنے علاقے کی چھوٹی چھوٹی جماعتوں کو ملک کی عام ترقی کے ساتھ شریک کرنا ہے۔ اس غرض کے لئے ان مدرسوں کو اپنی بستی کے تمام مشاغل کی دیکھ بھال اور اس کے مرکزی مدرسہ کی امداد اور نگرانی بھی کرنی ہوتی ہے۔ یہ مدرسے اپنی طرف سے بھی بعض

بعض کام شروع کرتے ہیں۔

مرکزی حکومت کی طرف سے انھیں یہ بھی ہدایت ہوتی ہے کہ ہفتہ اور اتوار کے دن وہ شام کو یا رات میں بستی کے بالغوں کے لئے عام سائنس، زراعت، حرفہ اور امور خانہ داری کی تعلیم کا بھی انتظام کریں اور اس تعلیم میں استادوں کے مدرسے کے طلبا اور خود اساتذہ بھی حصہ لیا کریں۔

ان مدرسوں کے تمام تعلیمی کاموں اور استادوں کی تعلیم کے سلسلے میں بستی اور بستی کا مرکزی مدرسہ بطور معمل کے کام دیتا ہے جب تک کسی بستی میں کوئی مرکزی مدرسہ نہ ہو، اس وقت تک اس علاقے میں استادوں کا مدرسہ نہیں کھولا جاتا۔ عام طور سے اس میں استادوں کے مدرسہ ہی کے طلبا اپنے اساتذہ کی نگرانی میں تعلیم دیتے ہیں۔

بستی اور مدرسے کی اس زندگی میں ہونے والا استاد ان تمام باتوں کا نہ صرف مشاہدہ بلکہ عملی تجربہ بھی حاصل کرتا ہے، جو اسے اپنی آیندہ زندگی میں خود کرنی ہیں۔ مدرسے کے ارد گرد اور جو دیہی بستیاں اور قصبے ہیں ان میں وہ خانگی زندگی کی اصلاح، آبائی پیشوں اور حرفوں کو بہتر بنانے، صحت و تندرستی کا خیال، تفریح اور

زندگی کو خوشگوار بنانے کے تمام طریقے سیکھتے ہیں۔ ان مدرسوں کے
کاموں سے آس پاس کی تمام بستیوں اور علاقوں میں خوشی اور
امید کی ایک فضا نظر آتی ہے اور وہ لوگ خود بھی آپ اپنی اصلاح
کے کاموں میں لگ جاتے ہیں۔ اس قسم کی تعلیم سے مرکزی حکومت
کی رائے میں ایسے معلمین نکلیں گے جو بستی کے صحیح معنوں میں رہبر
اور خادم ہوں گے اور جو اپنی نظری اور عملی تعلیم سے بستی کے لوگوں
کو ملک کی عام ترقی اور بہبود کے کاموں میں شریک کر سکیں گے، اور
یہی میکسیکو کے ان سماجی مدرسوں کا سب سے بڑا مقصد ہے۔

استادوں کے یہ مدرسے ان استادوں کی تعلیم و تربیت کا کام
بھی انجام دیتے ہیں جو برسر ملازمت ہیں۔ وہ ان کے لئے وقتاً فوقتاً
چھوٹے چھوٹے امدادی نصاب دیتے رہتے ہیں، بالخصوص چھٹیوں
کے زمانے میں۔ ان نصابوں کی مدت۔ ۱ دن سے لے کر دو ہفتے
تک ہوتی ہے۔ اس مدت میں صرف ایسی چیزیں سکھائی جاتی ہیں
جو ان کی عام سماجی حالت اور پیشہ کی تعلیم کو بہتر بنا سکیں۔ اور
یہ نصاب باوجود مختصر ہونے کے ان کے لئے بہت مفید اور
زندگی بخش ثابت ہوتے ہیں۔

عمارت اور سامان عمارت اور سامان کے معاملے میں استادو

کے یہ مدرسے میکسیکو کے دیگر مدارس کی طرح نہایت سادہ اور بے تکلف ہوتے ہیں۔ وہ کسی طرح اپنی بستی یا حکومت پر بار نہیں ہوتے ان میں سے بعض تو پرانی عمارتوں اور معبدوں میں واقع ہیں ان مدرسوں سے ملحق زراعت کے لئے اکثر کافی زمینیں بھی ہوتی ہیں جو یا تو بستی کے لوگوں کا عطیہ ہوتی ہیں یا پھر حکومت کی طرف سے ملتی ہیں۔

مدرسہ کے کام کے لئے جب کوئی پرانی ٹوٹی پھوٹی عمارت منتخب کی جاتی ہے تو سب سے پہلے طلبہ اور اساتذہ مل کر بستی والوں کی مدد سے اسے درست کرتے ہیں اور اسے رہنے سہنے اور کام کرنے کے قابل بنا لیتے ہیں۔ اس میں بعض بعض وقت اچھے خاصے راج اور مزدوروں کے کام کی ضرورت پڑتی ہے جو وہ خود انجام دیتے ہیں اور اسکے کرنے میں ذرا نہیں جھجکتے۔ مدرسوں کے ساز و سامان بھی عموماً معمولی اور سیدھے سادے ہوتے ہیں اور بعض تو وہ خود مدرسہ کی اپنی کوششوں سے حاصل شدہ ہوتے ہیں لیکن مرکزی حکومت نے جگہ اور عمارت سے متعلق کچھ شرائط بھی مقرر کر دیئے ہیں جن کا ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ وہ لکھتے ہیں۔

"اس غرض سے کہ وہ اپنے مقاصد کو پورا کر سکیں، استادوں

کے مدرسوں کی عمارتیں ایسی جگہ بنائی جائیں جہاں سے کوئی نہ کوئی بڑی بستی قریب ہو۔ اس کے علاوہ ان کے قائم کرنے میں حسب ذیل باتوں کا بھی خیال رکھنا ضروری ہے۔

۱۔ چونکہ استادوں کے مدرسے لازمی طور پر اقامتی ہونگے اس لئے ان عمارتوں میں حسب ذیل باتوں کے لئے گنجائش ہونی چاہئے:۔

پڑھائی کے کمرے، اقامت گاہیں، غسل خانے، کھانے کے کمرے، باورچی خانے، پیشاب خانے، پاخانے وغیرہ۔

۲۔ مدرسہ سے ملحق اچھی قسم کی قابل زراعت اتنی زمین ہونی چاہئے جو باغبانی، سبزی، پھل اور عام فصلوں کی کاشت کیلئے کافی ہوسکے ایسی زمینوں کا رقبہ ۱۶ ایکڑ سے کم نہ ہونا چاہئے اور اگر اس علاقہ کی بارانی حالت قابل اطمینان نہ ہو تو آبپاشی کا بھی معقول انتظام ہونا چاہئے۔

۳۔ مدرسہ سے متعلق مکانات اتنے کافی ہوں کہ ان کاموں کے لئے گنجائش نکل سکے: حرفے اور دستکاریوں کے لئے کارگاہیں، گھریلو جانوروں کے پالنے کے لئے احاطے اور رہنے سہنے کے لئے مکانات۔

۴- استادوں کے مدرسے سے ملحق طلبا کے مشقی اسباق کے لئے ایک ابتدائی مدرسہ کا ہونا بھی ضروری ہے۔

اس کے بعد دو ایک استادوں کے مدرسوں کے حالات بھی درج کئے جاتے ہیں جن سے انکی زندگی اور کام کی صحیح کیفیت معلوم ہوسکے گی

شہر میکسیکو میں استادوں کی تعلیم کا ایک مدرسہ ہے۔ یہ مدرسہ تقریباً پچاس برس ہوئے قائم ہوا تھا شروع میں یہ نارمل اسکول کے نام سے تھا۔ بعد میں یہ قومی مدرسہ برائے تعلیم معلمین کے نام سے موسوم ہوا۔ اس مدرسہ سے ملحق نہایت خوبصورت عمارتیں، کھیل کے میدان، جمنازیم اور تالاب ہیں۔ اس مدرسے کا نصاب کل تین سال کا ہے جو ابتدائی اور ثانوی مدارس کے معلمین کی تعلیم کی غرض سے دیا جاتا ہے طلبا کی مجموعی تعداد ۰۰۰ کے قریب ہے جو نہایت احتیاط کے ساتھ انتخاب کر کے داخل کئے جاتے ہیں بعض بعض سالوں میں تین تین سو امیدواروں کی درخواستیں واپس کرنی پڑتی ہیں۔ داخلہ کی شرط کے لئے کم سے کم میٹرک ہونا ضروری ہے۔ اسکے بعد انکے متعدد ذہنی اور جسمانی امتحانات ہوتے ہیں۔ تمام نصاب تعلیم سے متعلق ہے پہلے سال طلبا شہر اور مضافات کے مدرسوں میں مشاہدہ کا کام کرتے ہیں دوسرے سال کچھ کچھ پڑھانے کے کام میں شریک ہونا شروع کرتے

ہیں اور تیسرے سال باقاعدہ طور پر مشقی اسباق دیتے ہیں۔ علاوہ بہت سے مدارس کے جو شہر اور مضافات میں قائم ہیں، وہ ایک کنڈرگارٹن یا بیت الاطفال میں بھی کام کرتے ہیں جو ایک نہایت اچھے درختوں کے کنج میں واقع ہے۔ اس میں بچے پھول، پتوں، پرندوں اور جانوروں کے ساتھ مل کر کھیلتے کودتے ہیں اور وہ سب کچھ حاصل کرتے ہیں جو انھیں حاصل کرنا چاہیئے۔

اس کے علاوہ ایک اور مدرسے کا حال سنیئے:۔ جوماوے (JAUMAVE) ریاست تمولی پس (Tamaulipas) میں ایک مقام ہے۔ جو ۱۹۱۰ء کے انقلاب کے بعد سے برابر جنگ و جدال کا مرکز رہا ہے۔ اس انقلاب نے وہ سب کچھ تباہ و برباد کر دیا جو انسانی ہاتھوں نے بنا رکھا تھا۔ یہاں کی ہر چیز اس تباہی و بربادی کا اپنی زبان حال سے نوحہ پڑھ رہی ہے۔ اگر کوئی چیز بچ رہی تھی تو وہ ایک بڑے دولت مند تعلقہ دار کا مکان تھا جو ایک عرصہ سے ویران پڑا تھا۔ اس کے اردگرد جو زمین تھی اس کا کچھ حصہ تو آس پاس کے رہنے والوں نے اپنے قبضہ میں کر لیا تھا جو بچ رہا تھا اسکی طرف کسی کی نظر بھی نہیں جاتی تھی جو اسے درست کر کے استعمال کے قابل بنائے۔ کچھ عرصہ گزرا مرکزی حکومت نے یہاں

مدرسین کی ایک جماعت بھیجی جو مبلغوں کی سی سرگرمی اور جوش عمل رکھتے تھے۔ ان مدرسین نے اس مکان اور اسکے اردگرد کی زمین کو صاف کرکے وہاں ایک استادوں کے مدرسے کی بنیاد ڈالی۔ انھوں نے یہاں آکر ان خادمانِ خلق کی طرح کام کرنا شروع کیا جو بغیر کسی مادی لالچ کے محض ایک مقصد کی خاطر کام کرتے ہیں۔ ان کے ہاتھ اگرچہ ہر طرح کے مادی وسائل سے خالی تھے، لیکن ان کے دل جوش عمل اور خلوص نیت سے لبریز تھے۔ انھوں نے سب سے پہلے اس مکان کو ازسرنو درست کرنا شروع کیا اور اس کے اردگرد کی زمین کو قابل کاشت بنانے میں لگ گئے۔ انھوں نے مختلف دستکاریوں کے لئے انتظامات کئے؛ جانوروں کے رکھنے کا بندوبست کیا اور انکے علاوہ سب سے بڑا جو کام کیا وہ یہ کہ بچوں کی تعلیم کا انتظام کیا۔ عام لوگوں نے اس وقت تک ان کے کاموں میں ہاتھ نہیں بٹایا جب تک کہ وہ انکی افادیت کے قایل نہیں ہوگئے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ ان مدرسین اور طلبا کی سرگرمی اور جوش عمل سے کوئی متنفس بھی اثر پذیر ہوئے بغیر نہیں رہا۔

کوئی ڈیڑھ سال کی مسلسل کوشش کے بعد اس وقت اس مدرسے کے پاس ٢٠ بیگھے قابل کاشت زمین ہوگئی ہے جس میں

مکا، نیشکر اور سبزی کی نہایت اچھی فصلیں ہوتی ہیں۔ اس میں بہی اخروٹ اور ناشپاتی وغیرہ کے پھل دار درخت بھی ہیں۔ مدرسہ کے طلبہ نے ایک طرح کی انجمن امداد باہمی بھی قایم کر لی ہے جس کے ماتحت بہت سے نفع بخش کام انجام پا رہے ہیں مثلاً کپڑا بننے کا کام، مرغیاں پالنا، گائے بکریاں اور سور رکھنا، کاشتکاری کا کام، روٹی اور نانی کے کام کی دکانیں۔ ان تمام شعبوں کی مالیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ اس وقت مدرسہ کے پاس ۴۰۰ مرغیاں، ۴۰ روڈ آئیلینڈ نسل کے مرغے، ۲۶۰ ایلن بری بطخیں، ۷۰ مرغیاں، ۵ گھوڑے، ۱۷ گائیں جن میں ۴ بڑی نسل کی اور ایک جرسی نسل کا سانڈ ہے، ایک ہولسٹائن نسل کی گائے اور ایک ایری شایر نسل کا سانڈ ہے۔ بکریوں میں ۴۴ ابڑی نسل کی، ۶۰۴ دوسری نسل کی اور ۵۰ بچے ہیں۔ یہ بچے مخلوط نوبین نسل کے ہیں۔ ان کے علاوہ ۴ خالص نسل کے نوبین بکرے بھی ہیں۔ ۳۲ سور جن میں سے بعض پولینڈ چائنا نسل کے ہیں۔ یہ سب مویشی مدرسہ کی انجمن امداد باہمی کی ملک ہیں۔ اس مدرسہ میں روٹی، دودھ اور گوشت کا جتنا خرچ ہوتا ہے وہ سب اسی انجمن سے پورا ہوتا ہے۔ اس وقت تک جو کچھ بھی پیداوار ہوتی ہے وہ سب مدرسہ میں ہی خرچ ہو جاتی ہے لیکن ان شعبوں میں آیندہ بہت کچھ ترقی ہونے کی امید ہے اور

ہمیں ان کی پیدا شدہ چیزوں کے لئے منڈی تلاش کرنی پڑے گی۔ ان بچوں اور استادوں کی محنت اور سرگرمی کو دیکھ کر یہ امید بندھتی ہے کہ ہم بہت جلد شاید حکومت کی امداد سے بے نیاز ہو جائیں۔ اور آپ اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کے قابل ہو جائیں۔ جب وہ دن آجائے گا اس وقت ہم حکومت کے محکمہ تعلیم سے مالی امداد کی نہیں بلکہ ہمت اور حوصلہ افزائی کی درخواست کریں گے۔

اس مدرسہ میں کل ۵۹ طالب علم ہیں جن میں سے ۵۰ کا خرچ محکمہ تعلیم برداشت کرتا ہے۔ بقیہ ۹ میں سے ۳ کا خرچ مدرسہ دیتا ہے اور ۶ خود برداشت کرتے ہیں۔ اس سال ۱۶ طلبا فارغ التحصیل ہوئے جن کے متعلق ڈائرکٹر کا بیان ہے کہ ان میں سے ہر ایک ایسی لکڑی سے بنا ہے جو رہنمائی و رہبری کے لئے سب سے موزوں ہے اور ان میں سے ہر ایک صرف بچوں کے پڑھانے ہی کی نہیں، بلکہ خدمت خلق کی بھی سب سے زیادہ اہلیت رکھتا ہے۔

ان مدرسوں میں طلبا ابتدائی مدرسہ کی چھٹی جماعت پاس کر کے آتے ہیں اور وہ دو یا تین سال تک جیسی صورت ہو، اس مدرسہ میں رہتے ہیں۔ وہ اپنے اس قیام کے دوران میں مختلف قسم کی دستکاریاں، زراعت، جانوروں کا پالنا اور مختلف کام سیکھتے

ہیں۔ طالبات امور خانہ داری سے متعلق کام سیکھتی ہیں۔

یہی نہیں بلکہ گرد و نواح کے علاقوں میں جا کر یہ طلبا اور طالبات اس قسم کے تمام کاموں کی مشق بھی کرتی ہیں مثلاً خانگی زندگی کی اصلاح کا کام صحت و تندرستی کے مسائل اور تفریحی مشاغل کی مشق۔ استادوں کے مدرسے کے ان کاموں سے ان بستیوں اور علاقوں کے لوگوں میں ایک روح پیدا ہو گئی ہے، اور انھیں اپنی آئندہ ترقی کی بہت کچھ امید بندھ گئی ہے۔ وہ خود اپنی ترقی کے کاموں میں آپ لگ گئے ہیں۔ یہ امر اس بات کا ثبوت ہے کہ ہر فارغ التحصیل استاد ایک نہایت اعلیٰ خادم خلق بھی ہوتا ہے۔

اس مدرسہ کے اساتذہ اور طلبا نے اس غیر آباد علاقہ کو ایک مدرسہ میں جس طرح تبدیل کر دیا، اس کے آس پاس کی بنجر زمینوں کو جس طرح لہلہاتی کھیتیاں بنا دیا، طلبا کے سیکھنے کے لئے فن زراعت کا ایک معمل کھڑا کر دیا، یہ وہ باتیں ہیں جو میکسیکو میں عام طور پہ پائی جاتی ہیں۔ اسی طریقہ کار کا نتیجہ ہے کہ باوجود مالی وسائل کی دشواریوں کے اس قلیل مدت میں اتنے مدرسے اور تعلیم گاہیں کھل گئی ہیں۔

میکسیکو کے اندر اسپین کے زمانہ حکومت میں بہت سی خانقاہیں

اور گرجے بنے تھے، جن میں سے بعض نہایت اعلیٰ قسم کے فن تعمیر اور آرٹ کے نمونے تھے۔ یہ خانقاہیں اور گرجے عموماً اس زمانہ میں دولت و ثروت اور تہذیب و تمدن کا مرکز تھے۔ اگرچہ امتداد زمانہ اور انقلابات روزگار کی وجہ سے ان کا حال بہت خراب ہو گیا تھا اور اکثر صورتوں میں ان کی صرف دیواریں ہی دیواریں باقی رہ گئی تھیں، پھر بھی ان میں سے جو کام کے لئے مناسب اور موزوں خیال کئے گئے، وہ ان مدرسوں کی شکل میں تبدیل کر لئے گئے۔ اس سے نہ صرف یہ ہوا کہ مدرسوں کے لئے عمارت کا خرچ بچ گیا، بلکہ بعض بعض صورتوں میں آرٹ اور فن تعمیر کے اچھے اچھے نمونے بھی تباہی سے بچا لئے گئے جن کی حفاظت کی اور کوئی صورت نہ تھی۔ اس کی ایک بہترین مثال اوکٹے پک (OXTE PEC) کی خانقاہ ہے، جو ۱۳۴۲ء میں تعمیر کی گئی تھی۔ اس خانقاہ کی چھتوں اور دیواروں پر قدیم اسپینی طرز کی نقاشی کی گئی ہے۔ امتداد زمانہ کے ہاتھوں وہ سب مٹ مٹا گئی تھیں، لیکن اب اس سلسلہ میں انھیں از سر نو بے نقاب کیا گیا۔ جہاں جہاں ان نقاشوں کے آثار بالکل محو ہو گئے تھے انھیں دوبارہ بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

ان پرانی تاریخی عمارتوں کی از سر نو تعمیر و تکمیل جو کسی زمانہ میں

خانقاہیں، گرجے یا جاگیرداروں کے مکانات تھے اور پھر ان میں بعض جدید ضروریات کی چیزیں مہیا کرنا مثلاً نہانے کے تالاب، کھیل کے میدان وغیرہ۔ یہ سب بغیر پیسوں یا تھوڑے پیسوں سے اساتذہ اور طلبا کی محنتوں سے بنیں جو بجائے خود میکسیکو کے تعلیمی پروگرام کا ایک نہایت اہم جزو ہے۔ بچوں اور استادوں کے یہ مدرسے جوش عمل، سرگرمی کار اور ارادے کی پختگی کے عملی نمونے ہیں جن میں روپے پیسے اور اثر و رسوخ کا بہت کم دخل ہے۔ اگرچہ ان کی عمارتیں سادہ اور سامان معمولی ہوتے ہیں لیکن پھر بھی اس کے پیچھے وہ روح کارفرما نظر آتی ہے جو اپنی جلوہ گری کے لئے تمام مادی وسائل سے بالکل بے نیاز ہوتی ہے۔

استادوں کے ان مدرسوں کی تعداد اس قدر کم ہے کہ وہ ان دیہی مدارس کی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتے ہیں، جو ایک ہزار سالانہ کی رفتار سے بڑھ رہے ہیں۔ سردست کوشش یہ ہے کہ کم سے کم ہر صوبہ اور علاقے میں ایک اچھا استادوں کا مدرسہ ہو جائے۔ اور جو مدرسے اس وقت قائم ہیں وہ اپنے وجود کو زیادہ سے زیادہ کارآمد اور مفید بنا سکیں۔

پانچواں باب

محکمۂ تعلیم

گزشتہ صفحات میں یہ ذکر آچکا ہے کہ تمام دیہی مدارس مرکزی حکومت کی طرف سے قایم کئے جاتے ہیں اور حکومت ہی کی طرف سے ان کی نگرانی اور دیکھ بھال بھی ہوتی ہے۔ مرکزی حکومت کے یہ تمام کام ایک محکمۂ تعلیم کے ذمے ہوتے ہیں جس کا افسر اس کابینہ کا اسی طرح رکن ہوتا ہے جس طرح اور محکموں کے افسران ہوتے ہیں۔ اس افسر اعلیٰ کا تقرر صدر جمہور یہ براہ راست خود کرتا ہے۔

سنہ ۱۹۲۱ء تک میکسیکو میں تعلیم ہر ریاست کا اپنا فریضہ تھی۔ ۲۸ ریاستوں میں سے ہر ایک ریاست کا اپنا اپنا نظام تعلیم تھا بعض

ایسے اضلاع یا علاقے تھے جو براہ راست مرکزی حکومت کے ماتحت تھے، ان کی تعلیم کا انتظام مرکزی حکومت کرتی تھی۔ اوبرے گون (OBREGON) کی صدارت کے زمانے میں مرکزی حکومت کے دستور اساسی میں تبدیلی ہوئی اور اس وقت سے تعلیم کا تمام انتظام اور اس کی نگرانی مرکزی حکومت کے ہاتھ میں آگئی۔ عام طور سے دیکھا جائے تو مرکزی حکومت نے ایسی جگہوں میں اپنے مدارس قایم کئے ہیں جہاں ریاستی حکومتیں کچھ کرنے سے قاصر رہی ہیں اور اس وقت ایک طرح سے کل تین جماعتیں ہیں جو ملک میں تعلیم کا کام انجام دے رہی ہیں۔ ایک مرکزی حکومت، دوسرے ریاستی حکومتیں اور تیسرے میونسپل ادارے اور ان تینوں جماعتوں کے کام میں باہم کوئی تصادم اور تکرار نہیں ہے۔ لیکن گذشتہ چند سالوں سے مرکزی حکومت کے مدارس کی تعداد روز بہ روز بڑھتی جارہی ہے اور اس وقت ریاستوں کے قائم کئے ہوئے مدرسوں سے ان کی تعداد کئی ہزار زیادہ ہے اور اپنے طریقہ تعلیم، نصاب اور انتظام میں بھی وہ ریاستوں کے مدرسوں سے بہت آگے ہیں

مرکزی محکمۂ تعلیم کا دفتر کل ۲۶ شعبوں پر مشتمل ہے جن میں سے ہر ایک شعبہ حکومت کے قائم کردہ مدرسوں کے کسی نہ کسی کام سے

متعلق ہے۔ اسی طرح سکریٹری کے ماتحت جو تعلیمات کا سب سے بڑا افسر ہوتا ہے، ۷ بڑے بڑے شعبے اور ۸ چھوٹے چھوٹے شعبے ہیں ان بڑے بڑے شعبوں میں ایک ابتدائی تعلیم اور استادوں کی تعلیم کا شعبہ ہے، ایک دیہی مدارس کا شعبہ ہے، ایک صنعتی تعلیم کا ہے اور اسی طرح دوسرے شعبے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے شعبوں میں ایک تمدنی مبلغین کا شعبہ ہے، ایک ثانوی تعلیم کا، ایک ریڈیو کے ذریعہ تعلیم کا اور اسی طرح کے چند اور۔ ان مختلف شعبوں کے نام ان سے متعلقہ کاموں کی بنیاد پر ہوتے ہیں۔ اور ان میں سے بعض بعض شعبوں کے نام ان کی سماجی اور قومی ضروریات کے لحاظ سے خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ مثلاً چھوٹے چھوٹے شعبوں میں ایک تمدنی مبلغین کا شعبہ جو قومی وحدت پیدا کرنے میں بہت بڑا حصہ رکھتا ہے اسی طرح ایک آثار قدیمہ کا شعبہ ہے جو بچوں میں قومی افتخار پیدا کرنے میں بہت مدد دیتا ہے۔ اسی طرح ایک اعداد و شمار کا شعبہ ہے جو طلباء کی حاضری اور ان کی قومیت کے بارے میں صحیح اندراجات رکھتا ہے۔

اسی کے ساتھ اخراجات کا مختصر ذکر بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا چونکہ ہمیں یہاں صرف ابتدائی تعلیم، استادوں کی تعلیم، دیہی تعلیم

ثانوی اور صنعتی تعلیم سے بحث ہے، اس لئے ہم ان ہی شعبوں کے اخراجات کے اعداد و شمار دیتے ہیں ۱۹۲۸ء کی رپورٹ کے لحاظ سے اس محکمہ کے کل سرمایہ کا ۱۷ فیصدی حصہ ان شعبوں پر بتفصیل ذیل خرچ ہوتا تھا۔ ابتدائی اور استادوں کی تعلیم پر ۳۹ فیصد، دیہی مدارس پر ۱۷ فیصد صنعتی پروگرام پر گیارہ فیصد اور ثانوی تعلیم پر ۴ فیصد۔

محکمہ تعلیم کا دفتر حکومت کے اور دفاتر کی طرح خاص شہر کے اندر ایک نہایت شاندار اور وسیع عمارت میں واقع ہے جو خاص اسی غرض کے لئے بنائی گئی ہے۔ مرکزی حکومت کی چند خاص اور بڑی عمارتوں میں سب سے اہم اور دلچسپ عمارت ہے اور اس وجہ سے یہ عام لوگوں کی توجہ کا مرکز بن گئی ہے۔ یہ ایک وسیع صحن کے چاروں طرف بنی ہوئی ہے اور اس کے برآمدوں کی دیواروں پر صحن کے چاروں طرف میکسیکو کے مشہور آرٹسٹ ڈیگوریورا (DIEGO RIVERA) کی بنائی ہوئی تصویریں ہیں۔ یہ تصویریں تمام تر ۱۹۱۰ء کے انقلاب سے تعلق رکھتی ہیں۔ عمارت کے بیچ کا صحن تقریبوں اور ڈراموں کے لئے استعمال ہوتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس عمارت کی لوگوں کے نزدیک کیا حیثیت ہے،

جب بچوں کا کوئی ڈراما کرنا ہوتا ہے، یا دیہی ناچ دکھانا مقصود ہوتا ہے، اُس وقت اس صحن کا استعمال ہوتا ہے۔ یہ صحن میکسیکو کے تمام مدارس کیلئے کھلا ہوتا ہے اور اس وجہ سے اس کو ایک مرکزی حیثیت حاصل ہوگئی ہے۔ اس عمارت میں تمام مدارس کے حرفے اور آرٹ کے کاموں کی ایک مستقل نمائش بھی ہے جو ہر وقت لوگوں کی مرکز توجہ بنی رہتی ہے۔

انتظام اور نگرانی مرکزی حکومت کے ماتحت جو دیہی مدارس ہیں وہ حقیقت میں ایک خاص شعبہ کے ماتحت ہیں جو دیہی مدارس اور تمدنی مبلغین کا شعبہ کہلاتا ہے یہ مدارس براہِ راست ایک ڈائرکٹر کے ماتحت ہوتے ہیں جس کا تقرر سکریٹری تعلیمات کرتا ہے۔ اس محکمہ کا دفتر اسی مرکزی عمارت میں ہوتا ہے جس میں اور بہت سے مددگار افسران بھی کام کرتے ہیں جن کا براہِ راست ڈائرکٹر سے تعلق ہوتا ہے۔ ڈائرکٹر کا اور محکموں سے بھی سابقہ رہتا ہے جن کا ان مدرسوں کے کام سے بالواسطہ تعلق ہوتا ہے۔ یہ محکمے جنکا آپس میں ایک دوسرے سے تعلق ہوتا ہے، ابتدائی اور اُستادوں کی تعلیم کے محکمے ہیں اور پھر ان کے علاوہ محکمہ حفظانِ صحت اور زراعت بھی ہیں ان دیہی مدرسوں کا قیام ریاست اور اضلاع میں مرکزی حکومت

کے مقرر کردہ افسروں کے توسط سے ہوتا ہے۔ ہر ریاست میں مرکزی حکومت کی طرف سے ایک افسر ہوتا ہے جو ان مدرسوں کی عام نگرانی کا کام انجام دیتا ہے۔ ریاست میں متعدد اضلاع ہوتے ہیں جن میں سے ہر ایک میں مرکزی حکومت کا ایک افسر ہوتا ہے جو اس ضلع کے تمام مدارس کا نگراں ہوتا ہے۔ ریاست کے ڈائرکٹروں کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ اضلاع کے نگرانوں کے کام میں وحدت اور یک جہتی پیدا کریں۔ اسی طرح مرکزی افسروں کا یہ بھی کام ہوتا ہے کہ وہ ریاست کے نگرانوں اور تمدنی مبلغین کے ذریعہ ان مدرسوں کے کاموں کو اور بہتر بنائیں۔ اس طرح ان میں باہم ایک تسلسل اور وحدت قایم ہو جاتی ہے۔

ضلع کا نگراں اپنے ضلع کے اندر مرکزی حکومت کا نمائندہ ہوتا ہے اور اس ضلع کے تمام مدرسوں کے کام کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اس حیثیت سے اس کے اختیارات بہت وسیع ہوتے ہیں اور اسے اپنے نگراں افسروں کا پورا اعتماد حاصل ہوتا ہے اور اپنے ضلع کے اندر مدرسوں کے معاملات میں پوری آزادی ہوتی ہے۔ وہ استادوں کے انتخاب اور تقرر کا ذمہ دار ہوتا ہے اور خاص وجوہ پر وہ انھیں معزول بھی کر سکتا ہے۔ وہ استادوں کی مدد سے مدرسوں اور بستی

کے اندر منصوبے چلانے کا بھی ذمہ دار ہوتا ہے اسکی کامیابی کا انحصار سب سے زیادہ اس پر ہے کہ وہ مدرسہ کی مجلس تعلیم کے ساتھ ملکر کام کر سکے۔ مدرسہ اور بستی کے اندر تعلق اور وحدت پیدا کرنا مرکزی حکومت کے تعلیمی پروگرام کا سب سے اہم مقصد ہے اور اس حیثیت سے یہ ضلع کے نگراں کی سب سے بڑی ذمہ داری ہوتی ہے۔ وہ ریاست کے نگراں کو جو مرکزی حکومت کی طرف سے مقرر ہوتا ہے، وقتاً فوقتاً اسکی اطلاع دیتا رہتا ہے اور وہ ایسی تمام اطلاعوں کو جو مختلف اضلاع سے آتی ہیں، مرکزی دفتر میں بھیج دیتا ہے۔

ان نگرانوں پر انتظامی ذمہ داریاں بہت کم ہوتی ہیں۔ اسکی بڑی وجہ شاید یہ ہے کہ ان مدارس کی عمارتیں اور دوسرے سامان بہت سیدھے سادے ہوتے ہیں اور مدرسے سے متعلق بستی اور مرکزی حکومت کے درمیان فرائض کی تقسیم بہت صاف اور واضح ہوتی ہے بستی کے لوگ عمارتیں اور سامان مہیا کرتے ہیں اور مرکزی حکومت درسی کتابیں اور استادوں کی تنخواہیں دیتی ہے۔ دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ مدرسین کو اپنے تجربات کی بنا پر اپنے پروگرام کے بنانے کی پوری اجازت ہوتی ہے اور ان نگرانوں کے ذمہ یہ کام نہیں ہوتا کہ وہ انھیں بنے تلے پروگرام پیش کرتے رہیں۔ مدرسے اور بستی کے اندر اکثر منصوبے چلانے کا کام مدرسین کے ذمہ ہوتا

ہے، اس لئے بھی وہ اس قسم کی انتظامی ذمہ داریوں سے بری ہوتا ہے۔ نگراں کا سب سے بڑا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ ان مدرسوں کی تعلیمی حالت کی نگرانی رکھے اور مدرسین کی ان کاموں میں رہنمائی کرے۔

اضلاع کی تقسیم رقبہ اور مدارس کی تعداد کے لحاظ سے ایسی مناسب ہوتی ہے کہ تعلیم کی نگرانی کا کام اچھا ہو سکے۔ اس سے نہ صرف نگراں کے لئے معائنہ کرنے میں سہولت ہوتی ہے بلکہ یہ بھی ممکن ہوتا ہے کہ وہ استادوں کے ساتھ مل جل بھی سکتا ہے اور ان کے چھوٹے چھوٹے مشاورتی جلسے کرتا رہتا ہے۔

ضلع کا نگراں ان سالانہ نصابوں میں استادوں کی حاضری اور ان سے فائدہ اٹھانے کا بھی ذمہ دار ہوتا ہے جو تمدنی مبلغوں کی جماعتیں آکر دیا کرتی ہیں۔ نیز وہ انکی سفارشوں اور نئی نئی باتوں پر عمل درآمد کا بھی ذمہ دار ہوتا ہے جو اگلے سال کے لئے بتائی جاتی ہیں۔

نگرانی کا ایک بہت اچھا ذریعہ مشاہدہ کے وہ مدارس بھی ہیں جو ہر ریاست میں قائم ہوتے ہیں۔ یہ مدارس اگرچہ تجربی اغراض سے قایم کئے جاتے ہیں لیکن ان کا بڑا مقصد مرکزی اور ریاستی مدرسوں کیلئے بطور نمونہ کے کام دینا ہے، جہاں طرح طرح کے طریقے عمل میں آتے رہتے ہیں۔ یہ مدرسے مرکزی حکومت کیطرف سے ریاست کے ڈائرکٹروں

کی نگرانی میں کام کرتے ہیں۔

ایک ضلع میں نگراں کا جو کام ہوتا ہے اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ باقی اضلاع میں کیا ہوتا ہوگا۔ گو بہت حد تک مقامی اختلافات کا خیال بھی رکھا جاتا ہے، پھر بھی ان کا سب سے بڑا کام تعلیم کی اصلاح اور درستی ہے۔ وہ تین باتوں کی طرف خاص طور سے توجہ دلاتا ہے، وہ اچھے طریقۂ تعلیم، مدرسہ کے بہتر انتظام اور بچوں کی ترقی کی رپورٹ سے متعلق ہوتی ہیں۔ وہ ہفتہ میں تین دن تو مختلف حصوں میں استادوں کے مشاورتی جلسوں میں صرف کرتا ہے اور بقیہ تین دن مدرسوں کے دیکھنے میں۔ دفتر سے متعلق کاروباری اور انتظامی کام اس کے ذمہ بہت تھوڑا ہوتا ہے اور جو ہوتا بھی ہے وہ یا تو شام کو کر لیتا ہے یا چھٹی کے دن۔ مدرسوں میں عموماً ۶ دن کا ہفتہ ہوتا ہے اور تمام مدارس کے مدرسین اپنے کو مختلف جماعتوں میں اس طرح تقسیم کر لیتے ہیں کہ نگراں ضلع ہفتہ میں ایک دن ہر جماعت کو دے سکے۔ یہ جلسے پورے دن کے ہوتے ہیں۔ ان جلسوں میں سب سے پہلے ایک استاد کوئی نمونہ کا سبق دیتا ہے جس میں دوسرے مدرسین بھی شریک ہوتے ہیں۔ سبق کے ختم پر تمام استاد نکتہ چینی کرتے اور سبق کو بہتر بنانے کی تجویزیں پیش کرتے ہیں۔ بعض وقت سبق کسی نئے طریقہ

یا اصول کو پیش کرنے کے لئے دیا جاتا ہے جس کے لئے عموماً یا تو نگران ضلع خود سبق دیتا ہے یا کسی اچھے استاد کو اس کے لئے منتخب کرتا ہے سبق کے ختم پر نہایت آزادی سے بحث و تنقید ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ دوسرے مسائل جو جلسے میں پیش ہوتے ہیں، وہ بچوں کی تعلیمی کیفیت یا درس و تدریس سے متعلق ہوتے ہیں۔ ان جلسوں میں بستی کے اصلاحی کاموں سے متعلق مسائل بھی آتے ہیں۔ علاوہ اسکے ایک گھنٹہ استادوں کی تنظیم سے متعلق دیا جاتا ہے جس میں انکی تنخواہ اوقات کارکردگی اور اس قسم کے دوسرے مسائل پر بحث ہوتی ہے یہ حصہ نگران ضلع کی سرپرستی میں نہیں بلکہ خود استادوں کی انجمن کے زیر اہتمام انجام پاتا ہے۔

دوسرے شعبے محکمہ تعلیمات سے متعلق بعض اور بھی شعبے ہیں مثلاً فنون لطیفہ، نفسیاتی تعلیم، مدرسی کتب خانے، ریڈیو کے ذریعہ تعلیم۔ ان میں سے ہر شعبہ دیہی مدارس کے محکمہ کو تمام ضروری امداد دیتا ہے محکمہ تعلیمات کے بعض بڑے شعبوں یعنی ابتدائی استادوں کی تعلیم اور شہری مبلغین سے جو مدد دیہی مدارس کو پہنچتی رہتی ہے اس کا تذکرہ ابھی اوپر آچکا ہے۔ اول الذکر شعبہ علاوہ مقامی مدارس کی امداد کے ان ابتدائی مدارس کی عام نگرانی کا کام بھی انجام دیتا ہے، جو

مرکزی حکومت کے نگرانوں کے ماتحت ہوتے ہیں۔ نیز گرمی کے زمانہ میں استادوں کے لئے جو امادی نصاب دیئے جاتے ہیں، وہ ان کی نگرانی بھی کرتا ہے۔

فنون لطیفہ کا شعبہ، موسیقی، تربیت جسمانی، آرٹ اور حرفہ وغیرہ کی تعلیم کا انتظام اور انکی نگرانی کرتا ہے۔ اس شعبہ کی طرف سے لوگوں کیلئے موسیقی کے مدارس شبینہ قایم کئے جاتے ہیں جن میں دن بھر کے تھکے ہارے مزدوروں کے لئے گانے بجانے اور دوسرے تفریحی مشاغل سکھانے کا انتظام ہوتا ہے۔ اسی کی طرف سے پارکوں اور دوسری کھلی جگہوں میں تفریحات کی محفلیں بھی منعقد ہوتی ہیں۔ آرٹ اور فنون لطیفہ کا شعبہ نقاشی سکھانے کیلئے کھلی ہوا کا مدرسہ قایم کرتا ہے۔ یہ دیہی مدارس کے شعبہ کو ان کی تقریبات اور تفریحات میں آرایش و زیبایش سے متعلق ہر قسم کے کام میں مدد دیتا ہے۔

تہذیب نفس اور دماغی اصلاح کا شعبہ بچوں کی جسمانی اور دماغی تربیت کا کام انجام دیتا ہے۔ اس کے ماتحت تمام بچوں کا ایک ذہنی امتحان ہوتا ہے، اس کے نتائج کے اعتبار سے انکی تقسیم کی جاتی ہے اور پھر اس کے مطابق طریقہ تعلیم اور دوسری باتیں اختیار کی جاتی ہیں۔

بچوں کی عام صحت جسمانی کے خیال سے یہ محکمہ شفاخانے قائم کرتا ہے۔

اور بچوں کے طبی معائنے کا انتظام کرتا ہے۔ نیز مدرسے کی عمارتیں، انکے کھیل کود کی جگہیں اور سامان وغیرہ کی بھی دیکھ بھال رکھتا ہے۔ سینکڑوں ہزاروں بچوں کو جن کی غذائی کمی کی بناپر صحتیں خراب رہتی ہیں، ان کے لئے کسی نہ کسی قسم کے ناشتہ اور کھانے پینے کا انتظام کرتا ہے۔

مدرسی کتب خانوں کا شعبہ مدرسوں اور بستیوں میں کتب خانے قایم کرتا ہے۔ یہ خط وکتابت کے ذریعہ کتب خانے کی فنی تعلیم کا انتظام بھی کرتا ہے۔ اس کے ماتحت محکمۂ تعلیمات میں ایک بہت اچھا کتب خانہ بھی رہتا ہے۔ نیز یہ استادوں کے لئے ہر ضلع میں چھوٹے چھوٹے کتب خانے بھی رکھتا ہے۔ بستیوں کے اندر کتب خانوں کا انتظام اس کا سب سے اہم کام ہے۔ اس کے سامنے سب سے بڑا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہر دیہی مدرسہ میں ایک ایسا کتب خانہ ہو جو مدرسہ کے اساتذہ اور بستی کے لوگ دونوں کے لئے مفید اور کارآمد ہو سکے۔

ریڈیو کے ذریعے تعلیم کا شعبہ مدرسہ اور بستی دونوں کے لئے عام تعلیم کا انتظام کرتا ہے۔ مدرسوں کے لئے اس کے پروگرام میں قصے کہانیاں، گانے، کھیل اور تفریح کی چیزیں ہوتی ہیں۔ دیہی مدرسین کے لئے ریڈیو کے ذریعے خاص نصاب دیئے جاتے ہیں۔ اس نصاب کا مقصد انکی تمدنی اور معاشی حالت کو بہتر بنانا ہوتا ہے۔

محکمۂ تعلیمات کے یہ شعبے بالخصوص دیہی تعلیم کا شعبہ بجائے اس کے کہ لوگوں کے سامنے ایک تیا تلا پروگرام پیش کرے، وہ ان میں اس سے زیادہ ذہنی تحریک پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ ریاستوں کی طرف سے جو تعلیمی کمی رہ گئی ہے، وہ اس طرح سے پوری کی جائے اور لوگوں کے تمدنی معیار کو جہاں تک ہو سکے، بلند کیا جائے۔

چھٹا باب

ثانوی مدارس

مرکزی حکومت کے نئے تعلیمی پروگرام میں یہ بھی داخل ہے کہ تمام بچوں کو ثانوی تعلیم بھی دی جائے، چنانچہ اس وقت ثانوی مدرسے حکومت کے تعلیمی نظام کے ایک جزو کی حیثیت سے تمام بڑے بڑے شہروں میں قایم ہیں۔

۱۹۱۷ء سے پہلے ثانوی تعلیم بعض پیشہ ورانہ تعلیم کی تیاری کیلئے دی جاتی تھی۔ اُس وقت عام عقیدہ یہ تھا کہ ثانوی تعلیم صرف امراء اور خوش حال لوگوں کے لئے ہے۔ چنانچہ اس لحاظ سے میکسیکو کی نیشنل یونیورسٹی میں پنج سالہ نصاب کی ایک علیحدہ منزل تھی، جو تیاری کا مدرسہ کہلاتا تھا۔ اس مدرسے میں جو تعلیم ہوتی تھی وہ تمام

ضروری اور علمی تھی۔ پڑھانیوالے مختلف پیشہ ور لوگوں میں سے ہوتے تھے۔ ان کے پڑھانے کا طریقہ تقریر کے ذریعہ تھا اور بیشتر اپنے پیشے اور کاروبار سے متعلق ایک یا دو گھنٹے پڑھا دیا کرتے تھے لیکن تعلیم موجودہ ضروریات کے لحاظ سے بالکل ناکافی تھی۔

۱۹۱۷ء کے بعد سے ثانوی تعلیم کے مقاصد میں رفتہ رفتہ تبدیلی واقع ہوئی اور ماہرین تعلیم یہ خیال کرنے لگے کہ اگر جمہوریت تعلیم کے ذریعہ قائم کرنی ہے، تو ثانوی مدارس کی سہولتیں ملک کے تمام بچوں کیلئے یکساں ہونی چاہئیں۔ ان کا یہ بھی خیال ہے کہ ثانوی مدارس کی تعلیم کا دائرہ اور وسیع ہونا چاہئے اور اسے طلبا کو زندگی کے لئے اور زندگی کے تمام مشاغل کے لئے تیار کرنا چاہئے نہ کہ صرف چند بڑے بڑے پیشوں کے لئے۔

باوجود اس تبدیلی خیال کے ۱۹۲۳ء تک نیشنل یونیورسٹی کا یہ تیاری کا مدرسہ میکسیکو میں واحد ثانوی مدرسہ تھا، باہر اس کے علاوہ اسی قسم کے مدرسے دوسری ریاستوں اور علاقوں میں تھے۔ ان مدرسوں میں ثانوی اور اعلیٰ دونوں معیار کے نصاب پڑھا جاتے تھے، لیکن ان میں باہم کوئی فرق اور امتیاز نہ ہوتا تھا۔ ان جماعتوں میں جو نصاب پڑھایا جاتا تھا وہ اب بھی نیشنل یونیورسٹی کی پیشہ وارانہ تعلیم

کی تیاری کے لئے ہوتا تھا۔

ثانوی تعلیم کی دوبارہ تنظیم

سنہ ۱۹۲۶ء میں بعض اہم تبدیلیاں واقع ہوئیں۔ محکمہ تعلیم میں ایک شعبہ ثانوی تعلیم کے نام سے وجود میں آیا اور اس نے تمام ملک کے اندر ثانوی تعلیم کی اصلاح اور توسیع کا کام شروع کر دیا۔ سنہ جمہوریہ کی طرف سے ایک اعلان شائع ہوا جس کی رو سے تمام ایسے مدارس جو محکمۂ تعلیم کی شرائط پوری کر سکیں، مرکزی نظام تعلیم کا جزو بنا دیئے گئے۔ اس اعلان سے ثانوی مدارس کا ایک معیار قائم ہو گیا اور نجی مدارس کے قیام اور طلبا کے لئے اس معیار کی تکمیل کا عام دروازہ کھل گیا۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ نیشنل یونیورسٹی کا ثانوی مدرسہ ظاہری اور باطنی دونوں حیثیتوں سے از سر نو بدل گیا۔ اس کے ابتدائی تین سال بالکل علیحدہ کر لئے گئے اور اسے عام تعلیم کا ایک جزو بنا دیا گیا۔ آخر کے دو سال علی حالہ باقی رکھے گئے اور ان سے نئے طرز کا تیاری کا مدرسہ بنایا گیا جو نیشنل یونیورسٹی کے جزو کی حیثیت سے کام کرتا رہا۔ اس منزل میں جو نصاب پڑھایا جاتا تھا اس سے یونیورسٹی کے داخلہ میں بڑی مدد ملتی تھی۔ بعض اوقات ضرورت کے مطابق دو سال کی مدت کو بڑھا کر تین سال بھی کر دیا جاتا ہے۔

اس منزل کے اساتذہ اب بھی باہر کے اشخاص ہوتے ہیں، جو

صرف جزوی طور پر کام کرتے ہیں اور صرف ان ہی اوقات کا انھیں مدرسہ کی طرف سے معاوضہ ملتا ہے، یہ محض کفایت کے خیال سے کیا جاتا ہے ثانوی مدرسے کے استادوں کی تنخواہیں دیہی مدرسوں سے کہیں زیادہ ہوتی ہیں بعض بعض صورتوں میں تو یہ چھ گنی اور دس گنی ہوتی ہیں۔ ان مدرسوں میں کچھ ساز وسامان بھی ہوتا ہے، اس لئے ان کا خرچ زیادہ ہوتا ہے بہت سے لوگ ان مدارس کے ان کے کام کی بنیاد پر قایل ہیں اور بعض اس حیثیت سے کہ سائنسداں، اہلِ پیشہ اور کاروباری لوگ طلبار کو زندگی کے مختلف شعبوں کے مسائل سے روشناس کراتے ہیں۔ ان کا خیال یہ بھی ہے کہ ان مدارس میں نظری حیثیت سے زیادہ مسائل کے عملی پہلو پر توجہ دیجاتی ہے۔

نئے ثانوی مدرسے

نئے ثانوی مدرسے جو ابھی حال میں کھلے ہیں، مرکزی نظام تعلیم کا ایک جزو ہیں۔ انکے قیام کے وجوہ جو اراکین حکمۂ تعلیم نے بیان کیے ہیں، تین ہیں۔ ایک وجہ تو یہ ہے کہ اس منزل میں بچے عمر کے ایسے حصے میں پہنچ جاتے ہیں جسے عنفوانِ شباب کا زمانہ کہتے ہیں اور جس کا تعلیم میں خیال رکھنا بہت ضروری ہے، دوسرے یہ کہ اس عمر میں طلباء کی انفرادی صلاحیتوں کا خیال رکھنا بھی لازمی ہے اور تیسرے یہ کہ ثانوی تعلیم ملک کے سب بچوں کیلئے عام ہونی چاہیئے۔

ان ثانوی مدرسوں کا نصاب چھ سال کی ابتدائی تعلیم ختم کرنیکے بعد تین سال کا ہوتا ہے۔ ان مدرسوں کے نصاب کے انتخاب میں کچھ تو اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ بعد کی زندگی میں وہ جو پیشہ یا کام اختیار کرنے والے ہیں، انھیں اس سے کچھ واقفیت ہو جاتے۔ دوسرے یہ کہ ان کا دائرۂ عمل زیادہ وسیع اور جمہور پسندانہ ہو جائے، تیسرے یہ کہ وہ مضامین کی تعلیم مشاغل کے ذریعے دیں، چوتھے یہ کہ ان میں سماجی علوم کی تعلیم پر زیادہ توجہ دی جاتے اور پانچویں یہ کہ ان کے تمام نصاب میں سماجی زندگی کی شرکت پر زور دیا جائے۔ ان تین سالہ نصاب کے ختم پر وہ تیاری کے مدرسوں کے داخلہ کی تمام شرطیں پوری کر لیتے ہیں۔

ان مدرسوں کی تعداد اور ان میں طلبار کا داخلہ روز بروز بڑھ رہا ہے جس سے ان کی عام مقبولیت کا پتہ چلتا ہے۔ صرف میکسیکو شہر میں ان کی تعداد ۱۹۲۶ء میں جہاں صرف ایک تھی، ۱۹۳۱ء میں آٹھ ہو گئی اور اس طرح کل طلبار کی تعداد تین ہزار سے ساڑھے دس ہزار تک پہنچ گئی۔ جگہ کی قلت کی وجہ سے بہت سے نئے داخلوں کے لئے انکار کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح کے مدرسے میکسیکو کے علاوہ اور بڑے بڑے شہروں میں بھی کھلے ہیں جہاں طلبا کی کثرت کی ایسی ہی کیفیتیں ہیں۔ ثانوی مدرسے کے داخلہ کی ایک بڑی شرط یہ ہے کہ طالب علم نے

ابتدائی تعلیم کے چھ سال پورے کر لئے ہوں۔ اور زبان اور حساب کا کوئی امتحان بھی پاس کیا ہو۔ اس امتحان کے بعد ذہنی معیار اور علمی استعداد کی ایک جانچ ہوتی ہے جس کا مقصد اتنا داخلہ نہیں ہوتا، جتنا یہ طے کرنا ہوتا ہے کہ وہ آئندہ کس قسم کی تعلیم حاصل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اس سے ایک گونہ داخلہ پر پابندی عاید ہو جاتی ہے۔ لیکن جوں جوں سہولتیں اور گنجائشیں پیدا ہوتی جائیں گی، ان امتحانوں کا یہ منشا بھی کم ہوتا جائے گا۔

ان ثانوی مدارس کے اساتذہ کچھ تو پورے اوقات کے ہوتے ہیں اور کچھ جزوی کام کرنے والے۔ جو جزوی وقت کے اساتذہ ہوتے ہیں، ان کی تعداد، حالات اور مالی استطاعت کی بنیاد پر کم و بیش ہوتی رہتی ہے۔ موسیقی اور آرٹ دو ایسے مضامین ہیں جن کے استاد بالعموم جزوی وقت کے ہی ہوتے ہیں۔

درسی کتابوں کا انتخاب محکمہ تعلیم ثانوی کے زیر ہدایت اساتذہ اور نگراں کی مجلسیں کرتی ہیں۔ یہ کتابیں میکسیکو کے اچھے اچھے ماہرین تعلیم کی لکھی ہوئی یا بعض وقت باہر کی کتابوں کا ترجمہ ہوتی ہیں۔ ان کتابوں کے ساتھ ضمنی مطالعہ کا بھی دستور ہوتا ہے، جس کے لئے ہر بڑے ثانوی مدرسے میں کتب خانے ہوتے ہیں۔

ثانوی مدارس کے نصاب میں حسب ذیل مضامین ہوتے ہیں:-

ریاضی ۳ سال، سائنس ۳ سال، جغرافیہ ۳ سال، طبیعیات و حکمیات ایک ایک سال، عام تاریخ، قومی تاریخ اور معاشیات ایک ایک سال، اسپینی زبان و ادب ۳ سال، انگریزی ۲ سال، ڈرائنگ اور ماڈل بنانا ۳ سال، تربیت جسمانی ۳ سال، موسیقی ۳ سال، حرفہ ایک سال (پہلے سال لازمی) مدنیات ۲ سال۔

دیہی مدارس میں کام کے ذریعہ تعلیم اور عملی مضامین کا جو طریقہ رائج ہے وہی ثانوی مدارس میں بھی ہے۔ جدید زبانوں میں انگریزی سب سے زیادہ کارآمد زبان سمجھی جاتی ہے، اس لئے اس کی تعلیم دو سال رکھی گئی ہے۔ عام تعلیم اور مشاہدہ یا تعلیمی سیروں میں بہت گہرا تعلق رکھا جاتا ہے، اور اس لئے طلباء اکثر کارخانوں، محل اور دوسری چیزوں کی سیر کیلئے جاتے ہیں۔ تیسرے سال میں ہر طالب علم کو کم سے کم تین کلبوں کا ممبر ہونا بھی ضروری ہوتا ہے اور انھیں کم سے کم دس کام سماجی خدمت کے بھی کرنے چاہئیں، جن کا فیصلہ طلباء کی ایک مجلس کرتی ہے۔ جماعت سے باہر کے مشاغل کی بھی ایسی ہی اہمیت ہے جیسی جماعت کے اندر کے کام کی۔ بعض بعض ثانوی مدرسوں میں ان کے نصاب کا تجزیہ کر کے انھیں مشغلوں میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ دوبارہ تنظیم کا کام ایک

مشترک منصوبے کی شکل میں ہوتا ہے جسے اساتذہ اور نگران مدرسہ مرکزی افسروں کے زیر ہدایت مل کر انجام دیتے ہیں۔ اظہار ذات اور تکمیل ذات کی مختلف طریقوں مثلاً آرٹ، موسیقی اور ہاتھ کے کام کے ذریعہ ہمت افزائی کی جاتی ہے۔ اور ماڈل بنانا، ڈرائنگ، موسیقی اور آرٹ یہ سب چیزیں اسی غرض سے سکھائی بھی جاتی ہیں۔

نمونہ کا مدرسہ

نمونہ کے لئے لڑکیوں کے ایک مدرسہ کا تفصیلی تذکرہ اس لئے کہ میکسیکو میں ثانوی مدرسے لڑکے اور لڑکیوں کے لئے مخلوط نہیں ہیں، خالی از دلچسپی نہ ہوگا اور اس سے عام ثانوی مدارس کے روزمرہ کے پروگرام اور دوسرے کاموں کا بہت کچھ اندازہ بھی ہو سکے گا۔

یہ مدرسہ ۱۹۲۸ء میں قایم ہوا۔ جب یہ مدرسہ قایم ہوا تو اس کے پاس کوئی اپنی عمارت نہ تھی۔ یہ اصل میں عام لوگوں کی ضرورت کے احساس اور اساتذہ وطلباء کی ایک باہمت جماعت کی کوششوں کا نتیجہ تھا۔ جب مدرسہ کھلنے کو ہوا تو لڑکیوں کی درخواستیں اس سے کہیں زیادہ آئیں جتنی کہ امید تھی اور جس دن مدرسہ کھلا اس دن تین سو لڑکیاں آگئیں۔ ایسی صورت میں کافی عمارت اور سامان کی ضرورت پیش آئی لیکن جو ہو سکا وہ یہ کہ ایک نگران کا انتخاب کر لیا گیا اور

اس کے ساتھ کچھ اساتذہ کا، اور ایک مکان جو مدتوں سے نہایت خراب وخستہ حالت میں پڑا تھا، اس غرض کیلئے لے لیا گیا اور مدرسہ کھل گیا تعمیر اور مرمت کا کام بھی ساتھ ساتھ ہوتا رہا اور تعلیم و تدریس کا بھی۔ تین سال کی مسلسل کوششوں کے بعد کہیں جاکر یہ عمارت مدرسہ بننے کے قابل ہوئی۔ شروع شروع میں تو ہر لڑکی اپنے ساتھ بیٹھنے کا اور دوسرا سامان لاتی، بعد میں اور چیزیں بھی اسی طرح مفت میں ہاتھ آئیں۔ رفتہ رفتہ پرانے کمرے درست کر کے پڑھائی کے لیے بنا لئے گئے، آس پاس کی زمینوں اور میدانوں کو درست کر لیا گیا۔ بیچ کا کھلا صحن موسیقی، تربیت جسمانی اور آرٹ کے لئے بنا لیا گیا اسکے علاوہ ماڈل بنانے، سینے پرونے اور کھانا پکانے کی تعلیم کیلئے بھی کمرے نکالنے پڑے۔ کچھ عرصہ بعد انہی اساتذہ اور طلباء کی مدد سے ایک کتب خانہ، تیراکی کے لئے تالاب اور دوسری چیزوں کا بھی اضافہ ہوگیا۔ سنہ ۱۹۳۱ء تک اس مدرسے میں کوئی ۵۰۰ سے زاید لڑکیاں ہوگئیں اور اب اس کے عملہ میں ایک نگراں، ایک نائب نگراں، ۱۲ پورے اوقات کے اساتذہ اور ۲۲ جزوی اوقات کے اساتذہ کام کر رہے ہیں۔ جزوی کام کرنے والے اساتذہ کا تقریباً ½ حصہ ہفتہ میں ۳ گھنٹے کے اوسط سے کام کرتا ہے، بقیہ اس سے کم کرتے ہیں۔

مدرسہ کا ہفتہ ۶ دن کا ہوتا ہے، اور ہر روز ساڑھے ساٹھ منٹ کے ۵ گھنٹے ہوتے ہیں۔ مدرسہ کا وقت ½۸ بجے سے شروع ہوتا ہے اور ½۱ بجے ختم ہو جاتا ہے، درمیان میں آدھ گھنٹہ کا ناشتہ کیلئے ایک وقفہ ہوتا ہے۔

اس مدرسے کے نصاب میں حسب ذیل مضامین داخل ہیں۔

۱- ریاضی، جس میں حساب، ہندسہ اور علم اشکال داخل ہیں۔

۲- سائنس، جس میں حیاتیات، طبعیات، کیمیا، جغرافیہ، حیوانیات اور اصول صحت شامل ہیں۔

۳- زبان، جس میں انگریزی اور اسپینی دونوں زبانیں شامل ہیں۔

۴- تاریخ عام اور تاریخ میکسیکو۔

۵- اسپینی ادب، مدنیات اور سماجی مشاغل پر خاص طور سے زور دیا جاتا ہے۔ اس قسم کے مشاغل میں ایک نہایت دلچسپ منصوبہ ایک ہسپتال کے لئے سالانہ بچوں کے کپڑوں کی فراہمی تھی جو مدرسہ کی لڑکیاں اپنی باقاعدہ جماعتوں میں تیار کرتی تھیں۔ اس طرح کوئی نہ کوئی ہاتھ کا کام تینوں سال میں جاری رہتا ہے اور جس میں سینا پرونا، کھانا پکانا، امور خانہ داری سے متعلق کام اور بعض دوسری دستکاریاں شامل ہیں۔ موسیقی اور کھیل کود بھی نصاب کا باقاعدہ

جزو ہیں۔

مضامین میں انتخاب کا اختیار بھی طالبات کو رہتا ہے اور وہ اس طرح کہ ہر ہفتہ مختلف کاموں کیلئے جماعتیں بن جاتی ہیں جو مہینہ بھر تک چلتی رہتی ہیں۔ مثال کے طور پر ایک سال کا پروگرام ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

۸ سے ۹ تک	نباتیات	پیر، بدھ، جمعہ
	ڈرائنگ	منگل، جمعرات، ہفتہ
۹ سے ۱۰ تک	جغرافیہ	پیر، بدھ، ہفتہ
	کوئی کام	منگل، جمعرات جمعہ
۱۰ سے ۱۱ تک	تفریح	پیر، جمعرات
	اپنی زبان	منگل، بدھ جمعہ
	ریاضی	ہفتہ
۱۱ سے ½۱۱ تک	وقفہ	
½۱۱ سے ۱۲ تک	ریاضی	پیر منگل، جمعہ
	نجی مطالعہ	بدھ جمعرات
	ماڈل بنانا	جمعہ،
½۱۲ سے ½۱ تک	موسیقی	پیر

۱/۲ ۱۲ سے ۱/۲ ۱ تک — انگریزی — منگل، جمعرات، ہفتہ
مدنیات — بدھ — جمعہ

یہ بات خاص طور سے قابل لحاظ ہے کہ ریاضی کیلئے ہفتہ میں چار دن رکھے گئے ہیں، انگریزی اور اسپینی حسب معمول ہفتہ مین تین تین دن موسیقی، آرٹ، ڈرائنگ اور دوسرے ہاتھ کے کام کیلئے مختلف جماعتوں میں اوقات کی مقدار مختلف ہے۔ کم سے کم ایک گھنٹہ موسیقی سب کے لئے لازم ہے۔ تفریح کے گھنٹے بھی سب کیلئے ہیں۔ ہاتھ کا کام ہفتہ میں تین گھنٹہ یا اس سے زاید سب کے لئے لازم ہے اور اس میں لاکھ کا کام ،چوبی نقش نگاری، ماڈل بنانا، کھانا پکانا اور دوسری چیزیں شامل ہیں۔

مدرسے میں ہر ایک طالب علم کا مکمل ریکارڈ رکھا جاتا ہے، جو باقاعدہ محکمہ مدارس ثانوی کے مقرر کردہ فارم پر ہوتا ہے۔ ان فارموں میں ہر مضمون کی حاضری کا خانہ بنا ہوتا ہے اور یہ کہ اس نے اس مضمون میں کیا کام کیا ہے۔ اس کے علاوہ بعض اور ضروری معلومات بھی درج ہوتی ہیں مثلاً قد، وزن، والدین کا پیشہ اور طالب علم کی تصویر وغیرہ۔

محکمہ تعلیم ثانوی اپنا یہی فرض نہیں سمجھتا کہ ثانوی مدارس کی تعداد میں اضافہ ہو بلکہ وہ اپنا سب سے بڑا کام یہ بھی تصور کرتا ہے کہ تعلیم کی حالت بہتر سے بہتر ہو۔ ان مدرسوں میں جو مضامین پڑھائے جاتے ہیں انکے

پڑھانے کا بہتر سے بہتر انتظام کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ محکمہ کی طرف سے ثانوی تعلیم کے مقاصد کی ہر دو طرح پر وضاحت کردی گئی ہے، اسکی بھی جو اس منزل پر جاکر ختم ہو جاتی ہے اور اسکی بھی جو آگے جاری رہے گی۔ ثانوی مدارس کو جہاں ہر طرح کی آزادی حاصل ہے وہاں کم سے کم کچھ شرائط بھی پوری کرنی لازم ہیں، اور وہ سال تعلیمی کی مدت، پڑھائی کے گھنٹے، سامان، اساتذہ کی تنخواہیں، اور ان کے معیار تعلیم سے متعلق ہوتی ہیں۔ محکمہ کی طرف سے یہی تعلیمی معیار کی جانچ کے لئے امتحانات مقرر کئے جاتے ہیں۔ اور یہ امتحانات یا تو خود اساتذہ لیتے ہیں یا ان مدرسوں کے تعلیمی نگراں۔

ساتواں باب

دوسرے ادارے

مرکزی حکومت کی طرف سے علاوہ ان اداروں کے جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے اور بہت سے تعلیمی ادارے بھی قایم ہیں ان تمام اداروں میں جو چیز سب سے زیادہ نمایاں ہے وہ انکی سادگی اور افادیت ہے۔ انتظام اور سامان کا جہاں تک تعلق ہے وہ نہایت سیدھے سادے ہوتے ہیں۔ داخلہ اور شرکت کے لئے بھی کسی بڑی شرط اور قید کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اصل چیز جو سب سے مقدم ہوتی ہے وہ ضرورت ہے، خواہ وہ ضرورت شخصی ہو یا جماعتی۔ افراد میں تھوڑی بہت قابلیت اور صلاحیت ہونی چاہئے پھر ان کی تعلیم و تربیت کے لئے انتظام موجود ہوتا ہے۔ استاد خواہ اپنی استعداد میں اپنے شاگردوں

سے کچھ ہی آگے ہو لیکن اس میں جو چیز قابل ترجیح ہوتی ہے وہ اس
کی رہنمائی کی صلاحیت ہے۔ جہاں تک سیکھنے کا تعلق ہے استاد اور
شاگرد دونوں ایک دوسرے سے سیکھ سکتے ہیں یا برعکس اس کے وہ
اپنے فن میں کمال رکھتا ہو جس طرح کہ معمولی کے مدرسوں میں ہوتا ہے
ایسے لوگ جزوی یا پورے وقت کے لئے کام کرتے ہیں۔

پیشہ کی تعلیم کے مدرسے

میکسیکو اور دوسرے بڑے بڑے شہروں میں وہاں کی مقامی صنعتوں کو سکھانے کے لئے صنعتی اور تجارتی مدرسے ہوتے ہیں جو محکمہ تعلیم کے صنعتی اور تجارتی شعبہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ مدرسے عموماً ثانوی معیار کے ہوتے ہیں۔ ان میں جو استاد رکھے جاتے ہیں وہ اپنے تجربے اور علمی قابلیت کے اعتبار سے اگرچہ معمولی ہوتے ہیں لیکن اپنے فن میں اچھی خاصی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان مدرسوں میں دن کے اور رات کے دونوں اوقات میں تعلیم ہوتی ہے۔

ان مدارس میں تعلیم پیشوں کی خصوصیت سے دیجاتی ہے بعض مدرسے کسی ایک خاص فن یا حرفہ کی تعلیم کے مخصوص ہوتے ہیں جس کے لئے ان کے پاس پورا ساز وسامان ہوتا ہے۔ وہ ان کاموں کیلئے مخصوص اسوجہ سے سمجھے جاتے ہیں کہ ان کا تعلق اسی چیز کے کسی

کارخانے یا فیکٹری سے ہوتا ہے۔ اس سے انھیں اپنے کاموں میں بڑی سہولت ہوتی ہے۔ ان کا مقصد صرف اپنے حرفے یا پیشے میں کمال ہی پیدا کرنا نہیں ہوتا بلکہ انھیں تمام جدید طریقوں سے واقف ہونا بھی ضروری ہے، مثلاً پیداوار کے لئے منڈی کی ضرورت، کارخانہ کیلئے مناسب جگہ، کچا سامان کہاں سے آئے، لے آنے لے جانے کا خرچ، دوسرے ملکوں کے مال پر محصول وغیرہ کی ضرورت۔ ان حرفوں اور پیشوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان سے متعلق نظری حصہ بھی پڑھایا جاتا ہے۔ یہ مدرسے کارگاہوں اور کارخانوں سے برابر تعاون اور اشتراک عمل رکھتے ہیں اور اس سے غرض صرف یہی نہیں ہوتی کہ یہاں فارغ التحصیل طلباء کیلئے جگہیں نکالی جائیں بلکہ اس سے ان مدرسوں سے پیدا شدہ سامان کیلئے کھپت اور نکاسی کا ایک ذریعہ بھی ہاتھ آجاتا ہے۔ ان چیزوں کی فروخت سے اپنی لاگت نکالنے کے بعد منافع کا ایک حصہ کام کرنے والے طلبا کو بھی ملتا ہے۔ بعض بعض جگہوں میں حرفہ یا پیشہ سکھانے کے چھوٹے چھوٹے مدرسے بھی ہوتے ہیں جنکی حیثیت صرف مقامی ہوتی ہے اور یہ ابتدائی یا ثانوی معیار سے بلند نہیں ہوتے۔

ایک ایسے مدرسے کا ذکر خالی از دلچسپی نہ ہوگا جس پر دوسرے مدارس کا بھی قیاس ہو سکتا ہے۔ اس مدرسے میں کوئی ۰۰ ایچے ۶ سال

سے ۱۰ سال تک کی عمر کے ہیں۔ اس میں ساز و سامان اگرچہ بہت معمولی ہے لیکن ضرورت کے لحاظ سے کافی ہے۔ اس میں بعض ایسے اوزار بھی ہیں جو بڑے بڑے کاریگر استعمال کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ایک چمڑے کا کارخانہ بھی ہے جس میں زین، لگام، جوتے، چپلیں اور دوسری چیزیں تیار ہوتی ہیں۔ علاوہ نئی چیزیں بنانے کے اس میں مرمت کا کام بھی ہوتا ہے۔

اسی مدرسہ میں ساتھ ہی ایک بنائی کا کمرہ بھی ہے جس میں کئی کرگھیں لگی ہوئی ہیں۔ لڑکے نئے نئے ڈزائن کے تولئے، رومال وغیرہ تیار کرتے ہیں جن سے کافی آمدنی ہو جاتی ہے۔ ایک لوہار خانہ بھی ہے جس میں نہائی، دھونکنی اور دوسرے سامان بھی ہوتے ہیں۔ لڑکے مشینوں کی درستی اور مرمت کے کام بھی کرتے ہیں۔ اچھے کاریگروں کی مدد سے یہ لڑکے تمام وہ کام کرتے ہیں جو گرد و نواح میں کہیں نہیں ہوتا ہے۔ ان میں تجارتی اور بعض خانگی کام بھی سکھائے جاتے ہیں، جن کی عموماً زندگی میں ضرورت پڑتی ہے۔ ان کے علاوہ بعض ایسی چیزوں کی تعلیم بھی ہوتی ہے جیسے موسیقی، تربیت جسمانی، ڈرائنگ وغیرہ۔

اقامتی مدرسے

بعض ضرورتوں کی بنا پر چند ایک اقامتی مدرسے بھی ہیں لیکن اقامتی مدرسوں کا ہونا کچھ بہت پسند نہیں سمجھا جاتا ہے۔ موجودہ خیال تو یہ ہے کہ مدرسوں کو اپنے علاقہ یا

بستی کے لوگوں کی زندگی سے بہت گہرا تعلق ہونا چاہئے اور وہ وہاں کی مقامی زندگی کا ایک جزو ہوں۔ ان مدرسوں کا جو کام ہو وہ ایسا کہ اس سے جماعت کا سماجی اور معاشی معیار بلند ہو سکے۔ مدرسہ کا کام بچوں اور بڑوں دونوں سے یکساں متعلق ہو۔ بچوں کو گھروں سے علیحدہ رکھ کر اور جماعتی زندگی سے بے تعلق کر کے تعلیم و تربیت دینا عام پالیسی سے کسی طرح مطابقت نہیں کھاتا۔ پھر بھی بعض ضرورتوں کی بنا پر چار اقامتی مدرسے قایم ہیں، جو مرکزی محکمہ تعلیم کی زیر نگرانی چل رہے ہیں۔

ان میں سے ایک اور سب سے پہلا مدرسہ میکسیکو شہر کے مضافات میں ہے جس کا نام "ہندی طلبا کا گھر" رکھا گیا ہے۔ اس مدرسہ کے قایم کرنے کی خاص وجہ یہ معلوم کرنا تھی کہ کہاں تک بچے تعلیم سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور پھر یہ دوسرے حصوں کیلئے بطور نمونے کے بھی کام دے۔ بہت سے لوگوں کا یہ خیال تھا کہ اس طرح کسی ایک جگہ رکھ کر تعلیم دینا روپیہ اور وقت کا بے کار کھونا ہے جو لوگ تعلیم میں جمہوریت کے حامی ہیں وہ یہ چاہتے ہیں کہ تمام ہندیوں کے لئے ملک بھر میں تعلیم کا ایک نظام قایم کیا جائے اور ان کا خیال ہے کہ اس طرح وہ زیادہ ترقی کر سکیں گے۔ غرض یہ مدرسہ اس خیال سے قایم ہوا کہ یہاں سے ہندی لڑکے تعلیم پا کر اپنے گھروں کو جائیں اور اس طرح وہ اپنی جماعت کیلئے

تمدنی، معاشی اور ہر اعتبار سے مفید اور کار آمد انسان ثابت ہوں۔

اس مدرسہ میں کوئی ۲۰۰ ہندی طلبا ہیں جو جمہوریہ کی کل ۲۸ ریاستوں سے آئے ہیں اور کوئی ۲۵ یا اس سے زاید قبایل سے تعلق رکھتے ہیں اور اتنی ہی زبانیں بولتے ہیں۔ وہ یہاں رہ کر ایک بڑے شہر کے تمام تمدنی اور سماجی اثرات سے اثر پذیر ہو رہے ہیں۔ وہ کھیل کود اور تفریحات کے تمام مواقع سے فائدہ اٹھاتے ہیں، پکچروں میں جاتے ہیں، ڈراموں میں حصہ لیتے ہیں، کارخانہ، فیکٹری اور صنعت و حرفت کے بڑے بڑے مرکزوں کی سیر کرتے ہیں، مختلف ملتوں اور قوموں کے لوگوں سے ملتے جلتے ہیں، جن میں اسپینی مخلوط النسل کے لوگ اور میکسیکو کی گوری آبادی بھی شامل ہے۔

ان کے اس مدرسے میں جدید زندگی کے تمام سامان یعنی صاف ستھرے رہنے کے کمرے، نہانے دھونے کی جگہیں، صحت بخش کھانے، طرح طرح کی تفریحات غرض ایک متمدن زندگی کے تمام لوازمات موجود ہیں۔ اس مدرسہ میں زراعت اور تجارت کی خصوصیت کے ساتھ تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ انھیں لکھنا پڑھنا اور دوسری چیزیں بھی سکھائی جاتی ہیں۔ تربیت جسمانی ایک لازمی مضمون ہے۔ لڑکوں کو کپڑے لتے اور رہنے سہنے کی تمام چیزوں کی دیکھ بھال اور انکے صحیح استعمال

کی تعلیم دی جاتی ہے بعض وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ اپنے اپنے گھروں پر رہتے ہیں اور پھر بھی انہیں کارخانے، فیکٹریوں اور دوسری کاروباری جگہوں میں کام سیکھنے اور تعلیم کی تکمیل کا موقع ملتا ہے۔ انہیں مدرسہ کے اندر اور اس سے باہر روپیہ کمانے کے موقعے دیئے جاتے ہیں تاکہ وہ ایک اچھی اور کفایت شعارانہ زندگی بسر کر سکیں۔

مدرسہ کے ہمدردوں کا خیال ہے کہ اس اقامتی مدرسہ کا طلباء کی زندگی پر بہت خوشگوار اثر پڑتا ہے۔ مختلف جماعتوں اور ملتوں کے طلباء کے درمیان آپس کے تعلقات بہت اچھے رہے ہیں، بالخصوص گورے رنگ والوں، مخلوط النسل اور ہندیوں کے درمیان اس نے یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ خراب سے خراب حالت میں رہنے والے ہندیوں کی بھی تعلیم ممکن ہے اور یہ کہ وہ نئی ضروریات اور نئے ماحول کا ساتھ دے سکتے ہیں۔ جو تعلیمی اور ذہنی امتحانات ہوئے ہیں ان سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ہندی بچے گورے رنگ اور مخلوط النسل قوم کے بچوں سے کسی طرح پیچھے نہیں ہیں۔ اس مدرسہ سے یہ بات بھی صاف ہو گئی ہے کہ بعض جماعتوں میں ہندی کس درجہ مقبول ہو سکتے ہیں، جہاں پہلے ان کے ساتھ کوئی توجہ نہیں دی جاتی تھی۔

اقامتی مدرسہ کی کمزوری یہ نہیں ہے کہ وہ نئے حالات کا ساتھ نہیں

دے سکتے بلکہ دشواری یہ ہے کہ وہ پھر ان نئے حالات سے باہر نکلنا نہیں چاہتے اور فراغت کے بعد اپنی جماعت کے اندر جاکر معاشی اور سماجی اصلاح کے لئے کام کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے۔ دیہی تعلقات کے ڈائرکٹر کا خیال ہے کہ دیہی مدرسوں کے ذریعے اصلاح اور قومی ترقی کا کام سب سے بہتر طریقہ پر انجام پاسکتا ہے۔ اور اقامتی مدرسوں کے ذریعہ تھوڑی تھوڑی تعداد میں طلبا کا فراغت پانا بہت دیر طلب اور ناقابل اطمینان طریقہ ہے۔ ممکن ہے دور دست اور پست حالت میں رہنے والی جماعتوں کے اندر مقامی مدرسے زیادہ کامیاب نہ ہوں اور اس صورت میں یہی اقامتی تعلیم کا طریقہ جماعتی کاموں کیلئے زیادہ مفید اور کارگر ثابت ہو۔

لیکن سب سے دل چسپ اقامتی مدرسہ سین گیبری لیتو" شہر میں ہے جو میکسیکو کے جنوب میں بحرالکاہل کے کنارے پر واقع ہے۔ چونکہ یہ میکسیکو کے سطح مرتفع سے باہر اور جنوب کی جانب ہے، اس لئے یہاں کی آب و ہوا اور پیداوار بہت حد تک گرم ملکوں سے ملتی جلتی ہے یہاں ۳۵ طلبا نے ایک نگراں اور چند استادوں کی سرکردگی میں ایک مدرسہ قایم کیا ہے جس کا نام "سین گیبری لیتو کے ہندی لڑکوں کا گھر ہے"۔ یہ مدرسہ جیسا کہ اسکے نام سے ظاہر ہے واقعی ان لڑکوں کا گھر ہے۔ انھوں نے خود یہ مکان اور اس کا تمام سامان مثلاً اینٹیں اور کھپریل وغیرہ سب اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔ اور یہ مدرسہ

صرف چند مہینوں میں بن کر تیار ہو گیا۔ میکسیکو میں مدرسہ قایم کرنے کیلئے عمارت اور ساز و سامان کی کچھ بہت زیادہ ضرورت نہیں ہوتی۔ ایک استاد ہو اور کچھ لڑکے، بس مدرسہ قایم ہو گیا۔ چنانچہ یہ مدرسہ بھی اسی طرح قایم ہوا اور اس کیلئے کسی خاص اہتمام اور ساز و سامان کی ضرورت نہیں ہوئی لیکن اس مدرسہ کا قیام ایک خاص سماجی ضرورت کے ماتحت ضرور ہوا۔ میکسیکو کے بعض حصوں میں ایک قسم کی جلدی بیماری ہوتی ہے جس کی اصل وجہ اب تک معلوم نہیں ہو سکی ہے۔ اس بیماری میں جلد کا رنگ عجیب طرح کا ہو جاتا ہے مریض کو اور کسی قسم کی کوئی شکایت نہیں ہوتی لیکن لوگ ان بستیوں میں جاتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ اسی وجہ سے ان علاقوں میں مدرسوں کی تعداد بھی بہت کم ہے۔ یہ اقامتی مدرسہ اس علاقے کی واحد درسگاہ ہے جو انکی تمام تعلیمی ضرورت کو پورا کر رہی ہے اور مرکزی حکومت کے محکمہ حفظانِ صحت کی مدد سے بچوں کی اس بیماری کے علاج کی تدبیر بھی کر رہی ہے۔ اس مدرسہ میں اس مرض کے علاج کا پورا تجربہ ہو رہا ہے امید کی جاتی ہے کہ طلبا اس مدرسے سے نہ صرف خود تعلیم سے بہرہ ور اور اس مرض سے صحت یاب ہو کر اپنے گھروں کو واپس جائیں گے بلکہ ان کے نتائج سے اپنی بستی والوں کو بھی فائدے پہنچائیں گے۔ مدرسے کے پیش نظر یہ بھی ہے کہ وہ کچھ استاد بھی تیار کر کے بھیجے جو اپنی بستیوں میں جا کر نئے مدرسے کھولیں۔

شروع شروع میں جب لڑکے اس مدرسے میں آئے تو ان کے پاس کوئی چیز نہیں تھی، نہ بستر، نہ جوتے، بس پہننے کو ایک جوڑہ کپڑا اور اوڑھنے کو صرف ایک کمبل تھا۔ ان کیلئے سب سے پہلا کام چارپائی کی فراہمی تھی جو انھوں نے خود بنائی۔ پھر بعد میں انھوں نے کچھ ایسی چیزیں تیار کیں جو فروخت ہو سکتی تھیں۔ اس سے انھوں نے کپڑوں کا دوسرا جوڑہ خریدا۔ اس طرح رفتہ رفتہ وہ بہت سی چیزیں خود تیار کرنے لگے مثلاً جوتے، چمڑے کا سامان، مٹی کے برتن، ٹوپیاں، کرسیاں وغیرہ۔ ان سامانوں کی فروخت سے نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی آمدنی کا ایک ذریعہ نکل آیا اور وہ بہت صاف ستھرے رہنے لگے۔

اسی دوران میں عمارت بھی بننی شروع ہو گئی اور اس کے ساتھ ساتھ مدرسہ کا سامان بھی مثلاً بنچیں، ڈسک، کرسیاں، لکھنے پڑھنے کی دوسری چیزیں وغیرہ۔ مدرسے کی عمارت نہایت خوبصورت چھوٹی سی ہے جس میں ایک بڑا کمرہ ہے اور اس کے ساتھ ایک کمرہ نگراں مدرسہ کے رہنے کے لئے ہے۔ اسکے ایک سرے پر ایک چھوٹا سا باورچی خانہ ہے۔ بڑا کمرہ رہنے سہنے، کھانے پینے، سونے اور پڑھائی کی غرض سے مختلف کاموں کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

مدرسے کی عمارت جس زمین پر ہے وہ ایک شخص کا عطیہ ہے۔ اس کا ایک حصہ زراعت کے کام میں آتا ہے جس سے یہ توقع ہے کہ آئندہ کھانے پینے کا بہت سا سامان اسی زمین سے پیدا ہو سکے گا۔ کل پانچ استاد ہیں

جن کی تنخواہیں مرکزی حکومت ادا کرتی ہے۔ لڑکوں کی پیداوار سے آمدنی روز بروز بڑھتی جا رہی ہے جس سے مدرسہ کام کے اوزار اور دوسرے سامان بڑھانے کا ارادہ رکھتا ہے۔

ان کے علاوہ دو اور اقامتی مدرسے ہیں جو ایسی جگہوں پر واقع ہیں جہاں گرد و نواح کے علاقوں سے لڑکے آسکیں۔ ان کے رہنے سہنے کھانے پینے اور دوسرے معاملات میں اس بات کا خاص خیال رکھا جاتا ہے کہ ان کا معیار زندگی عام معیار سے بلند ہو اور اس کے ساتھ گرد و پیش کے حالات کا خیال بھی پیش نظر ہو۔ یہ باتیں اس خیال کو سامنے رکھتے ہوئے کی جا رہی ہیں کہ اقامتی مدرسے کے فوائد تو پورے پورے حاصل ہوں اور طلبا اس کے نقصانات سے بچے رہیں اور اپنی بستیوں میں جاکر لوگوں کے لئے فائدے اور نفع کا باعث ہوں۔

مصوری کے مدرسے مصوری کے مدرسے بچے اور بڑوں دونوں کیلئے ہوتے ہیں جن میں کوئی فیس نہیں لی جاتی۔ یہ مدرسے کبھی تو کھلی ہوا میں ہوتے ہیں اور کبھی اگر کوئی عمارت مل گئی تو اس میں یہ مدرسے شہر اور دیہات دونوں جگہوں میں پائے جاتے ہیں ان جگہوں پر بچے اور نوجوان دونوں عمر کے لوگ آتے ہیں اور اپنے میلان اور خواہش کے مطابق تصویریں بناتے ہیں۔ ان سے کوئی پوچھ گچھ نہیں

ہوتی۔ آنے کے لئے کسی شرط اور قید کی ضرورت نہیں۔ اصول یہ ہے کہ جو تصویر بنانے کا میلان رکھتے ہیں، وہی آئیں اور جن میں اس کی صلاحیت ہے وہی ان مدرسوں میں ٹھہریں۔ آرٹ کی تعلیم کا کل فلسفہ تین لفظوں میں بیان کیا جا سکتا ہے۔ تحریک، ہمت افزائی اور نکتہ چینی۔ گو آخری جزو کی بہت کم ضرورت پیش آتی ہے؛ اس لئے کہ اساتذہ کا یہ خیال ہے کہ آرٹ کا کام فطرتاً شخصی اور موضوعی ہوتا ہے اس لئے اس پر مشکل سے تنقید یا نکتہ چینی ہو سکتی ہے اور جہاں تک طریقہ کا تعلق ہے وہ نکتہ چینی اور تنقید کا موضوع نہیں بن سکتا۔

اس اصول اور فلسفہ کی بنیاد پر یہاں کے بچوں کا جو آرٹ ہے اس نے ابھی حال میں بہت سے لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کر لی ہے۔ بہت سے ماہرین آرٹ کا خیال ہے کہ میکسیکو کے بچوں میں آرٹ کا طبعی مادہ موجود ہے۔ یہ مدرسے انکی اسی صلاحیت کو نشو و نما دینے اور بروئے کار لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اسی طرح کا ایک مدرسہ سنگتراشی کیلئے بھی ہے۔ ان مدرسوں کے علاوہ یہاں صنعت و حرفت کے جو ادارے ہیں ان میں بھی مصوری، نقاشی اور سنگ تراشی کے کام ہوتے ہیں اور انھیں اپنی ان صلاحیتوں سے کام لینے کے مواقع ملتے ہیں جن کے اظہار کے لئے صدیوں کی غربت اور افلاس کی وجہ سے موقع

نہیں ملتا تھا جن بچوں کو اپنے معمولی مدرسے کے کاموں میں اسکے اظہار کا کبھی موقع نہیں ملتا ہے، یہ مدرسے انکی اس کمی کو پورا کر دیتے ہیں۔

کھلی ہوا کے تھیٹر

اس بات کی بہترین مثال کہ کسی استاد کی اپج کس طرح سارے نظام تعلیم کا جزو بن سکتی ہے

آپ کو میکسیکو کے کھلی ہوا کے تھیٹروں میں سب سے زیادہ ملے گی۔ سنہ ۱۹۲۳ء میں ایک استاد کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ لوگوں کو شراب نوشی کی مضرت سمجھانے کیلئے ڈرامے کا طریقہ اختیار کیا جائے۔ چنانچہ اس نے کئی ایک چھوٹے چھوٹے ڈرامے لکھے اور اپنے طلبا کو ساتھ لیکر کھلے میدانوں میں ان کے کرانے کا اہتمام لیا۔ یہ ڈرامے خلاف توقع بہت کامیاب ثابت ہوئے اور مرکزی افسران تعلیم اور دوسرے دلچسپی لینے والوں کی ہمت افزائی سے ان کو اتنی مقبولیت حاصل ہوئی کہ دو سال کے اندر اندر تمام دیہی مدارس میں انکی تعداد کوئی چار ہزار کے قریب پہنچ گئی۔

کھلی ہوا کے یہ تھیٹر مختلف مدرسوں میں مختلف نوعیتیں رکھتے ہیں کہیں تو یہ صرف ایک چبوترہ اور اس کے اوپر سایہ دار درخت پر مشتمل ہوتے ہیں اور کہیں یہ اپنے ساز و سامان کے لحاظ سے اچھے خاصے تھیٹر ہال معلوم ہوتے ہیں بعض بعض تھیٹروں نے تو کسی پرانے گرجے کی دیوار کو اپنا پس منظر بنا لیا ہے اور بعض بعض نے نہایت عمدہ قسم کی نقاشی اور مصوری سے کام لیا ہے ان

تھیٹروں کے ساز و سامان اور آرائش کا معاملہ بہت حد تک استادوں کی اپنج اور ان کی قوت تخلیق کا نتیجہ ہے۔ بعض بعض وقت تو انھیں اپنے کاموں کے سلسلہ میں سخت محنت اور جاں فشانی سے کام لینا پڑتا ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس نئی تعلیم کا یہاں کے لوگوں پر کہاں تک اثر ہے اور وہ اس کے لئے کیا کچھ کرنے کو تیار ہیں۔

کھلی ہوا کے تھیٹروں کا یہ تجربہ یہاں کے لوگوں کی طبیعت اور ماحول کے عین مطابق ہے۔ لوگ بیشتر گھروں کے باہر وقت گزارتے ہیں اور عموماً کھلی ہوا میں اٹھتے بیٹھتے ہیں۔ ہمیشہ سے ان کی تمام تفریحات و تقریبات باہر ہی ہوتی رہی ہیں۔ ان کھلی ہوا کے تھیٹروں کے ذریعہ انکی بیشتر تعلیم گھروں سے باہر ہوتی ہے۔ آب و ہوا میں اعتدال، قطرت سے انس اور کم خرچی یہ عنصر اس میں اور اضافہ کر دیتے ہیں۔ بستی کی جو تفریحات ہوتی ہیں وہ بھی ان تعلیمی پروگراموں کے ساتھ انجام پاتی ہیں جس سے ایک تو ان میں اتفاق و اتحاد پیدا ہوتا ہے اور دوسرے ان کی تفریح کا معیار بلند ہوتا ہے۔ تمدنی مبلغین انھی اغراض کے لئے استادوں کی مدد سے لوگوں میں براہ راست کام کرتے ہیں۔ ہر جماعت میں ایک شخص ہوتا ہے جو ان تفریحات سے بخوبی واقف ہوتا ہے اور آرٹ، موسیقی، ڈرامے کے ساتھ تربیت جسمانی کے کاموں کا بھی ماہر ہوتا ہے

ان تھیٹروں کی مدد سے تمدنی مبلغین کو اپنے کاموں کے پھیلانے اور قایم رکھنے میں بہت مدد ملتی ہے۔ آرٹ، ڈراما اور موسیقی یہ چیزیں ہیں جو ہندیوں کو خصوصیت سے مرغوب اور پسندیدہ ہیں۔ تھوڑی سی نگرانی سے ان کی تفریحات کے مذاق کو اور بھی بلند کیا جا سکتا ہے۔

ان تھیٹروں سے بہت کچھ تعلیمی اور تبلیغی کام بھی لیا جا سکتا ہے جو جماعتی بہبود اور اصلاح کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ ان تھیٹروں میں کبھی کبھی کٹ پتلی کے تماشے بھی دکھائے جاتے ہیں۔ ایک تماشے کا عنوان بڑا دلچسپ تھا۔ جو ۳۰ سال کی عمر میں دولت مند نہیں بن سکتا وہ ۴۰ سال میں ختم ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ دو اور تماشوں کے عنوانات بھی ایسے ہی ہیں جن سے ان کے موضوع کا پتہ چلتا ہے۔ ایک کا عنوان ہے "زمین اور مدرسہ" اور دوسرے کا ہے "استاد کیا کر سکتے ہیں"۔ ان دونوں تماشوں کا مقصد لوگوں کے اندر انقلابی روح پھونکنا اور انکی اخلاقی اور سماجی برائیوں کا دور کرنا ہے۔

کٹ پتلی کے تماشوں کے علاوہ ان تھیٹروں میں گانے بجانے اور ناچ رنگ کی محفلیں بھی جمتی ہیں۔ جن سے میکسیکو والوں کو خاص لگاؤ اور دلچسپی ہے۔ اکثر ڈرامے لوگوں کی زندگی، انقلاب کے واقعات

اور مختلف حالات پر مبنی ہوتے ہیں اور ان میں سے اکثر خود استادوں کے لکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ ڈرامے مرکزی محکمہ تعلیم کی طرف سے چھپوائے جاتے ہیں اور انھیں عام طور پر تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ ان سے لوگوں کی دلچسپی اور زیادہ بڑھے۔ اسوقت محکمہ کی طرف سے ایک شخص خاص طور پر کھلی ہوا کے تھیٹروں، ان کے استعمال اور انکے پروگراموں کا مطالعہ کر رہا ہے اور بہت جلد اس کے نتائج لوگوں کے سامنے آسکیں گے۔

مدرسہ انقلاب

میکسیکو شہر کے مضافات میں ایک "مدرسۂ انقلاب" ہے جس کے دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ حکومت عوام کی تعلیم کیلئے کیا کچھ کرنا چاہتی ہے۔ مدرسے کی عمارت ابھی حال میں کئی لاکھ کی لاگت سے بنکر تیار ہوئی ہے۔ اس میں کوئی پانچ ہزار طالب علموں کیلئے کمرے، کارگاہیں (ورک شاپ) کھیل کے میدان، تھیٹر، تیرنے کے تالاب بنے ہیں۔ اور اسی قدر طالب علم رات کے وقت اس مدرسے میں آتے ہیں۔ اس مدرسہ میں بیت الاطفال (کنڈر گارٹن) سے لے کر آٹھویں جماعت تک کی تعلیم ہوتی ہے اور تعلیم میں نظری اور عملی دونوں کی تعلیم شامل ہے۔ مدرسے کی عمارت کے دونوں جانب کتب خانے ہیں، جن میں اعلیٰ قسم کا سامان لگا ہوا ہے۔ بیچ کے

ہال اور کمروں میں مشہور فن کار ڈیگو ریورا کی بنائی ہوئی تصویریں ہیں برآمدوں اور دالانوں میں نہایت جاذب نظر پوسٹر لگے ہوئے ہیں جن سے مدرسے کے انقلابی میلانات کا پتہ لگتا ہے۔ ایک پوسٹر میں ایک سرخ ہندی کی تصویر بنی ہے جس کے حلق میں ایک پادری شیشی سے دوا پلا رہا ہے اور اس شیشی پر جلی حرفوں میں لکھا ہوا ہے "مذہب" اور اسکے نیچے لکھا ہوا ہے "زہر" اس پوسٹر پر جو عبارت لکھی ہے وہ یہ ہے:-

مذہب ایک روحانی دوا ہے جو مزدوروں کو سست اور بیمار بنا دیتی ہے"

مذہب کی طرح جنگ اور سرمایہ داری کے خلاف بھی اسی طرح کے پوسٹر لگے ہوئے ہیں۔

یہ مدرسہ خالص مزدوروں اور کاریگروں کے بچوں اور بالغوں کے لئے ہے۔ دن میں یہاں ہزاروں بچے نہایت خوش و خرم پھرتے نظر آتے ہیں اور رات میں اسی قدر بالغ اور بوڑھے جوق جوق پڑھنے کے لئے آتے ہیں۔

مزدور نگری مدرسے سے قریب مزدوروں کے رہنے کے مکانات کا سلسلہ ہے جو مرکزی حکومت نے اپنی طرف سے ان کیلئے بنوائے ہیں۔ یہ مکانات سب کے سب اینٹ چونے کے نہایت

خوبصورت بنے ہوئے ہیں۔ وسعت کے لحاظ سے انکی دو قسمیں ہیں نمبر ا وہ جن میں دو سونے کے لئے کمرے، ایک اٹھنے بیٹھنے کا کمرہ، ایک چھوٹا سا کھانے کا کمرہ ایک باورچی خانہ اور ایک غسل خانہ ہے غسل خانہ میں ہر وقت ٹھنڈے اور گرم دونوں قسم کے پانی کا انتظام رہتا ہے۔

نمبر ۲ قسم کے مکانات میں سونے کا ایک اور کمرہ ہوتا ہے جس کے اوپر ایک چھت ہوتی ہے۔ دونوں قسم کے مکانوں میں پشت پر باغیچے ہوتے ہیں اور ہر ایک میں ایک ریڈیو، ایک چولھا اور دوسری ضروری چیزیں ہوتی ہیں جو لوگ ان مکانوں میں سے کسی کو خریدنا چاہیں، انھیں ڈھائی ہزار سے تین ہزار تک دینا ہوتا ہے اور پچیس تیس روپے ماہوار کی قسط سے ادا کرتے ہیں۔ یہ لوگ ان مکانوں میں اسی طرح خوش رہتے ہیں جس طرح اپنے بنوائے ہوئے مکانوں میں۔

ان مکانوں کے ساتھ پارک، میدان، تیرنے کے تالاب اور مدرسے بھی ہوتے ہیں۔ ان کے ساتھ چھوٹے بچوں کے جو مدرسے ہوتے ہیں وہ اپنی طرز کے بالکل نئے ہیں۔ بظاہر رہنے سہنے کے مکانات معلوم ہوتے ہیں، جن کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کے کمرے، کھانے کے کمرے، برتن رکھنے کے کمرے، چمن، باغات سب کچھ ہوتے ہیں۔ مزدوروں کے بچے صبح سے آتے ہیں اور شام کے پانچ بجے تک رہتے ہیں

تاکہ ان کے والدین کو دن بھر کام کا پورا موقع ملے۔ بچوں کو تینوں وقت کا کھانا مدرسے ہی سے ملتا ہے اور ان میں سے اکثر تیاری اور پکانے میں بھی مدد دیتے ہیں۔ والدین زیادہ سے زیادہ جنس کی قیمت ادا کرتے ہیں، بقیہ رقم خود مرکزی حکومت دیتی ہے۔ قلیل رقم بھی اس وجہ سے لی جاتی ہے تاکہ والدین کو یہ خیال ہو کہ اس کام میں وہ خود بھی ہاتھ بٹا رہے ہیں۔

ایک اور بیت الاطفال دیکھا گیا جس میں کوئی ۱۰ ایکڑ رقبہ کا ایک نہایت خوبصورت باغ بھی تھا۔ بچے کسی درخت کے سایہ تلے مل کر کام کرتے اور انکے اکثر کام کھلی ہوا میں ہوتے ہیں اسکے علاوہ ان کی دلچسپی کے لئے پرندے، خرگوش اور دوسرے جانور بھی پلے ہوتے ہیں۔ چھوٹے بچوں کا یہ مدرسہ بالعموم فطرت اور مظاہر فطرت سے متعلق چیزوں پر مبنی ہوتا ہے۔

ان چیزوں کی مقبولیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ اس نگری کا کوئی بھی مکان خالی نہیں رہتا اور لوگوں کا تقاضا مزید مکانوں کے لئے برابر جاری رہتا ہے۔

آٹھواں باب

فریین

بچوں کی پہلی کتاب

محکمہ تعلیمات کے تمام کاموں اور شعبوں کی تفصیل کے ساتھ نامناسب نہ ہوگا اگر اس کی ایک درسی کتاب کی مختصر سی نوعیت اور اس کے مضمون کی کچھ تفصیل بھی یہاں پر دے دی جائے جس سے میکسیکو کی تعلیمی روح کے سمجھنے میں اور مدد ملے گی۔

"فریین" میکسیکو زبان کی پہلی کتاب ہے جو انقلاب کے بعد سے بچوں کیلئے نصاب میں داخل کی گئی ہے۔ یہ مختلف مصنفین کے نثر و نظم کے انتخابات کا مجموعہ نہیں ہے جس میں کوئی ربط اور تسلسل خیال نہ ہو اور نہ یہ کوئی اخلاقی تعلیمات کا مجموعہ ہے۔ جس میں خشک اور بے مزہ باتیں بچوں کیلئے لکھی گئی ہوں، بلکہ یہ ایک بچہ کی پوری زندگی کا مرقع ہے

جو نہایت صاف اور سادہ زبان اور دلکش پیرایۂ بیان میں پیش کیا گیا ہے اور جس میں میکسیکو کے تمام بچے اپنی اپنی تصویریں دیکھ سکتے ہیں۔ یہ نہ صرف ایک بچے کے حالات زندگی ہیں بلکہ یہ اس زمانہ کی تمام تاریخی اور سیاسی زندگی کا آئینہ بھی ہے۔

"فرمین" نہ صرف زبان کی تعلیم کا ذریعہ ہے بلکہ بچے کے لئے تمدنی اور سیاسی شعور پیدا کرنے کا بھی ایک بڑا آلہ ہے جو کسی قصہ یا افسانہ کی شکل میں نہیں بلکہ واقعہ کی حیثیت سے لکھا گیا ہے۔

نمونے کے طور پر اس کے کچھ حصوں کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

حصہ اول (سنہ ۱۹۱۰ء)

فرمین ایک تندرست، ذہین، چست اور چالاک بچہ ہے جو ایک چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہوا ہے۔

اس کا باپ پڈرو ایک کاشتکار ہے جو سرخ ہندی نسل سے ہے جوتا اس کی ماں ایک محنتی اور سیدھی سادی عورت ہے۔ اسکا مکان معمولی چھوس کا بنا ہوا ایک چھپر ہے۔

وہ صبح سے شام تک اپنے باپ کے ساتھ کام کرتا ہے۔

اسی طرح اس کے لباس اور اسکے مکان کا تذکرہ چلا جاتا ہے اس کے بعد اس کے کارندے کا ذکر آتا ہے:-

"اس زمین کا مالک جہاں فریمن اور اس کا باپ دونوں کام کرتے تھے، وہاں نہیں رہتا تھا۔

وہ کبھی کبھار یہاں آجایا کرتا تھا اور اپنے کارندے کے سوا کسی سے کوئی غرض نہ رکھتا تھا۔

وہ شہر میں نہایت شان و شوکت سے رہتا ہے اور خوب دعوتیں اڑاتا ہے۔

اس کا کارندہ ایک نہایت پُرخشونت آدمی ہے جو ہر وقت ناک بھوں چڑھائے رہتا ہے۔

وہ کبھی مسکراتا نہیں ہے۔

اور نہ کبھی دن بھر کے کام سے خوش ہوتا ہے۔

دن بھر کا کام اسے ہمیشہ تھوڑا لگتا ہے۔

وہ کبھی کبھی اس قدر خفا ہو جاتا ہے کہ مزدوروں کو مار بیٹھتا ہے۔

ہر شخص اس سے ڈرتا رہتا ہے

کوئی اس کے خلاف چارہ جوئی نہیں کر سکتا۔"

اور اسی طرح یہ حصہ چلا جاتا ہے۔

(۴۰)

"فرمین پھاوڑا ہاتھ میں لئے جسم کو جھکائے زمین کھودتا ہے۔ اسکو ہر دن پہاڑ معلوم ہوتا ہے۔ وہ دس گھنٹے سے زیادہ روزانہ کام کرتا ہے بیچ میں تھوڑی دیر کھانے کے لئے وہ کام چھوڑتا ہے۔
دوپہر میں سورج کی گرمی سے اس کے ہاتھ اور پاؤں جھلس جاتے ہیں۔
اور پیشانی سے پسینہ ٹپکنے لگتا ہے۔
وہ ہاتھوں سے اسے پونچھتا جاتا ہے۔
اور بعض بعض وقت کام سے اس کا دل بیٹھا جاتا ہے۔
وہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد رک جاتا ہے۔ اپنا سر اٹھاتا ہے اور ارد گرد ایک نظر ڈالتا ہے —— وہ درخت، وہ ننھے ننھے پھول، وہ چڑیاں، وہ بیلوں کے سست اٹھتے ہوئے قدم، وہ ان کا جگالی کرتا اور ہل چلانا!
آفتاب غروب ہونے لگتا ہے۔
دن کا کام ختم ہو جاتا ہے۔
اور وہ اپنے پھاوڑے، کدالیں لئے دن بھر کے تھکے ہارے گھر کی طرف روانہ ہوتے ہیں"۔

(۵)

"آج چھٹا تقسیم ہونے کا دن ہے۔
ہفتہ بھر تک قرین کی زندگی میں کوئی تغیر نہیں ہوا تھا۔
تین بجے کے قریب تمام مزدور کارندے کے مکان کے سامنے
جمع ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔
بعضوں کے ہاتھوں میں آج بھی کدال پھاوڑا ہے، بعض کندھے
پر چادریں ڈالے ہوئے ہیں۔
وہ سب کے سب زمین پر دو دو اور تین تین کی ٹولیاں بنائے
ہوئے ہیں اور دبی زبان میں ایک دوسرے سے باتیں کر رہے ہیں۔
قرین اپنے باپ کے ساتھ آتا ہے۔ ایک ہاتھ میں کھانے کا
برتن ہوتا ہے ایک میں پانی پینے کا۔
اور دیوار سے ٹیک لگا کر ایک طرف کو بیٹھ جاتا ہے۔
وہ اپنا سر جھکائے ہوئے ہے اور نہ جانے وہ کیا سوچ رہا ہے؟
کارندہ انھیں ایک ایک کر کے بلاتا ہے اور ان کی مزدوری انہیں دیتا ہے
جب قرین اپنے باپ کا نام سنتا ہے تو وہ اپنی نظریں اوپر اٹھا
دیتا ہے اور کیا دیکھتا ہے کہ کارندہ اسے تھوڑے پیسے دیتا ہے اور
ایک سخت لہجہ میں یہ کہتا ہے کہ

"بقیہ پیسے اگلے ہفتے میں ملیں گے"

اسی طرح آگے گھر کا حال آتا ہے پھر اس کے بعد عام حالات کا تذکرہ آتا ہے۔

(۷)

"ایک دن جب کہ آسمان کا رنگ صاف تھا اور کھیت ہرے بھرے دکھائی دے رہے تھے، پاس کے گاؤں سے کچھ دوست وہاں آئے جہاں فرین اور اس کا باپ دونوں کام کر رہے تھے۔

وہ اس سے کہنے لگے: کل اتوار کو جب کہ ہم پاس کے قصبہ میں خرید و فروخت کے لئے گئے ہوئے تھے تو ہم نے بعض خوانچہ والوں کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ "انقلاب بڑے زور پر ہے۔ اور حکومت کے ہاتھ پاؤں شل ہو گئے ہیں اور بہت جلد ہر چیز بدل جائے گی۔ کوئی غریب نہیں رہے گا کوئی مزدور نہیں ہوگا اور کوئی بے روزگار نہ ملے گا۔"

فرین کے یہ باتیں کچھ سمجھ میں نہیں آئیں۔

اسی دن فرین کے باپ نے یہ طے کیا کہ اگلے اتوار کو وہ خود شہر جائے گا۔

اور ہفتہ بھر تک کام حسب معمول یوں ہی چلتا رہا۔

سنیچر کے دن جو کہ اجرت ملنے کا دن تھا، کارندے نے سویرے

ہی سب کی اجرتیں دے دیں اور کسی کو کچھ گالی گفتار نہیں دی۔

وہ آج خوش خوش نظر آرہا تھا۔

اور اس کے بتیسوں دانت کھلے ہوئے تھے۔

پھر بھی وہ اپنی پریشانی کو چھپا نہیں سکتا تھا۔"

اس کے بعد وہ شہر جانے کی تیاری کرتے ہیں، اتوار کے دن وہ شہر جاتے ہیں اور وہاں سے انقلاب کے قصے سن کر واپس آتے ہیں۔

(۱۰)

"فرمین اور اس کا باپ دونوں ایک درخت کے سایہ تلے آرام کر رہے تھے کہ انھوں نے مزدوروں کی ایک جماعت کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا۔

یہ بڑے بہادر اور ہمت والے مزدور تھے جو ان سے کہنے لگے

"پیڈرو اب ہم بالکل آزاد ہیں۔ جو زمین ہم جوتیں گے وہ ہماری ہوگی۔ ہم پر اب کوئی کارندہ یا گماشتہ نہ ہوگا جو ہماری گاڑھے پسینہ کی کمائی رکھ لیا کرے گا کوئی ہمیں تحصیلدار یا ڈپٹی کے حوالے نہیں کر دیا کرے گا جو ہمیں بھرتی میں بھیج دیا کرتے ہیں۔

فرمین کو اپنی ماں کے ہاں چھوڑ دو اور آؤ ہمارے ساتھ انقلاب کی لڑائی میں شریک ہو جاؤ۔ جب ہم کامیاب ہو جائیں گے تو

تمھیں ایک حصہ زمین کا ملے گا جو تمہارا ہوگا اور جسے تم خود بوؤ جوتو گے۔

فریتین کے باپ نے جو یہ سنا تو وہ ٹھٹکا رہ گیا اور فریتین بھی بہت متحیر ہوا۔ اس کی سمجھ میں یہ نہ آتا تھا کہ زمین، تحصیلدار، انقلاب یہ سب باتیں کیا ہیں؟

فریتین کا باپ یہ سمجھنے لگا کہ گویا دنیا پلٹی جا رہی ہے۔

ن باتوں سے اس کے دل میں ان تمام مصائب، غربت بھوک اور کپڑوں کی ناداری جو اس کی بیوی اور بچے ایک عرصے سے جھیلتے چلے آرہے تھے، سب کے سب اس کی نظروں کے سامنے بادل کی طرح اٹھنے لگے۔ وہ دیکھنے لگا کہ کارندہ کس طرح اس کی محنت کا پھل کھا رہا ہے تحصیلدار اور ڈپٹی اسکے عزیز و اقربا کو جیل بھیج رہے ہیں، آڑھتیں اس کے کھانے پینے کی دشواریوں کا سبب ہیں۔

اس کی تصور کی آنکھ کے آگے یہ نظر آنے لگا کہ کارندہ کو پھانسی پر چڑھا دیا گیا ہے، تحصیلدار کو گولی سے اڑا دیا گیا ہے اور آڑھتوں میں آگ لگا دی گئی ہے۔

"تم چل رہے ہو یا نہیں؟ وہ اس سے پوچھنے لگے۔

تمہاری بیوی تمہارے آنے تک اپنے پیٹ کا سامان کسی نہ کسی طرح کر لے گی۔

فرین کچھ نہ کچھ کام کر ہی رہا ہے اور دو چار پیسے کما ہی لیتا ہے۔ ہم سب بھی اپنی بیوی، بچے اور مویشیوں کو چھوڑ چھاڑ کر جا رہے ہیں۔ اگر تم نہ گئے تو کارندہ ہر صورت میں تم پر ہم سے ساز باز کا الزام لگائیگا اور جہاں تحصیلدار صاحب کو خبر لگی انھوں نے فوراً تمھیں فوج میں بھرتی کیا، یا رسد بیگار لگادی۔

پیڈرو! اب تم ایک طرف فیصلہ کر لو۔

انقلاب بڑھتا جا رہا ہے۔

پیڈرو نے کدال اور پھاوڑا فرین کے سپرد کیا اور کہا۔

"اپنی ماں سے کہنا کہ میں جلد ہی آؤں گا۔ اس سے یہ بھی کہنا کہ میں اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ جا رہا ہوں اور گھبرائے نہیں"

فرین اپنے گھر کی طرف بڑھا۔

اور پیڈرو نے انقلاب کا راستہ لیا"

اس کے بعد انقلاب اپنی پوری قوت اور شدت کے ساتھ شروع ہوا لیکن حکومت نے معمولی رعائتیں دے کر انقلابِ اول سے صلح کرلی۔ فرین کا باپ اس صلح پر راضی نہ تھا اور وہ سمجھتا تھا کہ حالات بدستور ہیں اور ان میں کوئی فرق نہیں آیا ہے"

(۱۲)

"فریین کے باپ نے دیکھا کہ اس کے خواب کی تعبیر تو صحیح نہیں ہوئی، وہ پھر اپنے جھونپڑے کو لوٹے اور ایک ایسے آقا کی خدمت گزاری کرے جو شہر میں رہتا ہے اور ہر طرح کے عیش و آرام میں ڈوبا رہتا ہے! پھر اسی کارندے کا منہ دیکھے! تحصیلدار کی سختیاں پہلے سے بھی زیادہ اٹھائے اے کاش آرزوئیں ٹوٹ جاتیں! اب مزدوری اس سے بھی کم ملے گی اور وہ اس زمین کا مالک بھی نہ ہوگا جو اسے دی گئی ہے! لیکن نہیں، وہ اب پھر ایسا نہیں کرے گا۔

وہ اپنی بندوق اب نہیں چھوڑے گا وہ اسے ہمیشہ اپنے ساتھ رکھے گا۔ وہ اپنی بیوی اور فریین سے اس وقت تک نہیں ملے گا جب تک وہ ان سے یہ نہ کہہ سکے کہ

'یہ زمین میری ہے کوئی مجھ سے یہ نہیں لے سکتا اس زمین کی تمام پیداوار ہماری ہوگی، خواہ اس کیلئے وہ ہمیں ہیں دفن کیوں نہ کردیں'۔ فریین کے باپ نے یہ باتیں اپنے ساتھیوں میں سے بھی کسی سے نہیں کہیں اور دیکھتا رہا کہ کیا ہوتا ہے؟۔

یہ سوچ کر فریین کا باپ چپکے سے جنوب کی طرف چلا گیا اور وہاں جاکر انقلابیوں کی اس جماعت میں شریک ہوگیا جو صحیح انقلاب کرنا چاہتے

تھے،

اس اثنا میں فرین روز بروز بڑا ہوتا گیا اور اب وہ ایک جوان مرد ہو گیا۔

اس کی ماں برابر کام کرتی رہی اور کبھی کبھی جب اسے دشواری پیش آتی تو اس کے پڑوسی اس کی مدد کر دیا کرتے۔

اب کارندہ بدل گیا تھا لیکن روزانہ کی اجرت کا وہی قاعدہ تھا۔

فرین جانتا تھا کہ اس کا باپ لڑتا پھر رہا ہے لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ کہاں ہے؟ اور اگر وہ جانتا بھی تو اس سے خط و کتابت نہیں کر سکتا تھا۔

وہ سوچنے لگا، اے کاش میں لکھنا پڑھنا جانتا تو میں اپنے باپ کو ایک خط لکھتا لیکن وہ یہ نہیں سمجھ سکا کہ اگر وہ لکھنا پڑھنا بھی جانتا تو وہ اسے خط نہ بھیج سکتا تھا۔

پھر کیا میں جاؤں اور اپنے باپ کے ساتھ جنگ میں شریک ہو جاؤں لیکن وہ ابھی جنگ کے قابل نہ تھا اور پھر اسکی ماں کیا کرے گی؟۔

پھر بھی اس کے دل سے یہ خیال نہیں ہٹا۔

اس دوران میں میکسیکو کے شمال میں جو حکومت قائم ہوئی اسے لوگوں نے ختم کر دیا۔ لیکن جنوب کے حصے میں وہ ایسا نہ کر سکے اور اس میں سب سے بڑا ہاتھ فرین کے باپ پیڈرو کا تھا۔

فریین کا باپ اپنے جنگی کارناموں کی وجہ سے اب ایک فوجی افسر ہوگیا تھا۔

اس کے ساتھ وفادار سپاہیوں کی ایک چھوٹی سی جماعت تھی اس کی قوت کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا تھا۔

اس کے ساتھی اسکے بڑے جاں نثار اور قرباں بردار تھے۔ فریین کا باپ ایسی تمام زمینوں کو جن پر زبردستی قبضہ کرتا یا کوئی چھوڑ کر چلا جاتا، وہ کاشتکاروں کو تقسیم کردیتا یا انھیں پھر واپس کردیتا جن سے کہ یہ سودی قرضہ یا پیشگی بیعانہ کے طور پر لے لی گئی تھیں۔ اکثر ایسا ہوا کہ جو زمینیں انھیں ملیں، وہ جنگ کی وجہ سے خالی پڑی رہیں۔

اسی طرح وہ عرصہ تک لڑتا رہا۔

جنگ کی اس ایماندارانہ اور انصاف ورانہ حیثیت کی وجہ سے ملک میں بہت سی نئی نئی جماعتیں "زمین اور انصاف" کے اس نعرہ کی تائید کیلئے کھڑی ہوگئیں۔

جن لوگوں نے سر اطاعت نہیں جھکایا وہ خود غرض دولت مندوں کی جماعت تھی۔ غیر ملکی، پادری، فوجی آمریت کے ساتھ تھے جس کی ہمیشہ یہ کوشش رہی کہ اس حکومت کا خاتمہ کردے اور کسانوں اور مزدوروں کی اس تحریک کو بالکل مٹا دے۔

اور انھوں نے عارضی طور پر اس میں کامیابی بھی حاصل کر لی تھی۔

(۱۸)

قرین اور اس کی ماں دونوں اس مکان میں رہتے تھے، جو

پڈرو کا بنوایا ہوا تھا۔

یہ سمجھ کر کہ قرین کا باپ انقلاب کے ساتھ ہے، کارندے

نے انھیں وہاں سے نکال دیا اور اس مکان کو جلوا ڈالا۔

انھوں نے ایک اور کے مکان میں جا کر پناہ لی اور یہ راہ دیکھنے

لگے کہ پڈرو کب واپس آتا ہے۔

قرین اب ایک نوجوان آدمی تھا۔

وہ سمجھنے لگ گیا تھا کہ کیا ہو رہا ہے اور اس کا باپ کیوں

انقلاب میں شریک ہو گیا ہے۔

اس کو وہ سب جگہیں یاد آ رہی تھیں جہاں جہاں وہ اپنے

باپ کے ساتھ کام کر چکا تھا اور اب اسے خود کام کی تلاش میں

ایک باغ سے دوسرے باغ میں جانا پڑتا تھا۔

وہ رنجیدہ رہا کرتا تھا اور اپنے کو بڑا بدقسمت سمجھتا تھا کہ اس کے

رہنے تک کی کوئی جگہ نہیں۔

ان کے پاس زمین کا ایک ٹکڑا بھی نہیں جس پر وہ اپنا جھونپڑا

ہو سکیں، فصلیں بو سکیں اور مویشی پال سکیں۔
باغ کا مالک انھیں درخت سے لکڑیاں بھی کاٹنے نہیں دیتا
اور نہ انھیں باغ کے پھل اور جنگل کی پیداوار استعمال کرنے دیتا ہے
جس میں کسی کی محنت اور کوشش کو کوئی دخل نہیں۔
زمیندار کو اتنی زمین کی کیا ضرورت ہے جو سال بہ سال
بیکار پڑی رہتی ہے!
نفرت کے ایک سخت جذبہ کے ساتھ جو اسے وراثتاً ملا تھا
اور کسی کا سکھا ہوا نہیں تھا اسے یہ محسوس ہونے لگا اور اس نے یہ
طے کر لیا کہ اس مصیبت کا تنہا علاج یہی ہے کہ ان سب چیزوں کا خاتمہ ہو جائے،
اب اس کے بعد انقلاب آتا ہے اور اس سے پہلے کا نقشہ کیسا
اچھا کھینچا گیا ہے!

(۱۹)

"صبح کے وقت ہوا کچھ بند بند سی تھی۔
سورج آگ کا گولا معلوم ہو رہا تھا۔
آسمان کا رنگ نیلا اور صاف شفاف ہو رہا تھا۔
اپنے پھاوڑے کی پوری قوت کے ساتھ قرمین زرخیز مٹی کا
ایک بڑا تودہ توڑ رہا تھا۔

لمبی ہموار ہلاتیاں آگے چل کر نظروں سے اوجھل ہوگئی تھیں
نئے جتے ہوئے کھیت سے مٹی کی نمی کی خوشبو اٹھ رہی تھی۔
کبھی کبھی ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں سے سورج کی شعاعوں کی
گرمی کم ہوجاتی تھی۔ فرتین کے دل میں عجیب عجیب احساسات پیدا
ہو رہے تھے۔ وہ خوش اور مسرور تھا۔
وہ سیٹی بجا رہا تھا کہ اندر کی ہوا نکل جائے جو اسکے سینہ میں
بھری ہوئی تھی اور اسے سانس لینے سے روک رہی تھی۔
توہم اس کا قومی خاصہ تھا، اس نے کوؤں کی کائیں کائیں
سُنی، جو کھانے کی تلاش میں ایک کھیت سے دوسرے کھیت
میں اڑ کر جا رہے تھے تو اسے ایک بڑی بدشگونی سے تعبیر کیا۔
وہ یکایک کام کرتے کرتے رک گیا۔
اور ذرا دم لینے کے لئے بیٹھ گیا، اور اِدھر اُدھر کی باتیں
سوچنے لگا۔ یہ زندگی میں پہلا موقع تھا جب کہ اس کے دل میں
ایسے ایسے خیالات اُٹھ رہے تھے"
انقلاب کے علم برداروں میں اختلاف ہوجاتا ہے۔ اور
پدرو تنگ آکر اپنے بال بچوں میں واپس آجاتا ہے۔

"بقیہ پیسے اگلے ہفتے میں ملیں گے۔"

اسی طرح آگے گھر کا حال آتا ہے پھر اس کے بعد عام حالات کا تذکرہ آتا ہے۔

(۷)

"ایک دن جب کہ آسمان کا رنگ صاف تھا اور کھیت ہرے بھرے دکھائی دے رہے تھے، پاس کے گاؤں سے کچھ دوست وہاں آئے جہاں فرمین اور اس کا باپ دونوں کام کر رہے تھے۔

وہ اس سے کہنے لگے: کل اتوار کو جب کہ ہم پاس کے قصبہ میں خرید و فروخت کے لئے گئے ہوئے تھے تو ہم نے بعض خوانچہ والوں کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ "انقلاب بڑے زور پر ہے۔ اور حکومت کے ہاتھ پاؤں شل ہو گئے ہیں اور بہت جلد ہر چیز بدل جائے گی۔ کوئی غریب نہیں رہے گا کوئی مزدور نہیں ہوگا اور کوئی بے روزگار نہ ملے گا۔"

فرمین کے یہ باتیں کچھ سمجھ میں نہیں آئیں۔

اسی دن فرمین کے باپ نے یہ طے کیا کہ اگلے اتوار کو وہ خود شہر جائے گا۔

اور ہفتہ بھر تک کام حسب معمول یوں ہی چلتا رہا۔

سنیچر کے دن جو کہ اجرت ملنے کا دن تھا، کارندے نے سویرے

ہی سب کی اجرتیں دے دیں اور کسی کو کچھ گالی گفتار نہیں دی۔
وہ آج خوش خوش نظر آرہا تھا۔
اور اس کے بتیسوں دانت کھلے ہوئے تھے۔
پھر بھی وہ اپنی پریشانی کو چھپا نہیں سکتا تھا"۔
اس کے بعد وہ شہر جانے کی تیاری کرتے ہیں، اتوار کے دن
وہ شہر جاتے ہیں اور وہاں سے انقلاب کے قصے سن کر واپس آتے ہیں۔

(۱۰)

"فرمین اور اس کا باپ دونوں ایک درخت کے سایہ تلے آرام کر رہے تھے کہ انھوں نے مزدوروں کی ایک جماعت کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا۔

یہ بڑے بہادر اور ہمت والے مزدور تھے جوان سے کہنے لگے "پدڑو اب ہم بالکل آزاد ہیں۔ جو زمین ہم جوتیں گے وہ ہماری ہوگی۔ ہم پر اب کوئی کارندہ یا گماشتہ نہ ہوگا جو ہماری گاڑھے پسینہ کی کمائی رکھ لیا کرے گا کوئی ہمیں تحصیلدار یا ڈپٹی کے حوالے نہیں کر دیا کرے گا جو ہمیں بھرتی میں بھیج دیا کرتے ہیں۔

فرمین کو اپنی ماں کے ہاں چھوڑ دو اور آؤ ہمارے ساتھ انقلاب کی لڑائی میں شریک ہو جاؤ۔ جب ہم کامیاب ہو جائیں گے تو

تمھیں ایک حصہ زمین کا ملے گا جو تمھارا ہوگا اور جسے تم خود بوؤ جوتو گے۔

فرین کے باپ نے جو یہ سنا تو وہ ٹھٹکا رہ گیا اور فرین بھی بہت متحیر ہوا۔ اس کی سمجھ میں یہ نہ آتا تھا کہ زمین، تحصیلدار، انقلاب یہ سب باتیں کیا ہیں؟

فرین کا باپ یہ سمجھنے لگا کہ گویا دنیا پلٹی جا رہی ہے۔

ان باتوں سے اس کے دل میں ان تمام مصائب، غربت بھوک اور کپڑوں کی ناداری جو اس کی بیوی اور بچے ایک عرصے سے جھیلتے چلے آ رہے تھے، سب کے سب اس کی نظروں کے سامنے بادل کی طرح اٹھنے لگے۔ وہ دیکھنے لگا کہ کارندہ کس طرح اس کی محنت کا پھل کھا رہا ہے تحصیلدار اور ڈپٹی اسکے عزیز واقربا کو جیل بھیج رہے ہیں، آڑھتیں اس کے کھانے پینے کی دشواریوں کا سبب ہیں۔

اس کی تصور کی آنکھ کے آگے یہ نظر آنے لگا کہ کارندہ کو پھانسی پر چڑھا دیا گیا ہے، تحصیلدار کو گولی سے اڑا دیا گیا ہے اور آڑھتوں میں آگ لگا دی گئی ہے۔

"تم چل رہے ہو یا نہیں؟ وہ اس سے پوچھنے لگے۔

تمھاری بیوی تمھارے آنے تک اپنے پیٹ کا سامان کسی نہ کسی طرح کر لے گی۔

فرین کچھ نہ کچھ کام کر ہی رہا ہے اور دو چار پیسے کما ہی لیتا ہے۔ ہم سب بھی اپنی بیوی بچے اور مویشیوں کو چھوڑ چھاڑ کر جا رہے ہیں۔ اگر تم نہ گئے تو کارندہ ہر صورت میں تم پر ہم سے ساز باز کا الزام لگائیگا اور جہاں تحصیلدار صاحب کو خبر لگی انھوں نے فوراً تمھیں فوج میں بھرتی کیا، یا رسد بے گار لگادی۔

پیڈرو! اب تم ایک طرف فیصلہ کر لو۔

انقلاب بڑھتا جا رہا ہے۔

پیڈرو نے کدال اور پھاوڑا فرین کے سپرد کیا اور کہا۔

اپنی ماں سے کہنا کہ میں جلد ہی آؤں گا۔ اس سے یہ بھی کہنا کہ میں اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ جا رہا ہوں اور گھبرائے نہیں۔"

فرین اپنے گھر کی طرف بڑھا۔

اور پیڈرو نے انقلاب کا راستہ لیا۔"

اس کے بعد انقلاب اپنی پوری قوت اور شدت کے ساتھ شروع ہوا لیکن حکومت نے معمولی رعائتیں دے کر انقلاب والوں سے صلح کر لی۔ فرین کا باپ اس صلح پر راضی نہ تھا اور وہ سمجھتا تھا کہ حالات بدستور ہیں اور ان میں کوئی فرق نہیں آیا ہے۔"

(۱۲)

"فرین کے باپ نے دیکھا کہ اس کے خواب کی تعبیر تو صحیح نہیں ہوئی، وہ پھر اپنے جھونپڑے کو لوٹے اور ایک ایسے آقا کی خدمت گزاری کرے جو شہر میں رہتا ہے اور ہر طرح کے عیش و آرام میں ڈوبا رہتا ہے! پھر اسی کارندے کا منہ دیکھے! تحصیلدار کی سختیاں پہلے سے بھی زیادہ اٹھائے کاش آرزوئیں ٹوٹ جاتیں! اب مزدوری اس سے بھی کم ملے گی اور وہ اس زمین کا مالک بھی نہ ہوگا جو اسے دی گئی ہے! لیکن نہیں، وہ اب پھر ایسا نہیں کرے گا۔

وہ اپنی بندوق اب نہیں چھوڑے گا وہ اسے ہمیشہ اپنے ساتھ رکھے گا۔ وہ اپنی بیوی اور فرین سے اس وقت تک نہیں ملے گا جب تک وہ ان سے یہ نہ کہہ سکے کہ

'یہ زمین میری ہے کوئی مجھ سے یہ نہیں لے سکتا اس زمین کی تمام پیداوار ہماری ہوگی، خواہ اس کیلئے وہ ہمیں یہیں دفن کیوں نہ کردیں'۔

فرین کے باپ نے یہ باتیں اپنے ساتھیوں میں سے بھی کسی سے نہیں کہیں اور دیکھتا رہا کہ کیا ہوتا ہے؟۔

یہ سوچ کر فرین کا باپ چپکے سے جنوب کی طرف چلا گیا اور وہاں جاکر انقلابیوں کی اس جماعت میں شریک ہوگیا جو صحیح انقلاب کرنا چاہتے

تھے،

اس اثنا میں فرین روز بروز بڑا ہوتا گیا اور اب وہ ایک جوان مرد ہوگیا۔

اس کی ماں برابر کام کرتی رہی اور کبھی کبھی جب اسے دشواری پیش آتی تو اس کے پڑوسی اس کی مدد کر دیا کرتے۔

اب کارندہ بدل گیا تھا، لیکن روزانہ کی اجرت کا وہی قاعدہ تھا۔

فرین جانتا تھا کہ اس کا باپ لڑتا پھر رہا ہے لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ کہاں ہے؟ اور اگر وہ جانتا بھی تو اس سے خط و کتابت نہیں کر سکتا تھا۔

وہ سوچنے لگا، اے کاش میں لکھنا پڑھنا جانتا تو میں اپنے باپ کو ایک خط لکھتا لیکن وہ یہ نہیں سمجھ سکا کہ اگر وہ لکھنا پڑھنا بھی جانتا تو وہ اسے خط نہ بھیج سکتا تھا۔

پھر کیا میں جاؤں اور اپنے باپ کے ساتھ جنگ میں شریک ہو جاؤں لیکن وہ ابھی جنگ کے قابل نہ تھا اور پھر اسکی ماں کیا کرے گی؟۔

پھر بھی اس کے دل سے یہ خیال نہیں ہٹا۔

اس دوران میں میکسیکو کے شمال میں جو حکومت قائم ہوئی اسے لوگوں نے ختم کر دیا۔ لیکن جنوب کے حصے میں وہ ایسا نہ کر سکے اور اس میں سب سے بڑا ہاتھ فرین کے باپ پیڈرو کا تھا۔

فریین کا باپ اپنے جنگی کارناموں کی وجہ سے اب ایک فوجی افسر ہوگیا تھا۔

اس کے ساتھ وفادار سپاہیوں کی ایک چھوٹی سی جماعت تھی اس کی قوت کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا تھا۔

اس کے ساتھی اسکے بڑے جاں نثار اور فرماں بردار تھے۔ فریین کا باپ ایسی تمام زمینوں کو جن پر زبردستی قبضہ کرتا یا کوئی چھوڑ کر چلا جاتا، وہ کاشتکاروں کو تقسیم کردیتا یا انھیں پھر واپس کردیتا جن سے کہ یہ سودی قرضہ یا پیشگی بیعانہ کے طور پر لے لی گئی تھیں۔ اکثر ایسا ہوا کہ جو زمینیں انھیں ملیں، وہ جنگ کی وجہ سے خالی پڑی رہیں۔

اسی طرح وہ عرصہ تک لڑتا رہا۔

جنگ کی اس ایماندارانہ اور انصاف ورانہ حیثیت کی وجہ سے ملک میں بہت سی نئی نئی جماعتیں "زمین اور انصاف" کے اس نعرہ کی تائید کیلئے کھڑی ہوگئیں۔

جن لوگوں نے سر اطاعت نہیں جھکایا وہ خود غرض دولت مندوں کی جماعت تھی۔ غیر ملکی، پادری، فوجی آمریت کے ساتھ تھے جس کی ہمیشہ یہ کوشش رہی کہ اس حکومت کا خاتمہ کردے اور کسانوں اور مزدوروں کی اس تحریک کو بالکل مٹادے۔

اور انھوں نے عارضی طور پر اس میں کامیابی بھی حاصل کر لی تھی۔

(۱۸)

فرین اور اس کی ماں دونوں اس مکان میں رہتے تھے، جو پیڈرو کا بنوایا ہوا تھا۔

یہ سمجھ کر کہ فرین کا باپ انقلاب کے ساتھ ہے، اکارندے نے انھیں وہاں سے نکال دیا اور اس مکان کو جلوا ڈالا۔

انھوں نے ایک اور کے مکان میں جا کر پناہ لی اور یہ راہ دیکھنے لگے کہ پیڈرو کب واپس آتا ہے۔

فرین اب ایک نوجوان آدمی تھا۔

وہ سمجھنے لگ گیا تھا کہ کیا ہو رہا ہے اور اس کا باپ کیوں انقلاب میں شریک ہو گیا ہے۔

اس کو وہ سب جگہیں یاد آرہی تھیں جہاں جہاں وہ اپنے باپ کے ساتھ کام کر چکا تھا اور اب اسے خود کام کی تلاش میں ایک باغ سے دوسرے باغ میں جانا پڑتا تھا۔

وہ رنجیدہ رہا کرتا تھا اور اپنے کو بڑا بدقسمت سمجھتا تھا کہ اس کے رہنے تک کی کوئی جگہ نہیں۔

ان کے پاس زمین کا ایک ٹکڑا بھی نہیں جس پر وہ اپنا جھونپڑا

ہی بیت سکیں، فصلیں بو سکیں اور مویشی پال سکیں۔

باغ کا مالک انھیں درخت سے لکڑیاں بھی کاٹنے نہیں دیتا اور نہ انھیں باغ کے پھل اور جنگل کی پیداوار استعمال کرنے دیتا ہے جس میں کسی کی محنت اور کوشش کو کوئی دخل نہیں۔

زمیندار کو اتنی زمین کی کیا ضرورت ہے جو سال بہ سال بیکار پڑی رہتی ہے!۔

نفرت کے ایک سخت جذبے کے ساتھ جو اسے وراثتاً ملا تھا اور کسی کا سکھا ہوا نہیں تھا اسے یہ محسوس ہونے لگا اور اس نے یہ طے کر لیا کہ اس مصیبت کا تنہا علاج یہی ہے کہ ان سب چیزوں کا خاتمہ ہو جائے۔

اب اس کے بعد انقلاب آتا ہے اور اس سے پہلے کا نقشہ کیسا اچھا کھینچا گیا ہے!

(۱۹)

صبح کے وقت ہوا کچھ بند بند سی تھی۔

سورج آگ کا گولا معلوم ہو رہا تھا۔

آسمان کا رنگ نیلا اور صاف شفاف ہو رہا تھا۔

اپنے پھاوڑے کی پوری قوت کے ساتھ فرمین زرخیز مٹی کا ایک بڑا تودہ توڑ رہا تھا۔

لمبی ہموار بلاتیاں آگے چل کر نظروں سے اوجھل ہو گئی تھیں
نئے جتے ہوئے کھیت سے مٹی کی نمی کی خوشبو اٹھ رہی تھی۔
کبھی کبھی ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں سے سورج کی شعاعوں کی
گرمی کم ہو جاتی تھی۔ فریمن کے دل میں عجیب عجیب احساسات پیدا
ہو رہے تھے۔ وہ خوش اور مسرور تھا۔
وہ سیٹی بجا رہا تھا کہ اندر کی ہوا نکل جائے جو اسکے سینہ میں
بھری ہوئی تھی اور اسے سانس لینے سے روک رہی تھی۔
تو ہم اس کا قومی خاصہ تھا، اس نے کووں کی کائیں کائیں
سُنی، جو کھانے کی تلاش میں ایک کھیت سے دوسرے کھیت
میں اڑ کر جا رہے تھے تو اسے ایک بڑی بدشگونی سے تعبیر کیا۔
وہ یکایک کام کرتے کرتے رک گیا۔
اور ذرا دم لینے کے لئے بیٹھ گیا، اور اِدھر اُدھر کی باتیں
سوچنے لگا۔ یہ زندگی میں پہلا موقع تھا جب کہ اس کے دل میں
ایسے ایسے خیالات اُٹھ رہے تھے!
انقلاب کے علم برداروں میں اختلاف ہو جاتا ہے۔ اور
پڈرو تنگ آکر اپنے بال بچوں میں واپس آجاتا ہے۔

(۲۴)

فریبن، اس کا باپ اور اس کی ماں اب ایک چھوٹے سے
معمولی، خوبصورت مکان میں رہتے ہیں۔
اس کا اندرونی حصہ نہایت صاف، سادہ اور خوشنما ہے
دیہاتی راز و سامان نے اس گھر کو اور آرام دہ بنا دیا ہے
فریبن کا اپنا ایک گھوڑا ہے۔
اس کی ماں کے پاس اب ایک سینے کی مشین، ایک اونی
چادر اور ایک ریشمی۔قمیص بھی ہے۔
ان کے ہاں چار گائے، بیل اور بکریاں بھی ہیں۔
وہ شہر کے قریب ایک بڑی زمینداری پر مال گزار کاشتکار
کے طور پر رہتے ہیں۔
پیڈرو اب انقلاب کے میدان سے واپس آ گیا ہے لیکن
اس کا عہدہ ابھی تک بدستور قایم ہے۔
اس کا ذریعہ آمدنی بجز اپنی اجرت گائے بیل اور کھیتی
باڑی کے اور کچھ نہیں ہے۔
وہ اب ویسے ہی کپڑے پہنتا ہے جیسا کارندہ پہنتا تھا۔
اس کی بندوق اور اس کی کارتوس کی پیٹیاں اسکے سرہانے

ہر وقت ٹنگی رہتی ہیں۔

وہی زمیندار اب اسے ایک مناسب لگان پر زمین جوتنے کے لئے دیتا ہے۔

جب کارندہ کام دیکھنے کے لئے آتا ہے اور اس کے مکان سے گزرتا ہے تو وہ ہر ایک کو سلام کرتا ہے اور فرہین کا حال پوچھتا ہے

فرہین صبح کو اپنے باپ کے ساتھ کام کرتا ہے اور سہ پہر میں گاؤں کے مدرسے میں جاتا ہے۔

اس نے اب لکھنا پڑھنا سیکھ لیا ہے۔

اتوار کے دن وہ گاؤں میں گھومنے پھرنے کیلئے جاتا ہے سہ پہر میں وہ باتیں کرنے کے لئے کچھ لوگوں کو جمع کر لیتا ہے. یوم پیدائش اور دوسری تقریبوں میں فرہین ایک بڑی ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔ انقلاب کے بعد جمہوری حکومت قایم ہوتی ہے۔ وہ کاشتکاروں کو تمام ضروری حقوق دیتی ہے اور فرہین بھی ایک بڑی شخصیت بنجاتا ہے

(۲۷)

فرہین اب ایک بڑا آدمی ہو گیا ہے۔ جسمانی، تمدنی اور اخلاقی ہر لحاظ سے۔

وہ اپنی زمین پر نیز زمینداروں سے لگان پر زمین لے کر

کاشت کرتا ہے۔ اس بستی کے کاشتکاروں نے ہل کر اسے اپنے تمام معاملات کا نمائندہ منتخب کیا ہے اور وہ اجرت، کام کے اوقات اور مقدار کے معاملہ میں انکی طرف سے گفت وشنید کرتا ہے۔

اس نے گاؤں کے مدرسے میں اپنی ابتدائی تعلیم ختم کرلی ہے لیکن اخبارات اور سیاسی و معاشی مسائل پر رسائل کے مطالعہ سے وہ اپنی تعلیم اب بھی جاری رکھتا ہے۔

اس کا ایک چھوٹا سا کتب خانہ ہے۔

وہ مدرسہ کا بڑا ہمدرد ہے اور ہمیشہ اپنے ساتھیوں سے اپنے بچوں کو مدرسہ بھیجنے کے لئے تقاضہ کرتا ہے۔

اپنی فرصت کے اوقات میں وہ آرام کرتا ہے اور اپنے باجے سے لطف اٹھاتا ہے۔

اس نے اپنی ریاست میں مختلف جگہوں کا دورہ کیا ہے اور اس نے کاشتکاری اور مویشی پالنے کے مختلف طریقوں کا مطالعہ کیا ہے اس نے خود بھی کچھ مویشی پالے ہیں اور کاشتکاری کے نئے طریقوں کا تجربہ کر رہا ہے۔

اس نے اپنے آبائی ہل کو بدل کر ایک جدید قسم کا ہل اختیار کیا ہے

وہ جلد ہی ایک ٹریکٹر حاصل کرنے کی فکر میں بھی ہے۔

قومی تعطیلات کے موقع پر وہ خوب جشن مناتا ہے"
انقلاب کے بعد جب امن وسکون ہوجاتا ہے تو قومی مجالس کے
انتخاب کا وقت آتا ہے۔ اور اس میں فرین کا انتخاب ہوتا ہے۔

(۲۹)

فرین کو قومی کانگریس میں نمائندہ منتخب کرکے بھیجا جاتا ہے۔
اس کے باپ نے وہ تمام اختیارات اس کی طرف منتقل کر دیئے
ہیں جو لوگوں نے اسے دے رکھے تھے۔
فرین نے کبھی ہتھیار ہاتھ میں نہیں لیا تھا۔
اس نے کبھی ایک گولی بھی نہیں چلائی تھی۔
اس نے کبھی کسی کو جان سے نہیں مارا۔
لیکن انقلاب کے اصولوں کی اس سے زیادہ ہمت اور بہادری
سے حفاظت کرنے والا کوئی نہیں ہے۔
کوئی اس سے زیادہ ہم قوموں اور ہم نسلوں کی مدد کرنے
والا نہیں ہے۔ وہ انقلاب کی پیداوار ہے۔
وہ آمروں اور غاصبوں کے ظلم اور تعدی کو جانتا ہے۔
فرین اپنی حقیقت، اپنے ماضی اور اپنے عقیدے کو کبھی نہیں چھوڑیگا
اسے اپنی نسل پر پورا اعتماد ہے اور اس کیلئے اپنی جان تک لڑا دیگا

قربین کانگریس کا ممبر منتخب ہو جاتا ہے۔ وہ اس کے جلسوں میں شریک ہوتا ہے، وہ کسی جماعت اور فرد کے مفاد کی خاطر کسی کا ساتھ نہیں دیتا۔ بلکہ اس کے نزدیک تمام قوم کا مفاد مقدم ہوتا ہے۔ اور وہ انکی مسائل پر سرگرمی کے ساتھ حصہ لیتا ہے۔

(۱۳)

جب قومی تعلیم کا قانون بحث کے لئے آیا تو قربین نے بھی کچھ اس پر اظہار خیال کرنا چاہا۔

لیکن سوالات، اعتراضات اور تشریحات کے شور وغل میں اس کی آواز کسی نے نہیں سُنی۔

قربین نے پھر ایک کوشش کی اور توجہ ہوئی۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھتا ہے، مقرر کی جگہ پر جاتا ہے اور ایک استقلال اور مضبوطی کے لہجہ میں کہتا ہے:۔

"ساتھیو! میں تم سے یہ درخواست کرنی چاہتا ہوں کہ ملک میں سب کیلئے ایک طرح کی قومی تعلیم ہو، خواہ ہندی ہو یا غیر ہندی امیر ہو یا غریب، کاتولیکی ہو یا پروٹستانی۔

تمام میکسیکو والوں کو ایک سا موقع ہو کہ وہ اپنی معاش کے لئے ایک سی تعلیم و تربیت حاصل کریں۔

"ساتھیو! میں تم سے درخواست کروں گا کہ ہمارے لئے جو دیہاتوں اور گاؤں میں رہتے ہیں، مدرسے ہونے چاہئیں۔ یہ دیکھ کر کہ ہمارے بہت سے والدین اپنے بچوں کو تعلیم نہیں دلا سکتے ہیں، لہذا کم سے کم ان کے بچوں کی تعلیم ہونی چاہیئے۔

مدرسوں میں ہمارے بچوں کو کام سے محبت کرنا سکھانا چاہیئے یہی ایک ذریعہ ہے جس سے وہ غربت اور امرار کی غلامی کا شکار نہ ہوں گے۔

انھیں اس کی تعلیم دینی اور اس کی تلقین کرنی چاہیئے کہ اصل مذہب یہ ہے کہ اپنے ہمسایہ کی مدد کی جائے اور انسانی جان کا احترام کیا جائے۔ نیز سب کے ساتھ انصاف کیا جائے اور آزادی و عالمگیر برادری کا خیال رکھا جائے۔

جذبات سے کانپتا ہوا فرین نیچے اترا۔

دوسرے نمایندے بولنے کی اجازت چاہتے ہیں۔

صدر گھنٹی بجاتا ہے۔

سوال! سوال!!

تعلیم کا قانون پاس ہو جاتا ہے۔

اب اس کے بعد ملکیت آراضی اور تقسیم کا قانون آتا ہے

فریمین پھر ایک بار نہایت جوش اور خروش کے ساتھ تقریر کرتا ہے
دفعہ ۲۷ زیر بحث ہے۔

فریمین تقریر کی اجازت چاہتا ہے اور اس اندیشہ سے کہ شاید اسے اجازت نہ ملے، وہ پلیٹ فارم پر جھپٹ کر پہنچ جاتا ہے۔

کہا جاسکتا ہے کہ اس کے بڑے بڑے مخالف ہیں۔

وہ ایک آتش فشاں پہاڑ کی طرح پھوٹنا ہی چاہتا ہے!

ایک نہایت صاف، آہستہ اور جچی تلی آواز میں وہ زبان کھولتا ہے

"میری تقریر ایک ہزار برس پیچھے کی آواز ہے جو آج اس شکل میں نکل رہی ہے۔ یہ میری قوم کی روح کی آواز ہے، وہ قوم جو ذلت و خواری میں پڑی ہوئی تھی اور اب امید ہے کہ اس دفعہ ۲۷ کے ساتھ جو ہم منظور کرنے جا رہے ہیں، پھر دوبارہ اٹھے گی

وہ قوم جو آج تم سے میرے ذریعے مخاطب ہے، تمام سیاسی اور سماجی انقلابات میں جانوروں کے چارے کا کام دیتی رہی ہے۔

ہم اب اسے جاری نہیں رکھ سکتے ہیں۔

وہ قوم، وہ قوم جو آج میرے ذریعہ تم سے ہم کلام ہے، اپنے خون اور پسینہ سے اس سرزمین کو سیراب کرتی رہی ہے تاکہ قوم کے ان ہزارہا ناکاروں کی پرورش ہو جو ہاتھ سے پھاوڑے اور کدال کا چھونا

ذلت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ وہ ان صعوبتوں کی ہنسی اور مذاق اڑاتے ہیں جو دھوپ اور بارش کی سختیاں جھیلتی رہی ہیں۔ انھوں نے کبھی ہمدردی اور توجہ سے اس درد اور غم بھری داستان کو سنا تک نہیں جو نغموں اور دعاؤں کی شکل میں نکلتی رہی ہے۔

وہ قوم، وہ قوم جو آج تم سے میرے ذریعے مخاطب ہو رہی ہے۔ یہ کہہ رہی ہے کہ۔

اگر زمین کے مالک وہ لوگ ہیں جو اسے جوتتے اور بوتے ہیں تو اس کی تقسیم کا کام شروع کر دینا چاہیئے۔ ہم ہیں اس کے مالک ہم نے اس کی قیمت ادا کی ہے، اصل سے زیادہ اور پیشگی۔ اس قربانی کی کوئی تلافی ہو سکتی ہے تو وہ زمین، مدرسے، قرضے، انصاف اور آزادی ہیں"۔

اس کی اس تقریر کے بعد قانون منظور ہو جاتا ہے۔

قربین اپنے گاؤں کو واپس آتا ہے۔

اس کی واپسی پر اس کے دوٹر نعرے، موسیقی، آتش بازی اور طرح طرح کے تماشوں سے اس کا استقبال کرتے ہیں۔ اس کا باپ اسے خوب گلے لگاتا ہے۔

اس کی ماں اسے دیکھ کر خوشی سے رو پڑتی ہے۔

قربین کی آنکھوں سے بھی آنسو نکل پڑتے ہیں اور وہ بھرائی

ہوئی آواز میں صرف اتنا کہتا ہے:۔

"ابا!"

"اماں!"

قرین کا آخری زمانہ:۔

(۳۵)

قرین، اس کا باپ اور اس کی ماں ایک چھوٹے سے معمولی کچے مکان میں رہتے ہیں۔

وہ اندر سے بہت سادہ ہے لیکن نہایت صاف اور ستھرا اس کی ماں کے پاس ایک سینے کی مشین ہے، ایک اونی چادر اور ایک ریشمیں قمیص۔

پڈرو، انقلاب کے تمام کاموں سے الگ ہو گیا ہے۔ لیکن اس کا عہدہ ابھی وہی قایم ہے۔

وہ اپنی مقبوضہ زمین جوتتے بوتے ہیں اور گاؤں کے زمیندار سے بھی لے کر۔ قرین کے اپنے گائے بیل ہیں اور وہ کارندے سے اچھا کھاتا پہنتا ہے۔ دو ۳۰۰، ۳۰ کی بندوقیں اور بھری کارتوس کی پیٹیاں ان کے سرہانے لٹکی رہتی ہیں صرف اس طرح سے انھیں انصاف اور حق کے ملنے کی امید ہو سکتی ہے!

کتاب کی بعض تصاویر

۱۔ فرین اور اس کا باپ، دونوں کام پر جا رہے ہیں۔

۲۔ فرین کام کر رہا ہے اور اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھ رہا ہے

۳۔ تنخواہ بٹنے کا دن۔ فرین اپنے باپ کو آدھے دن کی مزدوری پاتے ہوئے دیکھ رہا ہے۔

۴۔ فرین کا باپ اپنے دوستوں کے کہنے سے انقلاب میں شرکت کیلئے جا رہا ہے اور فرین کو کدال پھاوڑے دیکر بھیج رہا ہے

۵۔ فرین بیٹھا سوچ رہا ہے کہ اے کاش وہ لکھنا پڑھنا جانتا!

۶۔ فرین اور اسکی ماں گھر سے نکال دیئے جاتے ہیں اور وہ ایک پڑوسی کے ہاں پناہ لیتے ہیں، ان کا اپنا مکان جلا دیا جاتا ہے،

۷۔ فرین اسمبلی میں عام تعلیم کی حمایت میں تقریر کر رہا ہے۔

۸۔ اس کا نیا مکان۔ بندوقیں جو اس کے حقوق کی محافظ ہیں، بہت نمایاں ہیں۔

ماخذ

(۱) The House of the People
Kolhevine, M. Cook از

(۲) A Peep at Mexico از Fred Mc. Cuistion.
Julius Rosenwald Fund, Tenn. (غیر مطبوعہ)

(۳) Rural Education in Mexico از Rafael Ramirez
Address before the Sixth Seminar in Mexico. 1931 (غیر مطبوعہ)

(۴) The Triumph of the Rural Socialistic School, 1935 از
Cleso Florez Zamora (غیر مطبوعہ)

(۵) Mexico and Certain Aspects of its Rural and Indian Education. از Prof. Rafael Remirez, Federal Director of Rural Education for Mexico. (غیر مطبوعہ)

(۶) Difficulties Encountered in Mexico's Rural School Experiment. از Walter G.M. Buckisch, Commissioner of Private Education, Philippine Islands.

School Paper, Illustrated with woodcuts, (۷)
No — (غیر مطبوعہ)

Manuel از Fermin—A Mexican Reader (۸)
Valazquez Andrade. Translated from
Spanish, 1933 (غیر مطبوعہ)

نقشه میکسیکو

